چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل بامحاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

مَعرِفَةُ القُرآن
علیٰ
کَنزُ العِرفان

مترجم: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی اَبُو الصَّالِح مُحَمَّد قَاسِم قَادِری مدظلہ العالی

وَاِذَاسَمِعُوْا

7

تلاوتِ قرآن سن کر رونے والے

وَ اِذَا سَمِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰۤى اَعْيُنَهُمْ

اَعْيُنَهُمْ	تَرٰۤى	اِلَى الرَّسُوْلِ	اُنْزِلَ	مَاۤ	سَمِعُوْا	اِذَا	وَ
ان کی آنکھیں	تم دیکھو گے	رسول کی طرف	نازل کیا گیا	وہ جو	وہ سنتے ہیں	جب	اور

اور جب یہ سنتے ہیں وہ جو رسول کی طرف نازل کیا گیا تو تم دیکھو گے کہ ان کی آنکھیں

تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ

الْحَقِّ	مِنَ	عَرَفُوْا	مِمَّا	مِنَ الدَّمْعِ (1)	تَفِيْضُ
حق	سے	وہ پہچان گئے	(اس) وجہ سے جو	آنسوؤں سے	ابل پڑتی ہیں

آنسوؤں سے ابل پڑتی ہیں اس لیے کہ وہ حق کو پہچان گئے۔

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا

فَاكْتُبْنَا	اٰمَنَّا	رَبَّنَاۤ	يَقُوْلُوْنَ
پس تو لکھ دے ہمیں	ہم ایمان لائے	اے ہمارے رب	وہ کہتے ہیں

کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے پس تو ہمیں (حق کے) گواہوں

ایمان کا صلہ اور کفر کا انجام

مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝۸۳ وَ مَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ

لَا نُؤْمِنُ (2)	لَنَا	مَا	وَ	مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝۸۳
(کہ) ہم ایمان نہ لائیں	ہمارے لئے (ہمیں)	کیا ہے	اور	(حق کی) گواہی دینے والوں کے ساتھ

کے ساتھ لکھ دے ○ اور ہمیں کیا ہے کہ ہم

بِاللّٰهِ وَ مَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَ نَطْمَعُ اَنْ

اَنْ	نَطْمَعُ	وَ	مِنَ الْحَقِّ	جَآءَنَا	مَا	وَ	بِاللّٰهِ
کہ	ہم امید کرتے ہیں	اور	حق سے	آیا ہمارے پاس	(اس پر) جو	اور	اللہ پر

اللہ پر اور اس حق پر ایمان نہ لائیں جو ہمارے پاس آیا اور ہم طمع کرتے ہیں کہ

(1)...... نجاشی بادشاہ اور اس کی طرف سے دربار رسالت میں بھیجے ہوئے وفد کے لوگ تلاوت قرآن سن کر رو پڑے۔ اس آیت میں انہی کا ذکر ہے۔ تلاوتِ قرآن کے وقت رونا مستحب ہے اور یہ ہمیشہ سے صالحین کا طریقہ رہا ہے۔

(2)...... جب حبشہ کا وفد اسلام سے مشرف ہو کر واپس گیا تو یہودیوں نے انہیں اس پر ملامت کی۔ اس کے جواب میں انہوں نے یہ کہا کہ جب حق واضح ہو گیا تو ایسی حالت میں ایمان نہ لانا قابلِ ملامت ہے نہ کہ ایمان لانا۔

يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِیْنَ ﴿٨٤﴾ فَاَثَابَهُمُ

يُدْخِلَنَا	رَبُّنَا	مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِیْنَ ﴿٨٤﴾ (1)	فَاَثَابَهُمُ
(جنت میں) داخل کردے ہمیں	ہمارا رب	نیک لوگوں کی قوم کے ساتھ	تو عطا فرمائے انہیں

ہمیں ہمارا رب نیک لوگوں کے ساتھ (جنت میں) داخل کردے ۝ تو اللہ نے

اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

اللّٰهُ	بِمَا	قَالُوْا	جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ
اللہ (نے)	(اس کے) بدلے جو	انہوں نے کہا	باغات	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں

اُن کے اِس کہنے کے بدلے انہیں وہ باغات عطا فرمائے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں،

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿٨٥﴾ وَ

خٰلِدِیْنَ	فِیْهَا	وَ	ذٰلِكَ	جَزَآءُ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿٨٥﴾	وَ
ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں	اور	یہ	نیکی کرنے والوں کی جزا (ہے)	اور

ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہ نیک لوگوں کی جزا ہے ۝ اور

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓىِٕكَ

الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	وَ	كَذَّبُوْا	بِاٰیٰتِنَاۤ	اُولٰٓىِٕكَ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	(تو) یہ لوگ

جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو وہ

ع ٩

حلال کو حرام قرار دینے کی ممانعت

اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ﴿٨٦﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ

اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ﴿٨٦﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تُحَرِّمُوْا	طَیِّبٰتِ
جہنم والے (ہیں)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم حرام نہ ٹھہراؤ	پاکیزہ چیزیں

دوزخ والے ہیں ۝ اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ قرار دو

(1)...... اس سے معلوم ہوا کہ اچھوں کا ساتھ اور نیک لوگوں کے زمرہ میں داخل ہونا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

قسم کھانے کے شرعی مسائل اور توڑنے کا کفارہ

مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

مَاۤ	اَحَلَّ (1)	اللّٰهُ	لَكُمْ	وَ	لَا تَعْتَدُوْا	اِنَّ	اللّٰهَ
وہ جو	حلال فرمائیں	اللہ (نے)	تمہارے لئے	اور	حد سے نہ بڑھو	بیشک	اللہ

جنہیں اللہ نے تمہارے لئے حلال فرمایا ہے اور حد سے نہ بڑھو۔ بیشک اللہ

لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ

لَا يُحِبُّ	الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۷﴾	وَ	كُلُوْا	مِمَّا	رَزَقَكُمُ	اللّٰهُ
پسند نہیں فرماتا	حد سے بڑھنے والوں (کو)	اور	کھاؤ	(اس) سے جو	رزق دیا تمہیں	اللہ (نے)

حد سے بڑھنے والوں کو ناپسند فرماتا ہے ○ اور جو کچھ تمہیں اللہ نے

حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾

حَلٰلًا	طَيِّبًا	وَّ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	الَّذِيْۤ اَنْتُمْ بِهٖ	مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾
حلال	پاکیزہ	اور	ڈرو	اللہ (سے)	جس پر تم	ایمان رکھنے والے (ہو)

حلال پاکیزہ رزق دیا ہے اس میں سے کھاؤ اور اس اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھنے والے ہو ○

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْۤ اَيْمَانِكُمْ وَ لٰكِنْ

لَا يُؤَاخِذُكُمُ	اللّٰهُ	بِاللَّغْوِ	فِيْۤ اَيْمَانِكُمْ	وَ	لٰكِنْ
پکڑ نہیں فرمائے گا تمہاری	اللہ	بے معنی پر	تمہاری قسموں میں	اور	لیکن

اللہ تمہیں تمہاری فضول قسموں پر نہیں پکڑے گا البتہ

يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗۤ

يُّؤَاخِذُكُمْ	بِمَا	عَقَّدْتُّمُ	الْاَيْمَانَ	فَكَفَّارَتُهٗۤ
وہ پکڑ فرمائے گا تمہاری	(اس) پر کہ	تم نے مضبوط کرلیں	قسمیں (پھر انہیں توڑ دیا)	تو اس کا کفارہ

ان قسموں پر گرفت فرمائے گا جنہیں تم مضبوط کرلو تو ایسی قسم کا کفارہ

1 ...... اس آیتِ مبارکہ میں پاکیزہ چیزوں کو حرام قرار دینے سے منع فرمایا، اس سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو مقبولانِ بارگاہِ الٰہی کی طرف منسوب ہر چیز پر حرام کا فتوٰی دے دیتے ہیں۔ نیز بے علم شرعی مسائل بتانے والے بھی توبہ کریں کہ بار ہا وہ بھی حلال کو حرام قرار دیدیتے ہیں۔

چار ناپاک شیطانی کام

اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ				
اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ	مِنْ اَوْسَطِ	مَا	تُطْعِمُوْنَ	اَهْلِيْكُمْ
دس مسکینوں کو کھانا دینا (یا) کھلانا	(اس) درمیانی (کھانے) سے	جو	تم کھلاتے ہو	اپنے گھر والوں (کو)
دس مسکینوں کو اس طرح کا درمیانے درجے کا کھانا دینا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو				

اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ				
اَوْ	كِسْوَتُهُمْ	اَوْ	تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ	فَمَنْ
یا	ان (دس مسکینوں) کو کپڑے دینا	یا	ایک مملوک (غلام، لونڈی) آزاد کرنا (ہے)	تو جو
یا اُن دس کو کپڑے دینا ہے یا ایک مملوک (غلام یا لونڈی) آزاد کرنا ہے تو جو				

لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ			
لَّمْ يَجِدْ	فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ	ذٰلِكَ	كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ (1)
(ان تینوں پر قدرت) نہ پائے	تو (اس کا کفارہ) تین دن کے روزے (رکھنا)	یہ	تمہاری قسموں کا کفارہ
نہ پائے تو تین دن کے روزے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے			

اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَاحْفَظُوْۤا اَيْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ						
اِذَا	حَلَفْتُمْ	وَ	احْفَظُوْۤا (2)	اَيْمَانَكُمْ	كَذٰلِكَ	يُبَيِّنُ
جب	تم قسم کھاؤ (پھر اسے توڑ دو)	اور	حفاظت کرو	اپنی قسموں (کی)	اسی طرح	بیان فرماتا ہے
جب قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اسی طرح اللہ تم سے						

اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا							
اللّٰهُ	لَكُمْ	اٰيٰتِهٖ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا
اللہ	تمہارے لئے	اپنی آیتیں	تاکہ تم	شکر گزار بن جاؤ	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے
اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر گزار ہو جاؤ ○ اے ایمان والو!							

1 ...... قسم اور اس کے کفارے کے بارے میں تفصیل جاننے کیلئے تفسیر صراط الجنان، ج3، ص19 کا مطالعہ کریں، نیز بہارِ شریعت حصہ 9 سے "قسم کا بیان" بھی مطالعہ فرمائیں۔

2 ...... قسموں کی حفاظت کی صورت یہ ہے کہ انہیں پورا کیا جائے جبکہ اس میں شرعاً کوئی حرج نہ ہو اور یہ بھی حفاظت کی صورت ہے کہ قسم کھانے کی عادت ترک کی جائے۔ اگر کوئی گناہ کرنے کی قسم کھا بیٹھے تو ایسی قسم کو پورا نہ کرنا واجب ہے۔

شراب اور جوئے کا دنیاوی اور دینی نقصان

اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ

اِنَّمَا	الْخَمْرُ	وَ	الْمَیْسِرُ (1)	وَ	الْاَنْصَابُ	وَ	الْاَزْلَامُ (2)	رِجْسٌ
بیشک	شراب	اور	جوا	اور	بت	اور	قسمت معلوم کرنے کے تیر	ناپاک

شراب اور جوا اور بت اور قسمت معلوم کرنے کے تیر ناپاک

مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَا یُرِیْدُ

مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ	فَاجْتَنِبُوْهُ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾	اِنَّمَا	یُرِیْدُ
شیطان کے کام سے (ہیں)	تو ان سے بچتے رہو	تاکہ تم	فلاح پاؤ	صرف	چاہتا ہے

شیطانی کام ہی ہیں تو ان سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ ○ شیطان تو یہی

الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ

الشَّیْطٰنُ	اَنْ	یُّوْقِعَ (3)	بَیْنَكُمُ	الْعَدَاوَةَ	وَ	الْبَغْضَآءَ
شیطان	کہ	وہ ڈال دے	تمہارے درمیان	دشمنی	اور	بغض وکینہ

چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض وکینہ

فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ ۚ

فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ	وَ	یَصُدَّكُمْ	عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ	وَ	عَنِ الصَّلٰوةِ
شراب اور جوئے میں (مبتلا کرکے)	اور	وہ روک دے تمہیں	اللہ کے ذکر سے	اور	نماز سے

ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روک دے

اطاعتِ رسول کا حکم

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا

فَهَلْ	اَنْتُمْ	مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾	وَ	اَطِیْعُوا	اللّٰهَ	وَ	اَطِیْعُوا
تو کیا	تم	باز آنے والے (ہو)	اور	اطاعت کرو	اللہ (کی)	اور	اطاعت کرو

تو کیا تم باز آتے ہو؟ ○ اور اللہ کا حکم مانو اور رسول کا

(1)...... اس سے مراد وہ پتھر ہیں جن کے پاس کفار اپنے جانور ذبح کرتے تھے یا اس سے مراد بت ہیں کیونکہ انہیں نصب کرکے ان کی پوجا کی جاتی ہے۔ (2)...... زمانۂ جاہلیت میں کفار نے تین تیر بنائے ہوئے تھے، ان میں سے ایک پر ''ہاں'' اور دوسرے پر ''نہیں'' لکھا تھا جبکہ تیسرا خالی تھا۔ جب انہیں کوئی سفر یا اہم کام درپیش ہوتا تو وہ ان تیروں سے پانسے ڈالتے اور جو ان پر لکھا ہوتا اس کے مطابق عمل کرتے تھے۔ (3)...... شراب خوری اور جوئے کا دنیوی وبال یہ ہے کہ اس سے باہمی بغض اور عداوتیں پیدا ہوتی ہیں جبکہ دینی وبال یہ ہے کہ جو اِن میں مبتلا ہوتا ہے وہ ذکرِ الٰہی اور نماز سے عموماً محروم ہو جاتا ہے اور خود ان گناہوں کا وبال اپنی جگہ ہے۔

الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا

اَنَّمَا	فَاعْلَمُوْٓا	تَوَلَّيْتُمْ	فَاِنْ	احْذَرُوْا	وَ	الرَّسُوْلَ
(کہ) صرف	تو جان لو	تم پھر جاؤ	پھر اگر	ہوشیار رہو	اور	رسول (کی)

حکم مانو اور ہوشیار رہو پھر اگر تم پھر جاؤ تو جان لو کہ

عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۹۲﴾ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

وَ	اٰمَنُوْا	عَلَى الَّذِيْنَ	لَيْسَ	الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۹۲﴾	عَلٰى رَسُوْلِنَا
اور	ایمان لائے	ان لوگوں پر جو	نہیں ہے	واضح پہنچادینا (لازم ہے)	ہمارے رسول پر

ہمارے رسول پر تو صرف واضح طور پر تبلیغ فرمادینا لازم ہے ○ جو ایمان لائے اور

حرمت سے پہلے شراب پینے والوں کا حکم

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّ

وَّ	مَا اتَّقَوْا	اِذَا	طَعِمُوْٓا	فِيْمَا	جُنَاحٌ	الصّٰلِحٰتِ	عَمِلُوا
اور	ڈریں	جب	انہوں نے کھایا پیا	(اس) میں جو	کوئی گناہ	نیک	انہوں نے عمل کئے

انہوں نے نیک عمل کئے ان پر کھانے میں کوئی گناہ نہیں جب کہ ڈریں اور

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا

اتَّقَوْا (1)	ثُمَّ	اٰمَنُوْا	وَّ	اتَّقَوْا	ثُمَّ	الصّٰلِحٰتِ	عَمِلُوا	وَ	اٰمَنُوْا
ڈریں	پھر	ایمان رکھیں	اور	ڈریں	پھر	نیک	عمل کریں	اور	ایمان رکھیں

ایمان رکھیں اور اچھے عمل کریں پھر ڈریں اور ایمان رکھیں پھر ڈریں

وَّاَحْسَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

ع ۱۲ ۲

الَّذِيْنَ	يٰۤاَيُّهَا	الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۳﴾	يُحِبُّ	اللّٰهُ	وَ	اَحْسَنُوْا	وَّ
وہ لوگو جو	اے	نیکی کرنے والوں (کو)	پسند فرماتا ہے	اللّٰہ	اور	نیکیاں کریں	اور

اور نیکیاں کریں اور اللّٰہ نیکی کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے ○ اے ایمان

حالتِ احرام میں شکار کے ذریعے آزمائش کی خبر

1 ...... اِس آیت مبارکہ میں لفظ ''اِتَّقَوْا'' جس کے معنیٰ ڈرنے اور پرہیز کرنے کے ہیں تین مرتبہ آیا ہے: پہلے سے مراد شرک سے بچنا، دُوسرے سے مراد تمام حرام کاموں اور گناہوں سے بچنا اور تیسرے سے مراد شبہات کا ترک کردینا ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ پہلے سے مراد تمام حرام چیزوں سے بچنا اور دوسرے سے اُس پر قائم رہنا اور تیسرے سے مراد وحی کے نازل ہونے کے زمانے میں یا اُس کے بعد جو چیزیں منع کی جائیں اُن کو چھوڑ دینا ہے۔ بعض مفسرین نے یہ معنیٰ بیان کیا کہ پہلے بھی گناہوں سے بچتے رہے ہوں اور اب بھی بچتے رہیں اور آئندہ بھی بچتے رہیں۔

حالتِ احرام میں شکار کی ممانعت

شکار کرنے پر فدیہ اور کفارہ

اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ

اٰمَنُوْا	لَيَبْلُوَنَّكُمُ[1]	اللّٰهُ	بِشَيْءٍ	مِّنَ الصَّيْدِ
ایمان لائے	ضرور امتحان کرے گا تمہارا	اللہ	کسی چیز کے ساتھ	شکار سے

والو! ضرور اللہ ان شکاروں کے ذریعے

تَنَالُهٗۤ اَيْدِيْكُمْ وَ رِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ

تَنَالُهٗۤ	اَيْدِيْكُمْ	وَ	رِمَاحُكُمْ	لِيَعْلَمَ	اللّٰهُ	مَنْ
پہنچ سکتے ہیں اسے	تمہارے ہاتھ	اور	تمہارے نیزے	تا کہ پہچان کرادے	اللہ	(اس کی) جو

جن تک تمہارے ہاتھ اور نیزے پہنچ سکیں گے تمہارا امتحان کرے گا تا کہ اللہ ان لوگوں کی

يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ

يَّخَافُهٗ	بِالْغَيْبِ	فَمَنِ	اعْتَدٰى	بَعْدَ ذٰلِكَ	فَلَهٗ
ڈرتا ہے اس سے	بن دیکھے	تو جو	حد سے بڑھے	اس (ممانعت) کے بعد	تو اس کے لئے

پہچان کرادے جو اس سے بن دیکھے ڈرتے ہیں پھر اس (ممانعت) کے بعد جو حد سے بڑھے تو اس کے لئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۴﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَ اَنْتُمْ

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۴﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَقْتُلُوا	الصَّيْدَ	وَ	اَنْتُمْ
دردناک عذاب	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	قتل نہ کرو	شکار	اور (جبکہ)	تم

دردناک عذاب ہے ○ اے ایمان والو! حالت احرام میں شکار کو

حُرُمٌ ؕ وَ مَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا

حُرُمٌ	وَ	مَنْ	قَتَلَهٗ	مِنْكُمْ	مُّتَعَمِّدًا
احرام والے (ہو)	اور	جو	قتل کرے اس (شکار) کو	تم میں سے	جان بوجھ کر

قتل نہ کرو اور تم میں جو اسے قصداً قتل کرے

[1] ...... صلح حدیبیہ کے سال مسلمان حالتِ احرام میں تھے۔ اُس وقت انہیں اس آزمائش میں ڈالا گیا کہ شکار کئے جانے والے جانور اور پرندے بڑی کثرت سے آئے اور اُن کی سواریوں پر چھا گئے۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کیلئے انہیں ہتھیار سے شکار کرلینا بلکہ ہاتھ سے پکڑ لینا بالکل اختیار میں تھا، اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم حکمِ الٰہی کی پابندی میں ثابت قدم رہے اور حالتِ احرام میں شکار نہ کیا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی گناہ کے اسباب و مواقع جس قدر کثرت سے موجود ہوں ان سے بچنے میں اتنا ہی زیادہ ثواب ہے۔

فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ

فَجَزَآءٌ (۱)	مِّثْلُ	مَا	قَتَلَ	مِنَ النَّعَمِ	يَحْكُمُ
تو (اس کا) بدلہ	(اس کی) مثل	جو	اس نے قتل کیا	مویشیوں سے (جانور دینا ہے)	فیصلہ کریں

تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ مویشیوں میں سے اسی طرح کا وہ جانور دیدے جس کے

بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ

بِهٖ	ذَوَا عَدْلٍ	مِّنْكُمْ	هَدْيًا	بٰلِغَ الْكَعْبَةِ	اَوْ
اس (شکار کی مثل ہونے) کا	دو عدل والے	تم میں سے	قربانی	کعبہ کو پہنچتی ہوئی	یا

شکار کی مثل ہونے کا تم میں سے دو معتبر آدمی فیصلہ کریں، یہ کعبہ کو پہنچتی ہوئی قربانی ہو یا

كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ

كَفَّارَةٌ	طَعَامُ مَسٰكِيْنَ	اَوْ	عَدْلُ ذٰلِكَ	صِيَامًا	لِّيَذُوْقَ	وَبَالَ اَمْرِهٖ
کفارہ (دے)	مسکینوں کا کھانا	یا	اس کے برابر	روزے	تاکہ وہ چکھے	اپنے کام کا وبال

چند مسکینوں کا کھانا کفارے میں دے یا اس کے برابر روزے تاکہ وہ اپنے کام کا وبال چکھے۔

عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ

عَفَا	اللّٰهُ	عَمَّا	سَلَفَ	وَ	مَنْ	عَادَ	فَيَنْتَقِمُ
معاف کر دیا	اللہ (نے)	(اس) سے جو	گزر گیا	اور	جو	دوبارہ کرے گا	تو بدلہ لے گا

اللہ نے پہلے جو کچھ گزرا اسے معاف فرما دیا اور جو دوبارہ کرے گا تو اللہ اس سے

اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۹۵﴾ اُحِلَّ لَكُمْ

اللّٰهُ	مِنْهُ	وَ	اللّٰهُ	عَزِيْزٌ	ذُو انْتِقَامٍ ﴿۹۵﴾	اُحِلَّ	لَكُمْ
اللہ	اس سے	اور	اللہ	عزت والا	بدلہ لینے والا	حلال کر دیا گیا	تمہارے لئے

انتقام لے گا اور اللہ غالب ہے، بدلہ لینے والا ہے ○ تمہارے اور مسافروں

حالتِ احرام میں سمندر کا شکار حلال ہے

1 ...... حالت احرام میں شکار یعنی خشکی کے کسی وحشی (جنگلی) جانور کو مارنا، یونہی اس کی طرف شکار کرنے کے لئے اشارہ کرنا یا کسی طرح بتانا حرام ہے اور یہ ہر حال میں حرام ہے خواہ جان بوجھ کر ہو یا غلطی سے، پہلی صورت کا حکم اس آیت سے اور دوسری کا حدیث پاک سے ثابت ہے۔ ان سب صورتوں میں کفارہ واجب ہے اور کفارہ اس جانور کی قیمت ہے یعنی دو عادل وہاں کے حساب سے جو قیمت بتادیں وہ دینی ہوگی اور اگر وہاں اُس کی کوئی قیمت نہ ہو تو وہاں سے قریب جگہ میں جو قیمت ہو وہ دینا لازم ہے اور اگر ایک ہی عادل نے بتادیا جب بھی کافی ہے۔ مزید تفصیل فقہی کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

خانۂ کعبہ اور شعائر اللہ کی عظمت

صَيْدُ الْبَحْرِ وَ طَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَ لِلسَّيَّارَةِ ۚ وَ

صَيْدُ الْبَحْرِ [1]	وَ	طَعَامُهٗ	مَتَاعًا لَّكُمْ وَ لِلسَّيَّارَةِ	وَ
سمندر کا شکار	اور	اس کا کھانا	تمہارے اور مسافروں کے فائدے (کے لئے)	اور

کے فائدے کے لئے تمہارے لئے سمندر کا شکار اور اس کا کھانا حلال کر دیا گیا اور

حُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۗ وَ

حُرِّمَ	عَلَيْكُمْ	صَيْدُ الْبَرِّ	مَا دُمْتُمْ	حُرُمًا	وَ
حرام کر دیا گیا	تمہارے اوپر	خشکی کا شکار	جب تک تم ہو	احرام والے	اور

جب تک تم احرام کی حالت میں ہو تب تک تم پر خشکی کا شکار حرام کر دیا گیا اور

اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۹۶﴾ جَعَلَ اللّٰهُ

اتَّقُوا	اللّٰهَ	الَّذِیْۤ اِلَیْهِ	تُحْشَرُوْنَ ﴿۹۶﴾	جَعَلَ	اللّٰهُ
ڈرو	اللہ (سے)	جس کی طرف	تمہیں اٹھایا جائے گا	بنادیا	اللہ (نے)

اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں اٹھایا جائے گا ○ اللہ نے

الْكَعْبَةَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ قِیٰمًا لِّلنَّاسِ وَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ

الْكَعْبَةَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ [2]	قِیٰمًا	لِّلنَّاسِ	وَ	الشَّهْرَ الْحَرَامَ	وَ
حرمت والے گھر کعبہ (کو)	قیام کا ذریعہ	لوگوں کے لئے	اور	حرمت والے مہینے (کو)	اور

ادب والے گھر کعبہ کو اور حرمت والے مہینے کو اور

الْهَدْیَ وَ الْقَلَآىٕدَ ؕ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْۤا

الْهَدْیَ	وَ	الْقَلَآىٕدَ	ذٰلِكَ	لِتَعْلَمُوْۤا
حرم کی قربانی (کو)	اور	گلے میں نشانی لٹکائے ہوئے جانوروں (کو)	یہ	(اس لئے) تاکہ تم یقین کرلو

حرم کی طرف لیجائے جانے والی قربانی کو اور ان جانوروں کو جن کے گلے میں (حج کی قربانی ہونے کی) نشانی لٹکائی

1 ...... اس آیت میں یہ مسئلہ بیان فرمایا گیا کہ احرام والے کے لئے دریا کا شکار حلال ہے اور خشکی کا حرام۔ دریا کا شکار وہ ہے جس کی پیدائش دریا میں ہوتی ہو اور خشکی کا وہ جس کی پیدائش خشکی میں ہوتی ہو۔ 2 ...... اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خانہ کعبہ کو لوگوں کیلئے قیام کا باعث بنایا کہ وہاں دینی اور دنیوی اُمور کا قیام ہوتا ہے، جیسے وہاں خوفزدہ پناہ لیتا اور کمزوروں کو امن ملتا ہے، تاجر نفع پاتے ہیں اور حج و عمرہ کرنے والے وہاں حاضر ہو کر مناسک ادا کرتے ہیں۔ یونہی ذی الحجہ کا مہینہ جس میں حج کیا جاتا ہے اور ہدی کے جانور ان سب کے ساتھ بھی دینی اور دنیاوی امور وابستہ ہیں کہ اس کے گوشت سے غریبوں اور امیروں کا گزارہ ہوتا ہے اور اس =

اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ وَ اَنَّ

اَنَّ	اللّٰهَ	یَعْلَمُ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِی الْاَرْضِ	وَ	اَنَّ
کہ	اللہ	جانتا ہے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)	اور	بیشک

ہوئی ہو (ان سب کو) لوگوں کے قیام کا ذریعہ بنا دیا۔ یہ اس لیے ہیں تاکہ تم یقین کرلو کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں

اللہ تعالیٰ کی تین صفات

اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۹۷﴾ اِعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ وَ

اللّٰهَ	بِكُلِّ شَیْءٍ	عَلِیْمٌ ﴿۹۷﴾	اِعْلَمُوْۤا	اَنَّ	اللّٰهَ	شَدِیْدُ الْعِقَابِ [1]	وَ
اللہ	ہر چیز کو	جاننے والا	جان رکھو	بیشک	اللہ	سخت عذاب دینے والا (بھی ہے)	اور

میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور یقین کرلو کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے ○ جان رکھو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا

رسول کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کے منصب اور علم الٰہی کا بیان

اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۹۸﴾ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ وَ اللّٰهُ

اَنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۹۸﴾	مَا عَلَى الرَّسُوْلِ	اِلَّا	الْبَلٰغُ	وَ	اللّٰهُ
بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان (بھی)	رسول پر (لازم) نہیں	مگر	(حکم) پہنچا دینا	اور	اللہ

بھی ہے اور اللہ بخشنے والا، مہربان بھی ہے ○ رسول پر صرف تبلیغ لازم ہے اور اللہ جانتا ہے

کثرت ہر جگہ حقانیت کی دلیل نہیں

یَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّا یَسْتَوِی

یَعْلَمُ	مَا	تُبْدُوْنَ	وَ	مَا	تَكْتُمُوْنَ ﴿۹۹﴾	قُلْ	لَّا یَسْتَوِی
جانتا ہے	جو کچھ	تم ظاہر کرتے ہو	اور	جو کچھ	تم چھپاتے ہو	تم کہو	برابر نہیں

جو تم ظاہر کرتے اور جو تم چھپاتے ہو ○ تم فرما دو کہ

الْخَبِیْثُ وَ الطَّیِّبُ وَ لَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِیْثِ ۚ فَاتَّقُوا

الْخَبِیْثُ	وَ	الطَّیِّبُ	وَلَوْ	اَعْجَبَكَ [2]	كَثْرَةُ الْخَبِیْثِ	فَاتَّقُوا
گندا	اور	پاکیزہ	اگرچہ	اچھی لگے تمہیں	گندے (لوگوں) کی کثرت	تو ڈرتے رہو

گندا اور پاکیزہ برابر نہیں ہیں اگرچہ گندے لوگوں کی کثرت تمہیں تعجب میں ڈالے تو اے عقل والو!

= سے ایک رکن اسلامی ادا ہوتا ہے۔

1 ...... اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتوں کا ذکر فرمانے کے بعد اپنی صفت "شَدِیْدُ الْعِقَاب" ذکر فرمائی تاکہ خوف و امید سے ایمان کی تکمیل ہو، اس کے بعد صفت "غفور ورحیم" بیان فرما کر اپنی وسعتِ رحمت کا اظہار فرمایا۔ 2 ...... اس کا معنی یہ ہے کہ دنیا داروں کو مال و دولت کی کثرت اور دنیا کی زیب و زینت بھاتی ہے حالانکہ جو نعمتیں اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں وہ سب سے اچھی اور سب سے زیادہ باقی رہنے والی ہیں۔ دنیا کے مال و دولت کی چاہت، اس کی نعمتوں اور =

فضول سوالات کرنے کی ممانعت

ع ١٣ / ٢

اللّٰهَ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۟ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اللّٰهَ	يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ ۟	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
اللہ (سے)	اے عقل والو	تاکہ تم	فلاح پاؤ	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

تم اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ ○ اے ایمان والو!

لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ

لَا تَسْـَٔلُوْا (1)	عَنْ اَشْيَآءَ	اِنْ	تُبْدَ لَكُمْ	تَسُؤْكُمْ
نہ پوچھو	(ایسی) چیزوں سے متعلق	اگر	ظاہر کی جائیں تمہارے لئے	(تو) بری لگیں تمہیں

ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں

وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ

وَ	اِنْ	تَسْـَٔلُوْا	عَنْهَا	حِيْنَ	يُنَزَّلُ	الْقُرْاٰنُ
اور	اگر	تم سوال کروگے	ان کے بارے	(اس) وقت	(جب) نازل کیا جارہا ہے	قرآن

اور اگر تم انہیں اس وقت پوچھو گے جبکہ قرآن نازل کیا جارہا ہے

تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ

تُبْدَ لَكُمْ	عَفَا (2)	اللّٰهُ	عَنْهَا	وَ	اللّٰهُ
(تو) ظاہر کردی جائیں گی تمہارے لئے	معاف کردیا	اللہ (نے)	ان (سوالوں) سے	اور	اللہ

تو تم پر وہ چیزیں ظاہر کردی جائیں گی اور اللہ ان کو معاف کرچکا ہے اور اللہ

غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۟ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ

غَفُوْرٌ	حَلِيْمٌ ۟	قَدْ	سَاَلَهَا	قَوْمٌ	مِّنْ قَبْلِكُمْ
بخشنے والا	حلم والا	بیشک	سوال کیا ان (چیزوں کے بارے)	ایک قوم (نے)	تم سے پہلے

بخشنے والا، حلم والا ہے ○ بیشک تم سے پہلے ایک قوم نے ان اشیاء کے بارے میں سوال کیا تھا

= آسائشوں کی خواہشات اور اس کی رنگینیوں سے لطف اندوز ہونے کی تمنا میں لگے رہنا اور اپنی آخرت کی تیاری سے غافل رہنا مذموم ہے۔

1 ...... نزولِ وحی کے زمانے میں یہ حکم دیا گیا کہ جن چیزوں کے متعلق ممانعت نہیں کی گئی ان کے بارے میں بہت زیادہ نہ پوچھو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے زیادہ پوچھنے پر وہ چیز حرام قرار دیدی جائے۔ نیز بے مقصد ایسے سوالات نہ کرو کہ ان کا جواب دیدیا جائے تو تمہیں برا لگے۔

2 ...... اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جس امر کی شریعت میں ممانعت نہ آئی ہو وہ مباح و جائز ہے۔

ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ

ثُمَّ	اَصْبَحُوْا	بِهَا	كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾	مَا جَعَلَ	اللّٰهُ	مِنْۢ بَحِيْرَةٍ
پھر	وہ ہوگئے	اس کا	انکار کرنے والے	نہیں مقرر کیا	اللہ (نے)	کوئی بحیرہ

پھر اس کا انکار کرنے والے ہوگئے ○ اللہ نے بحیرہ

وَّ لَا سَآئِبَةٍ وَّ لَا وَصِيْلَةٍ وَّ لَا حَامٍ ۙ وَّ لٰكِنَّ

وَّ	لَا	سَآئِبَةٍ	وَّ	لَا	وَصِيْلَةٍ	وَّ	لَا	حَامٍ (1)	وَّ	لٰكِنَّ
اور	نہ	سائبہ	اور	نہ	وصیلہ	اور	نہ	حام	اور	لیکن

اور سائبہ اور وصیلہ اور حام کو مقرر نہیں کیا لیکن

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَ اَكْثَرُهُمْ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	يَفْتَرُوْنَ	عَلَى اللّٰهِ	الْكَذِبَ	وَ	اَكْثَرُهُمْ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	بہتان باندھتے ہیں	اللہ پر	جھوٹ	اور	ان میں اکثر

کافر لوگ اللہ پر جھوٹا بہتان لگاتے ہیں اور ان میں اکثر

لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ

لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۳﴾	وَ	اِذَا	قِيْلَ	لَهُمْ	تَعَالَوْا	اِلٰى	مَآ	اَنْزَلَ
عقل نہیں رکھتے	اور	جب	کہا جائے	ان سے	آؤ	(اس) کی طرف	جو	نازل کیا

بے عقل ہیں ○ اور جب ان سے کہا جائے کہ جو اللہ نے نازل فرمایا ہے اس کی طرف

اللّٰهُ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا

اللّٰهُ	وَ	اِلَى الرَّسُوْلِ	قَالُوْا	حَسْبُنَا	مَا	وَجَدْنَا
اللہ (نے)	اور	رسول کی طرف	(تو) کہتے ہیں	کافی ہے ہمیں	وہ جو	ہم نے پایا

اور رسول کی طرف آؤ تو کہتے ہیں کہ ہمیں وہی کافی ہے جس پر ہم نے

کافروں کے چند جانوروں کو حرام قرار دینے کا رد

شریعت کے مقابلے میں باپ دادا کی رسمیں معتبر نہیں

1 ...... زمانہ جاہلیت میں مشرکین نے اپنی طرف سے بتوں کے نام پر جانوروں کو چھوڑ دینے اور خود نفع نہ اٹھانے کی کچھ رسومات مقرر کی ہوئی تھیں کہ مثلاً ایسا ہو گا یا میرا فلاں کام ہو گیا یا اس جانور سے فلاں فلاں انداز میں نفع حاصل ہوا تو ان جانوروں کا یہ یہ نام ہو گا جن میں سے چار نام بَحِیْرَہ، سائِبَہ، وَصِیْلَہ اور حَامِ یہاں آیت میں بیان ہوئے ہیں۔ ان جانوروں کو یہ لوگ بتوں کے لئے چھوڑ دیتے اور خود ان سے کسی قسم کا نفع اٹھانا حرام جانتے اور یہ کہتے تھے کہ اللہ تعالٰی نے ہمیں ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس آیت میں مشرکوں کا رد کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالٰی نے انہیں ایسا کرنے کا کوئی حکم نہیں دیا اور یہ لوگ اس ==

عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

عَلَيْهِ	اٰبَآءَنَا (1)	اَوَلَوْ	كَانَ	اٰبَآؤُهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ
اس پر (جس پر)	اپنے باپ دادا (کو)	کیا اگرچہ	ہوں	ان کے باپ دادا	نہ جانتے

اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ کیا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ جانتے ہوں

ذاتی احتساب کا حکم

شَيْـٴًـا وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ

شَيْـٴًـا	وَّ	لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	عَلَيْكُمْ
کچھ	اور	نہ وہ ہدایت پر ہوں	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تمہارے اوپر

اور نہ انہیں ہدایت ہو ○ اے ایمان والو! تم

ہدایت یافتہ کو دوسروں کی گمراہی نقصان نہیں دے گی

اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ

اَنْفُسَكُمْ	لَا يَضُرُّكُمْ	مَّنْ	ضَلَّ	اِذَا	اهْتَدَيْتُمْ
اپنی جانوں (کی فکر لازم ہے)	نقصان نہیں پہنچائے گا تمہیں	وہ جو	گمراہ ہوا	جب	تم ہدایت پر ہو

اپنی جانوں کی فکر کرو جب تم ہدایت پر ہو تو گمراہ ہونے والا تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

اِلَى اللّٰهِ	مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا	فَيُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾
اللہ کی طرف	تم سب کا لوٹنا (ہے)	تو وہ خبر دے گا تمہیں	(اس) کی جو	تم کرتے تھے

اللہ ہی کی طرف تم سب کا لوٹنا ہے پھر وہ تمہیں بتادے گا جو تم کرتے تھے ○

وصیت کے گواہ بنانے کا حکم

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ	اِذَا	حَضَرَ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تمہارے درمیان کی گواہی (دینے والے)	جب	آنے لگے

اے ایمان والو! جب تم میں کسی کو موت آنے لگے تو وصیت کرتے وقت

=کی طرف جھوٹی بات منسوب کررہے ہیں۔

1 ......اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی اطاعت سب پر مقدم ہے۔ کفار اپنے باپ دادا کے کفر و شرک کے طریقے کو حکمِ خدا پر فوقیت دیتے تھے یہاں اسی کا بیان ہے۔ اس سے وہ لوگ بھی عبرت حاصل کریں جو غمی، خوشی کے مواقع پر اپنی خاندانی رسموں کی ادائیگی کو احکامِ شریعت پر عملی طور پر ترجیح دیتے ہیں کہ حکمِ شریعت چھوڑ دیتے ہیں لیکن رسمیں نہیں چھوڑتے۔

اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ

اَحَدَكُمْ	الْمَوْتُ[1]	حِيْنَ الْوَصِيَّةِ	اثْنٰنِ	ذَوَا عَدْلٍ	مِّنْكُمْ
تم میں سے کسی ایک (کو)	موت	وصیت کے وقت	دو	عدل والے (گواہ ہوں)	تم میں سے

تمہاری آپس کی گواہی (دینے والے) تم میں سے دو معتبر شخص ہوں

اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ

اَوْ	اٰخَرٰنِ	مِنْ غَيْرِكُمْ	اِنْ	اَنْتُمْ	ضَرَبْتُمْ	فِي الْاَرْضِ
یا	دوسرے دو (گواہ ہوں)	تمہارے غیروں سے	اگر	تم	سفر کر رہے ہو	زمین میں

یا اگر تم زمین میں سفر کر رہے ہو پھر تمہیں موت کا حادثہ آ پہنچے

فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ

فَاَصَابَتْكُمْ	مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ	تَحْبِسُوْنَهُمَا	مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ[2]
پھر پہنچے تمہیں	موت کی مصیبت	تم روک لو ان دونوں (گواہوں) کو	نماز کے بعد

تو تمہارے غیروں میں سے دو آدمی (گواہ ہوں)۔ تم ان دونوں گواہوں کو نماز کے بعد روک لو

فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ

فَيُقْسِمٰنِ	بِاللّٰهِ	اِنِ ارْتَبْتُمْ	لَا نَشْتَرِيْ	بِهٖ
پھر وہ دونوں قسم کھائیں	اللہ کی	اگر تمہیں شک ہو	ہم نہیں لیں گے	اس (قسم) کے بدلے

پھر اگر تمہیں کچھ شک ہو تو وہ دونوں اللہ کی قسم کھائیں کہ ہم قسم کے بدلے

ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّاۤ

ثَمَنًا	وَّلَوْ	كَانَ	ذَا قُرْبٰى	وَ	لَا نَكْتُمُ	شَهَادَةَ اللّٰهِ	اِنَّاۤ
کوئی قیمت	اگرچہ	وہ ہو	قرابت والا	اور	ہم نہیں چھپائیں گے	اللہ کی گواہی	بیشک ہم

کوئی مال نہ لیں گے اگرچہ قریبی رشتے دار ہو اور ہم اللہ کی گواہی نہ چھپائیں گے۔ (اگر ہم ایسا کریں تو)

وصیت کی گواہی کے چند اہم مسائل

[1] ...... اس آیت میں یہ حکم فرمایا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت قریب آئے تو اپنی وصیت پر دو مسلمانوں کو گواہ بنالو اور اگر سفر وغیرہ میں ہو اور اپنے آدمی یعنی مسلمان نہ ملیں تو غیر مسلموں کو گواہ بنالو۔

[2] ...... اس سے پہلے وصیت پر گواہ بنانے کا طریقہ بتایا گیا اور اب قرائن اور علامات کی روشنی میں گواہی میں جھوٹ کا عنصر نمایاں ہوتا نظر آئے تو اس صورت میں گواہی لینے کا طریقہ بتایا جارہا ہے۔ آیت میں نماز سے مراد عصر کی نماز ہے۔

اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِیْنَ ﴿۱۰۶﴾ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰۤى

اِذًا	لَّمِنَ الْاٰثِمِیْنَ ﴿۱۰۶﴾	فَاِنْ	عُثِرَ [1]	عَلٰۤى
اس وقت	ضرور گناہگاروں میں سے (ہوں گے)	پھر اگر	اطلاع مل جائے	(اس) پر

اس وقت ہم ضرور گنہگاروں میں ہوں گے ○ پھر اگر اس بات پر اطلاع ملے

اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّاۤ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ یَقُوْمٰنِ

اَنَّهُمَا	اسْتَحَقَّاۤ	اِثْمًا	فَاٰخَرٰنِ	یَقُوْمٰنِ
کہ وہ دونوں (گواہ)	سزاوار ہوئے	کسی گناہ (کے)	تو دوسرے دو	کھڑے ہو جائیں

کہ وہ دونوں گواہ (گواہی میں جھوٹ بول کر) کسی گناہ کے مستحق ہوئے ہیں تو ان کی جگہ ان لوگوں میں سے

مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِیْنَ اسْتَحَقَّ عَلَیْهِمُ الْاَوْلَیٰنِ

مَقَامَهُمَا	مِنَ الَّذِیْنَ	اسْتَحَقَّ عَلَیْهِمُ	الْاَوْلَیٰنِ
ان دونوں کی جگہ	ان لوگوں میں سے جو	حق دبایا گیا ان کا	زیادہ قریبی دو افراد (میت کے)

جن کا حق دبایا گیا میت کے زیادہ قریبی دو (آدمی قسم کھانے کے لئے) کھڑے ہو جائیں

فَیُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَاۤ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا

فَیُقْسِمٰنِ	بِاللّٰهِ	لَشَهَادَتُنَاۤ	اَحَقُّ	مِنْ شَهَادَتِهِمَا
پھر وہ قسم کھائیں	اللہ کی	ضرور ہماری گواہی	زیادہ سچی، زیادہ حق والی	ان دونوں کی گواہی سے

پھر وہ اللہ کی قسم کھائیں کہ ہماری گواہی (یعنی ہماری قسم) ان کی گواہی سے زیادہ درست ہے

وَ مَا اعْتَدَیْنَاۤ ﳲ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۰۷﴾

وَ	مَا اعْتَدَیْنَاۤ	اِنَّاۤ	اِذًا	لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۰۷﴾
اور	ہم حد سے نہیں بڑھے	(اگر ایسا ہو تو) بیشک ہم	اس وقت	ضرور ظلم کرنے والوں سے (ہوں گے)

اور ہم حد سے نہیں بڑھے (اور اگر ایسا کریں تو) اس وقت ہم ظالموں میں ہوں گے ○

1 ...... وصیت کے گواہوں کا جھوٹ ثابت ہو جائے تو اس صورت میں حکم یہ ہے کہ میت کے وارثوں میں سے دو آدمی قسم کھا کر کہیں کہ یہ دونوں امین جھوٹے ہیں، ہماری گواہی یعنی قسم ان دونوں کی گواہی سے زیادہ درست ہے اور ہم حد سے نہیں بڑھے، اگر ہم ایسا کریں گے تو اس وقت ہم ظالموں میں ہوں گے۔

ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ یَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَاۤ

ذٰلِكَ	اَدْنٰۤى	اَنْ	یَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ	عَلٰى وَجْهِهَاۤ
یہ (حکم)	زیادہ قریب ہے	(اس سے) کہ	وہ لائیں گواہی	اس کی (اصل) صورت پر

یہ اس کے زیادہ قریب ہے کہ وہ گواہ صحیح طریقے سے گواہی ادا کریں

اَوْ یَخَافُوْۤا اَنْ تُرَدَّ اَیْمَانٌۢ

اَوْ	یَخَافُوْۤا	اَنْ	تُرَدَّ (1)	اَیْمَانٌۢ
یا	وہ ڈریں	(اس بات سے) کہ	رد کر دی جائیں گی (یا) لوٹا دی جائیں گی	کچھ قسمیں

یا وہ اس بات سے ڈریں کہ ان کی قسموں کے بعد قسموں کو (ورثاء کی طرف)

بَعْدَ اَیْمَانِهِمْؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اسْمَعُوْاؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی

بَعْدَ اَیْمَانِهِمْ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اسْمَعُوْا	وَ	اللّٰهُ	لَا یَهْدِی
ان کی قسموں کے بعد	اور	ڈرو	اللہ (سے)	اور	(حکم) سنو	اور	اللہ	ہدایت نہیں دیتا

لوٹا دیا جائے گا اور اللہ سے ڈرو اور حکم سنو اور اللہ نافرمانوں کو

الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ۠ ﴿۱۰۸﴾ یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَیَقُوْلُ

الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۱۰۸﴾	یَوْمَ	یَجْمَعُ	اللّٰهُ	الرُّسُلَ	فَیَقُوْلُ
نافرمانی کرنے والی قوم (کو)	(جس) دن	جمع فرمائے گا	اللہ	رسولوں (کو)	پھر فرمائے گا

ہدایت نہیں دیتا ○ جس دن اللہ رسولوں کو جمع فرمائے گا پھر فرمائے گا:

بروزِ قیامت انبیاء سے سوال

ع ۱۴ ۸ ۲

مَاذَاۤ اُجِبْتُمْؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَاؕ اِنَّكَ

مَاذَاۤ	اُجِبْتُمْ	قَالُوْا	لَا عِلْمَ لَنَا	اِنَّكَ
کیا	تمہیں جواب دیا گیا	وہ عرض کریں گے	ہمیں کچھ علم نہیں	بیشک تو

تمہیں کیا جواب دیا گیا؟ وہ عرض کریں گے، ہمیں کچھ علم نہیں۔ بیشک تو

1 ...... مراد یہ ہے کہ گواہی سے متعلق جو احکام ذکر ہوئے ان پر عمل کرنے سے گواہ صحیح طریقے سے گواہی دیں گے یا انہیں اس بات کا خوف ہو گا کہ ہم نے جھوٹی قسم کھائی اور علامات و قرائن سے ہمارا جھوٹ ظاہر ہو گیا تو قسمیں میت کے ورثا کی طرف منتقل کر دی جائیں گی اور انہوں نے ہمارے خلاف قسم کھالی تو ہماری قسمیں مسترد کر دی جائیں گی یوں سب کے سامنے رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جب انہیں یہ خوف ہو گا تو وہ جھوٹی قسم کھانے سے باز رہیں گے۔

بروزِ قیامت حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اللہ تعالیٰ کا کلام و معجزات کا بیان

وقف لازم

اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۰۹﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ

اَنْتَ	عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۰۹﴾	اِذْ[1]	قَالَ	اللّٰهُ	يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ	اذْكُرْ
تو	تمام غیبوں کو خوب جاننے والا	جب	فرمائے گا	اللہ	اے مریم کے بیٹے عیسیٰ	یاد کر

ہی سب غیبوں کا جاننے والا ہے ○ جب اللہ فرمائے گا: اے مریم کے بیٹے عیسیٰ!

نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ

نِعْمَتِيْ	عَلَيْكَ	وَ	عَلٰى وَالِدَتِكَ	اِذْ	اَيَّدْتُّكَ[2]
میری نعمت، احسان	اپنے اوپر	اور	اپنی ماں کے اوپر	جب	میں نے مدد کی تیری

اپنے اوپر اور اپنی والدہ پر میرا وہ احسان یاد کر، جب میں نے

بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۟ قف تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَ

بِرُوْحِ الْقُدُسِ	تُكَلِّمُ	النَّاسَ	فِي الْمَهْدِ	وَ	كَهْلًا	وَ
پاک روح کے ساتھ	تو باتیں کرتا	لوگوں (سے)	گہوارے میں	اور	بڑی عمر (میں)	اور

پاک روح سے تیری مدد کی۔ تو گہوارے میں اور بڑی عمر میں لوگوں سے باتیں کرتا تھا اور

اِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ

اِذْ	عَلَّمْتُكَ	الْكِتٰبَ	وَ	الْحِكْمَةَ	وَ	التَّوْرٰىةَ	وَ	الْاِنْجِيْلَ
جب	میں نے سکھائی تمہیں	کتاب	اور	حکمت	اور	تورات	اور	انجیل

جب میں نے تجھے کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل سکھائی

وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ

وَ	اِذْ	تَخْلُقُ	مِنَ الطِّيْنِ	كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ	بِاِذْنِيْ	فَتَنْفُخُ
اور	جب	تو بناتا	مٹی سے	پرندے کی صورت جیسی	میرے حکم سے	پھر تو پھونک مارتا

اور جب تو میرے حکم سے مٹی سے پرندے جیسی صورت بنا کر اس میں پھونک مارتا تھا

1 ...... اس آیت میں بھی قیامت کے دن کا ایک معاملہ بیان فرمایا گیا، گویا کہ ارشاد فرمایا ''آپ یاد کریں جس دن اللہ تعالیٰ رسولوں کو جمع فرمائے گا اور جب اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اس طرح فرمائے گا۔'' یہاں آیت میں یہ معاملہ ماضی کے صیغہ سے اس لئے بیان کیا گیا کہ بروزِ قیامت اس کا واقع ہونا یقینی ہے اور جس چیز کا مستقبل میں ہونا یقینی ہو اسے ماضی کے صیغے سے بیان کر دیا جاتا ہے۔

2 ...... اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مدد جبرئیل امین کے ذریعے فرمائی، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کی مدد برحق ہے۔

فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِيْ وَ تُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ

فِيْهَا	فَتَكُوْنُ	طَيْرًۢا	بِاِذْنِيْ	وَ	تُبْرِئُ	الْاَكْمَهَ	وَ
اس میں	تو وہ ہو جاتی	پرندہ	میرے حکم سے	اور	تو شفا دیتا	پیدائشی نابینا	اور

تو وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتی اور تو میرے حکم سے پیدائشی نابینا اور

الْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ وَ اِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى

الْاَبْرَصَ (1)	بِاِذْنِيْ	وَ	اِذْ	تُخْرِجُ (2)	الْمَوْتٰى
سفید داغ کے مریض (کو)	میرے حکم سے	اور	جب	(زندہ کرکے) نکالتا	مردوں (کو)

سفید داغ کے مریض کو شفا دیتا تھا اور جب تو میرے حکم سے مردوں کو زندہ کرکے

بِاِذْنِيْ ۚ وَ اِذْ كَفَفْتُ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ

بِاِذْنِيْ	وَ	اِذْ	كَفَفْتُ	بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ	عَنْكَ	اِذْ
میرے حکم سے	اور	جب	میں نے روک دیا	بنی اسرائیل (کو)	تم سے	جب

نکالتا اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تم سے روک دیا۔ جب

جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

جِئْتَهُمْ	بِالْبَيِّنٰتِ	فَقَالَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
تو آیا ان کے پاس	روشن نشانیوں کے ساتھ	تو کہا	ان لوگوں نے جنہوں نے	کفر کیا

تو ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر آیا تو ان میں سے کافروں نے

مِنْهُمْ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۱۰ وَ اِذْ اَوْحَيْتُ

مِنْهُمْ	اِنْ	هٰذَاۤ	اِلَّا	سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۱۰	وَ	اِذْ	اَوْحَيْتُ (3)
ان میں سے	نہیں	یہ	مگر	کھلا جادو	اور	جب	میں نے القا کیا

کہا: یہ تو کھلا جادو ہے ○ اور جب میں نے

حواریوں کی طرف ایمان لانے کا
القاء اور ان کا ایمان لانا

(1)...... پیدائشی اندھاپن اور برص کا مرض بہت بڑی مصیبتیں ہیں اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان مصیبتوں کو دور فرمادیتے تھے، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے اس کی عطا سے دافع البلاء، مشکل کشا اور حاجت روا ہوتے ہیں۔

(2)...... اس سے معلوم ہوا کہ یہ کہنا جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے اس کے دیئے ہوئے اختیار سے مردوں کو زندہ کرسکتے ہیں۔

(3)...... اس آیت میں لفظ ''وحی'' کی نسبت غیر انبیاء کی طرف ہے اور جب وحی کی نسبت غیر نبی کی طرف ہو تو اس سے مراد دل میں بات ڈالنا ہوتا ہے۔

اِلَى الۡحَوَارِيّٖنَ اَنۡ اٰمِنُوۡا بِىۡ وَبِرَسُوۡلِىۡ‌ۚ قَالُوۡۤا

اِلَى الۡحَوَارِيّٖنَ [1]	اَنۡ	اٰمِنُوۡا	بِىۡ	وَ	بِرَسُوۡلِىۡ	قَالُوۡۤا
حواریوں کی طرف	کہ	ایمان لاؤ	مجھ پر	اور	میرے رسول پر	(تو) انہوں نے کہا

حواریوں کے دل میں یہ بات ڈالی کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ تو انہوں نے کہا:

اٰمَنَّا وَاشۡهَدۡ بِاَنَّنَا مُسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۱۱﴾ اِذۡ قَالَ

اٰمَنَّا	وَ	اشۡهَدۡ	بِاَنَّنَا	مُسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۱۱﴾	اِذۡ	قَالَ
ہم ایمان لائے	اور	(اے عیسیٰ) آپ گواہ ہو جائیں	(اس) پر کہ ہم	مسلمان (ہیں)	جب	کہا

ہم ایمان لائے اور (اے عیسیٰ!) آپ گواہ ہو جائیں کہ ہم مسلمان ہیں ○ یاد کرو جب

الۡحَوَارِيُّوۡنَ يٰعِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ هَلۡ يَسۡتَطِيۡعُ رَبُّكَ اَنۡ يُّنَزِّلَ

الۡحَوَارِيُّوۡنَ	يٰعِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ	هَلۡ	يَسۡتَطِيۡعُ [2]	رَبُّكَ	اَنۡ	يُّنَزِّلَ
حواریوں (نے)	اے مریم کے بیٹے عیسیٰ	کیا	(ایسا) کرے گا	آپ کا رب	کہ	وہ اتار دے

حواریوں نے کہا: اے عیسیٰ بن مریم! کیا آپ کا رب ایسا کرے گا کہ ہم پر

عَلَيۡنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ‌ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنۡ كُنۡتُمۡ

عَلَيۡنَا	مَآئِدَةً	مِّنَ السَّمَآءِ	قَالَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	اِنۡ	كُنۡتُمۡ
ہمارے اوپر	دسترخوان	آسمان سے	فرمایا	ڈرو	اللہ (سے)	اگر	تم ہو

آسمان سے ایک دسترخوان اُتار دے؟ فرمایا: اللہ سے ڈرو، اگر

مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوۡا نُرِيۡدُ اَنۡ نَّاۡكُلَ مِنۡهَا وَ

مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۱۲﴾	قَالُوۡا	نُرِيۡدُ	اَنۡ	نَّاۡكُلَ	مِنۡهَا	وَ
ایمان والے	انہوں نے کہا	ہم چاہتے ہیں	کہ	کھائیں	اس میں سے	اور

ایمان رکھتے ہو ○ (حواریوں نے) کہا: ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں اور

1 ...... حواری حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مخصوص اور مخلص حضرات کو کہا جاتا ہے۔

2 ...... اس سے حواریوں کی مراد یہ تھی کہ کیا اللہ تعالیٰ اس بارے میں آپ کی دُعا قبول فرمائے گا؟ یہ مراد نہیں تھی کہ کیا آپ کا رب عَزَّوَجَلَّ ایسا کر سکتا ہے یا نہیں؟ کیونکہ وہ حضرات اللہ تعالیٰ کی قدرت پر ایمان رکھتے تھے۔

تَطْمَىِٕنَّ قُلُوْبُنَا وَ نَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا

تَطْمَىِٕنَّ	قُلُوْبُنَا	وَ	نَعْلَمَ	اَنْ	قَدْ	صَدَقْتَنَا
مطمئن ہوجائیں	ہمارے دل	اور	(دیکھ کر) جان لیں	کہ	بیشک	آپ نے سچ فرمایا ہم سے

ہمارے دل مطمئن ہوجائیں اور ہم آنکھوں سے دیکھ لیں کہ آپ نے ہم سے سچ فرمایا ہے

وَ نَكُوْنَ عَلَیْهَا مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ

الربع

وَ	نَكُوْنَ	عَلَیْهَا	مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۱۱۳﴾ (1)	قَالَ	عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ
اور	ہم ہوجائیں	اس پر	گواہی دینے والوں سے	عرض کی	مریم کے بیٹے عیسیٰ (نے)

اور ہم اس پر گواہ ہوجائیں ○ عیسیٰ بن مریم نے عرض کی:

اللّٰهُمَّ رَبَّنَاۤ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآىِٕدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ

اللّٰهُمَّ	رَبَّنَاۤ	اَنْزِلْ	عَلَیْنَا	مَآىِٕدَةً	مِّنَ السَّمَآءِ	تَكُوْنُ
اے اللہ	ہمارے رب	اتار دے	ہمارے اوپر	ایک دستر خوان	آسمان سے	وہ ہوجائے

اے اللہ! اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے ایک دستر خوان اُتار دے جو

لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ

لَنَا	عِیْدًا (2)	لِّاَوَّلِنَا	وَ	اٰخِرِنَا	وَ
ہمارے لئے	عید	ہمارے پہلوں کے لئے	اور	ہمارے بعد آنے والوں (کے لئے)	اور

ہمارے لئے اور ہمارے بعد میں آنے والوں کے لئے عید اور

اٰیَةً مِّنْكَ ۚ وَ ارْزُقْنَا وَ اَنْتَ

اٰیَةً	مِّنْكَ	وَ	ارْزُقْنَا	وَ	اَنْتَ
ایک نشانی (ہوجائے)	تیری طرف سے	اور	رزق عطا فرما ہمیں	اور	تو

تیری طرف سے ایک نشانی ہوجائے اور ہمیں رزق عطا فرما اور تو

(1)...... حواریوں کے جواب نے واضح کردیا کہ انہوں نے قدرتِ الٰہی میں شک وشبہ کی وجہ سے سابقہ مطالبہ نہیں کیا تھا بلکہ اس کا مقصد کچھ اور تھا۔ (2)...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس روز اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہو اُس دن کو عید بنانا، خوشیاں منانا، عبادتیں کرنا اور شکرِ الٰہی بجالانا صالحین کا طریقہ ہے اور بیشک حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری یقیناً قطعاً حتماً اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین نعمت اور بزرگ ترین رحمت ہے۔ اس لئے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت مبارکہ کے دن عید منانا اور میلاد شریف پڑھ کر شکرِ الٰہی بجالانا اور فرحت وسرور کا اظہار کرنا مستحسن ومحمود اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے۔

ع ۱۵ ۵

قیامت میں عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے خصوصی سوال وجواب

خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ

خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾	قَالَ	اللّٰهُ	اِنِّيْ	مُنَزِّلُهَا	عَلَيْكُمْ
سب سے بہتر رزق دینے والا	فرمایا	اللہ (نے)	بیشک میں	اتارنے والا ہوں اسے	تمہارے اوپر

سب سے بہتر رزق دینے والا ہے ○ اللہ نے فرمایا: بیشک میں وہ تم پر اُتارتا ہوں

فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْۤ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا

فَمَنْ	يَّكْفُرْ	بَعْدُ	مِنْكُمْ	فَاِنِّيْۤ	اُعَذِّبُهٗ	عَذَابًا
پھر جو	کفر کرے گا	(اس کے) بعد	تم میں سے	تو بیشک میں	عذاب دوں گا اسے	(ایسا) عذاب

پھر اس کے بعد جو تم میں سے کفر کرے گا تو بیشک میں اسے وہ عذاب دوں گا

لَّاۤ اُعَذِّبُهٗۤ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ ع وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ

لَّاۤ اُعَذِّبُهٗۤ	اَحَدًا	مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ (1)	وَ	اِذْ (2)	قَالَ	اللّٰهُ
(کہ) نہ دوں گا وہ عذاب	کسی ایک (کو)	سارے جہان والوں سے	اور	جب	فرمائے گا	اللہ

کہ سارے جہان میں کسی کو نہ دوں گا ○ اور جب اللہ فرمائے گا:

يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَ

يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ	ءَاَنْتَ	قُلْتَ	لِلنَّاسِ	اتَّخِذُوْنِيْ	وَ
اے مریم کے بیٹے عیسیٰ	کیا تم (نے)	کہا تھا	لوگوں سے	(کہ) بنالو مجھے	اور

اے مریم کے بیٹے عیسیٰ! کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ

اُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ

اُمِّيَ	اِلٰهَيْنِ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	قَالَ	سُبْحٰنَكَ	مَا يَكُوْنُ
میری ماں (کو)	دو معبود	اللہ کے سوا	وہ عرض کرے گا	تو پاک ہے	نہیں ہے

اللہ کے سوا مجھے اور میری ماں کو معبود بنالو؟ تو وہ عرض کریں گے: (اے اللہ!) تو پاک ہے۔ میرے لئے

(1)...... اللہ تعالیٰ نے آسمان سے دستر خوان نازل فرمایا، اس کے بعد جنہوں نے کفر کیا وہ صورتیں مسخ کرکے خنزیر بنادیئے گئے اور تین دن میں سب مسخ شدہ ہلاک ہوگئے۔

(2)...... اس آیت میں بھی قیامت کے واقعے کا بیان ہے کہ بروزِ قیامت عیسائیوں کی سرزنش کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے یہ فرمائے گا۔

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لِیْۤ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَیْسَ لِیْۗ بِحَقٍّ ؕ اِنْ

لِیْۤ	اَنْ	اَقُوْلَ	مَا	لَیْسَ	لِیْ	بِحَقٍّ	اِنْ
میرے لئے	کہ	میں کہوں	وہ (بات) جو (جس کا)	نہیں ہے	میرے لئے	کوئی حق	اگر

ہرگز جائز نہیں کہ میں وہ بات کہوں جس کا مجھے کوئی حق نہیں۔ اگر

كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَ

كُنْتُ قُلْتُهٗ	فَقَدْ	عَلِمْتَهٗ	تَعْلَمُ	مَا	فِیْ نَفْسِیْ	وَ
میں نے کہی ہوتی یہ بات	تو بیشک	(تو) تو جانتا اسے	تو جانتا ہے	وہ جو	میرے دل میں (ہے)	اور

میں نے ایسی بات کہی ہوتی تو تجھے ضرور معلوم ہوتی۔ تو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے اور

لَاۤ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ﴿۱۱۶﴾

لَاۤ اَعْلَمُ	مَا	فِیْ نَفْسِكَ	اِنَّكَ	اَنْتَ	عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ﴿۱۱۶﴾ [1]
میں نہیں جانتا	وہ جو	تیرے علم میں (ہے)	بیشک تو	تو	تمام غیبوں کو خوب جاننے والا

میں نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے۔ بیشک تو ہی سب غیبوں کا خوب جاننے والا ہے ○

مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَاۤ اَمَرْتَنِیْ بِهٖۤ

مَا قُلْتُ	لَهُمْ	اِلَّا	مَاۤ	اَمَرْتَنِیْ	بِهٖۤ
میں نے نہیں کہا تھا	ان سے	مگر	وہ جو	تو نے حکم دیا تھا مجھے	اس کا

میں نے تو ان سے وہی کہا تھا جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبَّكُمْ ۚ وَ

اَنِ اعْبُدُوا	اللّٰهَ	رَبِّیْ	وَ	رَبَّكُمْ	وَ
کہ تم عبادت کرو	اللہ (کی)	(جو) میرا رب	اور	تمہارا رب (ہے)	اور

کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے اور

1 ...... علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرنا اور معاملہ اس کے سپرد کر دینا اور عظمتِ الٰہی کے سامنے اپنی عاجزی کا اظہار کرنا یہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شانِ ادب ہے۔

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی امت سے متعلق بارگاہِ الٰہی میں عرض

كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ

فِيْهِمْ	مَّا دُمْتُ	شَهِيْدًا	عَلَيْهِمْ	كُنْتُ
ان میں	جب تک میں رہا	نگہبان	ان (کے اعمال) پر	میں رہا

میں ان پر مطلع رہا جب تک ان میں رہا،

فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ

عَلَيْهِمْ	الرَّقِيْبَ	كُنْتَ اَنْتَ	تَوَفَّيْتَنِيْ (1)	فَلَمَّا
ان کے اوپر	نگہبان	(تو) تو ہی تھا	تو نے مجھے اٹھالیا	پھر جب

پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو تُو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا

وَ اَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۱۷﴾ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ

فَاِنَّهُمْ	تُعَذِّبْهُمْ	اِنْ	شَهِيْدٌ ﴿۱۱۷﴾	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	اَنْتَ	وَ
تو بیشک وہ	تو عذاب دے انہیں	اگر	گواہ (ہے)	ہر چیز پر	تو	اور

اور تو ہر شے پر گواہ ہے ○ اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ

عِبَادُكَ ۚ وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ

اَنْتَ	فَاِنَّكَ	لَهُمْ	تَغْفِرْ	اِنْ	وَ	عِبَادُكَ
تو	تو بیشک تو	ان کی	تو مغفرت فرمادے	اگر	اور	تیرے بندے (ہیں)

تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بیشک تو ہی

دنیا کے سچ کا قیامت میں نفع

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۱۸﴾ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ

يَوْمُ	هٰذَا	اللّٰهُ	قَالَ	الْحَكِيْمُ ﴿۱۱۸﴾	الْعَزِيْزُ
(وہ) دن	یہ (ہے)	اللہ (نے)	فرمایا	حکمت والا (ہے)	عزت والا، غلبے والا

غلبے والا، حکمت والا ہے ○ اللہ نے فرمایا: یہ (قیامت) وہ دن ہے

(1)...... اس لفظ سے قادیانی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وفات پر استدلال کرتے ہیں، ان کا یہ استدلال غلط ہے کیونکہ لفظ ''تَوَفِّیْ'' موت کے لئے خاص نہیں بلکہ کسی شے کو پورے طور پر لینے کو کہتے ہیں خواہ وہ موت کے بغیر ہو نیز جب یہ سوال وجواب روزِ قیامت کا ہے تو اگر لفظ ''تَوَفِّیْ'' موت کے معنی میں بھی فرض کرلیا جائے جب بھی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا آسمان سے زمین پر تشریف لانے سے پہلے وفات پانا اِس سے ثابت نہ ہو سکے گا۔

يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ۭ لَهُمْ جَنّٰتٌ

يَنْفَعُ	الصّٰدِقِيْنَ	صِدْقُهُمْ (1)	لَهُمْ	جَنّٰتٌ
نفع دے گا (اس میں)	سچ بولنے والوں (کو)	ان کا سچ	ان کے لئے	باغات (ہیں)

جس میں سچوں کو ان کا سچ نفع دے گا ان کے لئے باغ ہیں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ

تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَآ
بہہ رہی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں

جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، وہ ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے،

اَبَدًا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ

اَبَدًا	رَضِيَ	اللّٰهُ	عَنْهُمْ	وَ	رَضُوْا	عَنْهُ	ذٰلِكَ
ہمیشہ	راضی ہوا	اللہ	ان سے	اور	وہ راضی ہوئے	اس سے	یہ

اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ یہی

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۹﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۹﴾	لِلّٰهِ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
بڑی کامیابی (ہے)	اللہ کے لئے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی بادشاہی

بڑی کامیابی ہے ○ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے

وَمَا فِيْهِنَّ ۭ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۲۰﴾ ع

وَ	مَا	فِيْهِنَّ	وَ	هُوَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ ﴿۱۲۰﴾
اور	جو کچھ	ان میں (ہے)	اور	وہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)

سب کی سلطنت اللہ ہی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ○

کائنات کا حقیقی مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے

ع ۱۶ ۵ ۲

(1)..... اس آیت سے مراد یہ ہے کہ جنہوں نے دنیا میں سچ بولا تھا ان کا سچ قیامت کے دن انہیں کام آئے گا اور انہیں نفع دے گا۔

آیات:165 — رکوع:20

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قدرتِ الٰہی کے دلائل اور کافروں کا حال

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ

اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ	الَّذِیْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	وَ
تمام تعریفیں	اللہ کے لئے	جس نے	پیدا کیا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	اور

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے آسمان اور زمین پیدا کئے اور

جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۬ؕ ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

جَعَلَ	الظُّلُمٰتِ	وَ	النُّوْرَ	ثُمَّ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا
بنایا، پیدا کیا	اندھیروں	اور	نور (کو)	پھر	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

اندھیروں اور نور کو پیدا کیا پھر (بھی) کافر لوگ

دوبارہ زندہ کئے جانے کے منکرین کا رد

بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ۝۱ هُوَ الَّذِیْ

بِرَبِّهِمْ (1)	یَعْدِلُوْنَ ۝۱	هُوَ	الَّذِیْ
اپنے رب سے (یا) اپنے رب کے	وہ انحراف کرتے ہیں (یا) برابر ٹھہراتے ہیں	وہ (وہی ہے)	جس نے

اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں ۝ وہی ہے جس نے

1...... مفسرین کے بیان کے مطابق لفظ ''بِرَبِّهِمْ'' کا تعلق ''یَعْدِلُوْنَ'' کے ساتھ ہے اور ''یَعْدِلُوْنَ'' کا ایک معنی عدول یعنی انحراف کرنا ہے، اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہو گا کہ کافر لوگ اپنے رب سے انحراف کرتے ہیں۔ دوسرا معنی تسویہ یعنی برابری ہے۔ اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہو گا کہ کافر لوگ اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں۔ نیز یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ''بِرَبِّهِمْ'' کا تعلق اس سے پہلے لفظ ''كَفَرُوْا'' کے ساتھ ہو۔ اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہو گا کہ وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا وہ (اس سے) انحراف کرتے (یا، اس کے) برابر ٹھہراتے ہیں۔

آسمان وزمین میں اللہ تعالیٰ ہی لائقِ عبادت ہے

خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا ؕ وَ اَجَلٌ مُّسَمًّى

خَلَقَكُمْ	مِّنْ طِيْنٍ	ثُمَّ	قَضٰۤى	اَجَلًا	وَ	اَجَلٌ مُّسَمًّى
پیدا کیا تمہیں	مٹی سے	پھر	فیصلہ فرمایا	ایک مدت (کا)	اور	ایک مدتِ مقررہ

تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر ایک مدت کا فیصلہ فرمایا اور ایک مقررہ

عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ۝۲ وَ هُوَ اللّٰهُ

عِنْدَهٗ	ثُمَّ	اَنْتُمْ	تَمْتَرُوْنَ ۝۲	وَ	هُوَ	اللّٰهُ
اس کے پاس (ہے)	پھر	تم	شک کرتے ہو	اور	وہ (وہی)	اللہ (ہے)

مدت اسی کے پاس ہے پھر تم لوگ شک کرتے ہو ○ اور وہی اللہ

اللہ تعالیٰ کے کمال علم کا بیان

فِي السَّمٰوٰتِ وَ فِي الْاَرْضِ ؕ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ جَهْرَكُمْ وَ يَعْلَمُ

فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	فِي الْاَرْضِ [1]	يَعْلَمُ	سِرَّكُمْ	وَ	جَهْرَكُمْ	وَ	يَعْلَمُ
آسمانوں میں	اور	زمین میں	وہ جانتا ہے	تمہارا چھپا	اور	تمہارا ظاہر	اور	وہ جانتا ہے

آسمانوں میں اور زمین میں (لائقِ عبادت) ہے۔ وہ تمہاری ہر پوشیدہ اور ظاہر بات کو جانتا ہے اور وہ

آیاتِ الٰہی سے متعلق کافروں کا طرزِ عمل اور اس کا انجام

مَا تَكْسِبُوْنَ ۝۳ وَ مَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ

مَا	تَكْسِبُوْنَ ۝۳	وَ	مَا تَاْتِيْهِمْ	مِّنْ اٰيَةٍ	مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ
جو	تم کام کرتے ہو	اور	نہیں آتی ان کے پاس	کوئی نشانی	ان کے رب کی نشانیوں میں سے

تمہارے سب کام جانتا ہے ○ اور ان کے پاس ان کے رب کی نشانیوں میں سے کوئی بھی نشانی نہیں آتی

اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝۴ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ

اِلَّا	كَانُوْا	عَنْهَا	مُعْرِضِيْنَ ۝۴	فَقَدْ	كَذَّبُوْا	بِالْحَقِّ [2]
مگر	وہ ہوتے ہیں	اس (نشانی) سے	منہ پھیرنے والے	تو بیشک	انہوں نے جھٹلایا	حق کو

مگر یہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں ○ تو بیشک انہوں نے حق کو جھٹلایا

1 ...... اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ آسمانوں اور زمینوں میں رہتا ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ ہر جگہ اس کی عبادت ہو رہی ہے اور ہر جگہ وہی معبودِ حقیقی اور ہر جگہ اسی کی سلطنت و حکومت ہے۔

2 ...... یہاں حق سے قرآن مجید کی آیات یا تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے معجزات مراد ہیں۔

لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ یَاْتِیْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۵

لَمَّا	جَآءَهُمْ	فَسَوْفَ یَاْتِیْهِمْ	اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۵
جب	آیا ان کے پاس	تو عنقریب آنے والی ہیں ان کے پاس	(اس کی) خبریں جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے

جب ان کے پاس آیا تو عنقریب ان کے پاس اس کی خبریں آنے والی ہیں جس کا یہ مذاق اڑاتے تھے ○

اَلَمْ یَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ

اَلَمْ یَرَوْا	كَمْ	اَهْلَكْنَا	مِنْ قَبْلِهِمْ	مِّنْ قَرْنٍ
کیا انہوں نے نہ دیکھا	کتنی	ہم نے ہلاک کر دیں	ان سے پہلے	قومیں

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قوموں کو ہلاک کر دیا،

مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَ

مَّكَّنّٰهُمْ	فِی الْاَرْضِ	مَا	لَمْ نُمَكِّنْ	لَّكُمْ	وَ
ہم نے قوت وطاقت دی انہیں	زمین میں	وہ جو	قوت وطاقت نہ دی تھی	تمہیں	اور

انہیں ہم نے زمین میں وہ قوت وطاقت عطا فرمائی تھی جو تمہیں نہیں دی اور

اَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَیْهِمْ مِّدْرَارًا ۪ وَّ جَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِیْ

اَرْسَلْنَا	السَّمَآءَ	عَلَیْهِمْ	مِّدْرَارًا	وَّ	جَعَلْنَا	الْاَنْهٰرَ	تَجْرِیْ
ہم نے بھیجی	بارش	ان کے اوپر	موسلا دھار	اور	ہم نے بنائیں	نہریں	بہتی تھیں

ہم نے ان پر موسلا دھار بارش بھیجی اور ان کے نیچے

مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ اَنْشَاْنَا

مِنْ تَحْتِهِمْ	فَاَهْلَكْنٰهُمْ (1)	بِذُنُوْبِهِمْ	وَ	اَنْشَاْنَا
ان کے نیچے	پھر ہم نے ہلاک کر دیا انہیں	ان کے گناہوں کے سبب	اور	ہم نے پیدا کر دیں

نہریں بہادیں پھر ان کے گناہوں کی وجہ سے انہیں ہلاک کر دیا اور

سابقہ قوموں کے عبرتناک انجام کے ذریعے نصیحت

(1)......اس آیت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ دنیوی خوشحالی، مال و دولت اور سہولیات کی کثرت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضامندی کی علامت نہیں ورنہ قارون تو بہت بڑا مقبولِ بارگاہِ الٰہی ہوتا۔ یہاں سے ان لوگوں کو درس حاصل کرنا چاہئے جو مسلمانوں کے مقابلے میں کفار کی دنیوی ترقی، سائنسی مہارت، سہولیات کی کثرت، ایجادات کی بہتات، مال و دولت کی فراوانی دیکھ کر انہیں بارگاہِ الٰہی میں مقبول اور مسلمانوں کو مردود سمجھتے ہیں اور اخلاق و کردار میں مسلمانوں کو کفار کی تقلید کا مشورہ دیتے ہیں۔ کفار کی یہ دنیوی کامیابی مقبولیت کی نہیں بلکہ مہلت کی دلیل ہے۔

کافروں کی ہٹ دھرمی کا حال

مِنۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۞ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا

مِنۢ بَعْدِهِمْ	قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۞ (1)	وَ	لَوْ	نَزَّلْنَا	عَلَيْكَ	كِتٰبًا
ان کے بعد	دوسری قومیں	اور	اگر	ہم نازل کر دیتے	تمہارے اوپر	کچھ لکھا ہوا

ان کے بعد دوسری قومیں پیدا کر دیں ○ اور اگر ہم کاغذ میں کچھ لکھا ہوا آپ پر

فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ

فِيْ قِرْطَاسٍ	فَلَمَسُوْهُ	بِاَيْدِيْهِمْ	لَقَالَ	الَّذِيْنَ
کاغذ میں	پھر وہ چھو لیتے اسے	اپنے ہاتھوں سے	(تو بھی) ضرور کہتے	وہ لوگ جنہوں نے

اتار دیتے پھر یہ اسے چھو لیتے تب بھی

فرشتے کے نزول کا مطالبہ اور نہ اتارے جانے کی حکمت

كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۞ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ

كَفَرُوْٓا	اِنْ	هٰذَآ	اِلَّا	سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۞	وَ	قَالُوْا	لَوْلَآ	اُنْزِلَ
کفر کیا	نہیں	یہ	مگر	کھلا جادو	اور	انہوں نے کہا	کیوں نہیں	اتارا گیا

کافر کہہ دیتے کہ یہ تو کھلا جادو ہے ○ اور (کافروں نے) کہا: ان پر آسمان سے

عَلَيْهِ مَلَكٌ ؕ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ

عَلَيْهِ	مَلَكٌ	وَ	لَوْ	اَنْزَلْنَا	مَلَكًا	لَّقُضِيَ	الْاَمْرُ	ثُمَّ
اس پر	کوئی فرشتہ	اور	اگر	ہم اتارتے	کوئی فرشتہ	(تو) ضرور پورا کر دیا جاتا	کام	پھر

کوئی فرشتہ کیوں نہ اتار دیا گیا حالانکہ اگر ہم کوئی فرشتہ اتارتے تو فیصلہ کر دیا جاتا پھر

لَا يُنْظَرُوْنَ ۞ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ

لَا يُنْظَرُوْنَ ۞	وَ	لَوْ	جَعَلْنٰهُ	مَلَكًا	لَّجَعَلْنٰهُ
انہیں مہلت نہ دی جاتی	اور	اگر	ہم بنا دیتے اس (نبی) کو	فرشتہ	(تو) ضرور بناتے اسے

انہیں مہلت نہ دی جاتی ○ اور اگر ہم نبی کو فرشتہ بنا دیتے تو بھی اسے

(1)...... اس آیت میں گزری ہوئی اُمتوں کا جو حال اور انجام بیان کیا گیا کہ وہ لوگ قوت، دولت اور مال و عیال کی کثرت کے باوجود کفر و سرکشی اور انبیاء کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے احکام کی مخالفت کرنے کی وجہ سے ہلاک کر دیئے گئے، اس میں بطورِ خاص کفار اور عمومی طور پر ہر مسلمان کے لئے عبرت اور نصیحت ہے، اس لئے سب کو چاہئے کہ اُن کے حال سے عبرت حاصل کر کے خوابِ غفلت سے بیدار ہوں اور کفر و سرکشی اور گناہوں کو چھوڑ کر ایمان، اطاعت، عبادت اور نیک کاموں میں مصروف ہو جائیں۔

انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مذاق اڑانے والوں کا انجام

رَجُلًا وَّ لَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝۹ وَلَقَدِ

رَجُلًا	وَّ	لَلَبَسْنَا	عَلَيْهِمْ	مَّا	يَلْبِسُوْنَ ۝۹	وَ	لَقَدِ
مرد	اور	ضرور شبہ ڈال دیتے	ان پر	جو (جس)	شبہ میں (اب) پڑے ہیں	اور	ضرور بیشک

مرد ہی بناتے اور ان پر وہی شبہ ڈال دیتے جس میں اب پڑے ہیں ۝ اور اے حبیب! بیشک

اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا

اسْتُهْزِئَ	بِرُسُلٍ	مِّنْ قَبْلِكَ	فَحَاقَ	بِالَّذِيْنَ	سَخِرُوْا
مذاق کیا گیا	رسولوں کے ساتھ	تم سے پہلے	تو گھیر لیا	ان لوگوں کو جنہوں نے	مذاق کیا

تم سے پہلے رسولوں کے ساتھ بھی مذاق کیا گیا تو وہ جو ان میں سے (رسولوں کا) مذاق اڑاتے تھے

نزولِ عذاب کے مقامات سے عبرت حاصل کرنے کا حکم

ع ۱

مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۰ ع قُلْ سِيْرُوْا

مِنْهُمْ	مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۰	قُلْ	سِيْرُوْا (1)
ان (رسولوں) سے	(اس عذاب نے) جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	تم کہو	سیر کرو

ان پر ان کا مذاق ہی اتر آیا ۝ تم فرمادو: زمین میں

آسمان اور زمین کی کائنات سب اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے

فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۱ قُلْ لِّمَنْ

فِي الْاَرْضِ	ثُمَّ	انْظُرُوْا	كَيْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۱	قُلْ	لِّمَنْ
زمین میں	پھر	تم دیکھو	کیسا	ہوا	جھٹلانے والوں کا انجام	تم کہو	کس کا (ہے)

سیر کرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا؟ ۝ تم فرماؤ کس کا ہے

اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت کا وعدہ

مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ

مَّا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	قُلْ	لِّلّٰهِ	كَتَبَ	عَلٰى نَفْسِهِ
جو کچھ	آسمانوں میں	اور	زمین (میں)	تم کہو	اللہ کا	اس نے لکھ لی	اپنے ذمہ کرم پر

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے؟ فرمادو: اللہ ہی کا ہے اس نے اپنے ذمہ کرم پر

1 ...... عذاب والی جگہ کو دیکھ کر جو عبرت ملتی ہے وہ سننے سے بڑھ کر ہے کیونکہ خبر کے مقابلے میں مشاہداتی چیز کا اثر زیادہ ہوتا ہے، نیز جیسے عذاب کی جگہ دیکھنے سے خوف پیدا ہوتا ہے اسی طرح رحمت کی جگہ دیکھنے سے عبادت کی رغبت اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت پیدا ہوتی ہے، لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت دیکھنے کے لئے بزرگوں کے آستانے جہاں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں برستی ہیں، وہاں جا کر دیکھنا بہت مفید ہے تا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کا شوق پیدا ہو۔

قیامت کا ذکر

الرَّحْمَةَ ؕ لَیَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا رَیْبَ فِیْهِ ؕ

الرَّحْمَةَ (1)	لَیَجْمَعَنَّكُمْ	اِلٰى	یَوْمِ الْقِیٰمَةِ	لَا	رَیْبَ	فِیْهِ
رحمت	ضرور وہ جمع کرے گا تمہیں	کی طرف	قیامت کے دن	نہیں	کوئی شک	اس میں

رحمت لکھ لی ہے۔ بیشک وہ ضرور تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا جس میں کچھ شک نہیں۔

اللہ تعالیٰ کی شان اور اطاعت الٰہی کا حکم

اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ

اَلَّذِیْنَ	خَسِرُوْۤا	اَنْفُسَهُمْ	فَهُمْ	لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾	وَ
وہ لوگ جنہوں نے	خسارے میں ڈالیں	اپنی جانیں	تو وہ	ایمان نہیں لاتے	اور

وہ جنہوں نے اپنی جانوں کو نقصان میں ڈالا ہوا ہے تو وہ ایمان نہیں لاتے ○ اور

لَهٗ مَا سَكَنَ فِی الَّیْلِ وَ النَّهَارِ ؕ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۱۳﴾

لَهٗ	مَا	سَكَنَ	فِی الَّیْلِ وَ النَّهَارِ	وَ	هُوَ	السَّمِیْعُ	الْعَلِیْمُ ﴿۱۳﴾
اس (یعنی اللہ) کا (ہے)	جو کچھ	بستا ہے	رات اور دن میں	اور	وہ	سننے والا	علم والا

سب کچھ اسی کا ہے جو رات اور دن میں بستا ہے اور وہی سننے والا جاننے والا ہے ○

قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِیًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ

قُلْ	اَغَیْرَ اللّٰهِ	اَتَّخِذُ	وَلِیًّا	فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ
تم کہو	کیا اللہ کے سوا	میں بنالوں	کوئی والی	(حالانکہ وہ) آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمانے والا	اور

تم فرماؤ: کیا کسی اور کو اس اللہ کے سوا والی بنالوں جو آسمانوں اور زمین کا پیدا فرمانے والا ہے؟ اور

هُوَ یُطْعِمُ وَ لَا یُطْعَمُ ؕ قُلْ اِنِّیْۤ اُمِرْتُ اَنْ

هُوَ	یُطْعِمُ	وَ	لَا یُطْعَمُ	قُلْ	اِنِّیْۤ	اُمِرْتُ	اَنْ
وہ	کھلاتا ہے	اور	اسے کھلایا نہیں جاسکتا	تم کہو	بیشک مجھے	حکم دیا گیا ہے	کہ

وہ کھلاتا ہے اور وہ خود کھانے سے پاک ہے۔ تم فرماؤ: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ

1 ......اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کا وعدہ فرمالیا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وعدہ خلافی کرنا اور معاذاللہ جھوٹ بولنا محال ہے۔ اس نے رحمت کا وعدہ فرمالیا اور رحمت عام ہے دینی ہو یا دُنیوی، اپنی معرفت اور توحید اور علم کی طرف ہدایت فرمانا بھی اسی رحمت فرمانے میں داخل ہے، یونہی کفار کو مہلت دینا اور سزا دینے میں جلدی نہ فرمانا بھی رحمت میں داخل ہے کیونکہ اس سے انہیں توبہ اور رجوع کا موقع ملتا ہے۔

اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ

اَكُوْنَ	اَوَّلَ	مَنْ	اَسْلَمَ	وَ	لَا تَكُوْنَنَّ
ہو جاؤں	سب سے پہلا	جس نے	فرمانبرداری کے لئے گردن جھکائی	اور	تم ہرگز نہ ہونا

میں سب سے پہلے فرمانبرداری کے لئے گردن جھکاؤں اور تو

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٤﴾ قُلْ اِنِّيْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٤﴾	قُلْ	اِنِّيْۤ	اَخَافُ	اِنْ	عَصَيْتُ
شرک کرنے والوں میں سے	تم کہو	بیشک میں	مجھے خوف ہے	اگر	میں نے نافرمانی کی

ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہ ہونا ○ تم فرماؤ: اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں

رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٥﴾ مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَىٕذٍ

رَبِّيْ	عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٥﴾	مَنْ	يُّصْرَفْ [1]	عَنْهُ	يَوْمَىٕذٍ
اپنے رب (کی)	بڑے دن کے عذاب (کا)	وہ شخص (کہ)	(عذاب) پھیر دیا گیا	اس سے	اس دن

تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ○ اس دن جس سے عذاب پھیر دیا گیا

فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿١٦﴾ وَاِنْ

فَقَدْ	رَحِمَهٗ	وَ	ذٰلِكَ	الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿١٦﴾	وَ	اِنْ
تو بیشک	اللہ نے رحم فرمایا اس پر	اور	یہ	کھلی کامیابی (ہے)	اور	اگر

تو ضرور اس پر اللہ نے رحم فرمایا اور یہی کھلی کامیابی ہے ○ اور اگر

يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ

يَّمْسَسْكَ	اللّٰهُ	بِضُرٍّ	فَلَا كَاشِفَ	لَهٗۤ	اِلَّا	هُوَ	وَ	اِنْ
پہنچائے تمہیں	اللہ	کوئی برائی	تو کوئی دور کرنے والا نہیں	اس کو	مگر	وہی	اور	اگر

اللہ تجھے کوئی برائی پہنچائے تو اس کے سوا اس برائی کو کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر

اللہ کی مرضی کے بغیر کوئی تکلیف نہیں ٹل سکتی

[1]...... اس آیت میں فرمایا گیا کہ جس سے قیامت کے دن عذاب پھیر دیا گیا اس پر اللہ تعالیٰ نے رحم فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن عذاب سے بچنا اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم سے ہوگا۔ صرف اپنے نیک اعمال نجات کے لئے کافی نہیں کیونکہ یہ اس کا ظاہری سبب ہیں جبکہ حقیقی سبب اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہے۔

يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ

يَّمْسَسْكَ	بِخَيْرٍ	فَهُوَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾	وَ	هُوَ	الْقَاهِرُ
وہ پہنچائے تمہیں	بھلائی	تو وہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	اور	وہ	غالب

اللہ تجھے بھلائی پہنچائے تو وہ ہر شے پر قادر ہے ○ اور وہی اپنے بندوں پر

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کی گواہی

فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۸﴾ قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ

فَوْقَ عِبَادِهٖ	وَ	هُوَ	الْحَكِيْمُ	الْخَبِيْرُ ﴿۱۸﴾	قُلْ	اَيُّ شَيْءٍ	اَكْبَرُ
اپنے بندوں پر	اور	وہ	حکمت والا	خبر دار (ہے)	تم کہو	کون سی شے	زیادہ بڑی

غالب ہے اور وہی حکمت والا خبر دار ہے ○ تم فرماؤ: سب سے بڑی گواہی

نزولِ قرآن کا بنیادی مقصد

شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۚ وَ

شَهَادَةً	قُلِ	اللّٰهُ	شَهِيْدٌ (1)	بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ	وَ
گواہی (میں)	تم کہو	اللہ	گواہ (ہے)	میرے اور تمہارے درمیان	اور

کس کی ہے؟ فرمادو کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ ہے اور

اُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَ

اُوْحِيَ	اِلَيَّ	هٰذَا	الْقُرْاٰنُ	لِاُنْذِرَكُمْ	بِهٖ	وَ
وحی کیا گیا	میری طرف	یہ	قرآن	تاکہ میں ڈراؤں تمہیں	اس کے ذریعے	اور

میری طرف اِس قرآن کی وحی کی گئی ہے تاکہ میں اس کے ذریعے تمہیں اور

جھوٹے خداؤں سے بیزاری کا اظہار

مَنْۢ بَلَغَ ؕ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ

مَنْ	بَلَغَ	اَئِنَّكُمْ	لَتَشْهَدُوْنَ	اَنَّ	مَعَ اللّٰهِ
(اسے ڈراؤں) جسے	وہ (قرآن) پہنچے	کیا بیشک تم	ضرور گواہی دیتے ہو	کہ	اللہ کے ساتھ

جن کو یہ پہنچے انہیں ڈراؤں۔ کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ

1 ...... اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حقانیت کی گواہی کئی طرح دی: (1) اپنے خاص بندوں سے گواہی دلوادی۔ (2) آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جو کلام اتارا، اس میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کا اعلان فرمایا۔ (3) آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بہت سے معجزات عطا فرمائے۔ یہ سب رب تعالیٰ کی گواہیاں ہیں۔

اٰلِهَةً اُخْرٰى ؕ قُلْ لَّآ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

اٰلِهَةً اُخْرٰى	قُلْ	لَّآ اَشْهَدُ (1)	قُلْ	اِنَّمَا	هُوَ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
دوسرے معبود (بھی ہیں)	تم کہو	میں (یہ) گواہی نہیں دیتا	تم کہو	صرف	وہ	ایک معبود

دوسرے معبود بھی ہیں؟ تم فرماؤ کہ میں یہ گواہی نہیں دیتا۔ تم فرماؤ کہ وہ تو ایک ہی معبود ہے

وقفِ لازم

وَّاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَّذِيْنَ

وَّ	اِنَّنِيْ	بَرِيْٓءٌ	مِّمَّا	تُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹﴾	اَلَّذِيْنَ
اور	بیشک میں	بیزار (ہوں)	(ان) سے جنہیں	تم شریک ٹھہراتے ہو	وہ لوگ جو

اور میں ان سے بیزار ہوں جنہیں تم (اللہ کا) شریک ٹھہراتے ہو ○ وہ لوگ

حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پہچاننے میں اہلِ کتاب کا حال

وقفِ لازم

اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ

اٰتَيْنٰهُمُ	الْكِتٰبَ	يَعْرِفُوْنَهٗ	كَمَا	يَعْرِفُوْنَ	اَبْنَآءَهُمْ
ہم نے دی انہیں	کتاب	وہ پہچانتے ہیں اس (نبی) کو	جیسے	پہچانتے ہیں	اپنے بیٹوں (کو)

جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس نبی کو ایسے پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں

ع ۲ ۸

اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ ع وَمَنْ

اَلَّذِيْنَ	خَسِرُوْٓا	اَنْفُسَهُمْ	فَهُمْ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾	وَ	مَنْ
وہ لوگ جنہوں نے	نقصان میں ڈالیں	اپنی جانیں	تو وہ	ایمان نہیں لاتے	اور	کون

(لیکن) جو اپنی جانوں کو نقصان میں ڈالنے والے ہیں تو وہ ایمان نہیں لاتے ○ اور

اللہ تعالٰی کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنا بڑا ظلم ہے

اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ

اَظْلَمُ (2)	مِمَّنِ	افْتَرٰى	عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا	اَوْ	كَذَّبَ	بِاٰيٰتِهٖ
زیادہ ظالم	(اس) سے جو	بہتان باندھے	اللہ پر	جھوٹ	یا	جھٹلائے	اس کی آیتوں کو

اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے۔

1 ...... اس سے ثابت ہوا کہ مسلمان کو توحید و رسالت کی شہادت کے ساتھ اسلام کے ہر مخالف عقیدہ و دین سے بیزاری کا اظہار بھی کرنا چاہئے بلکہ اس پر لازم ہے کہ تمام بے دینوں سے دور اور کفر و شرک و گناہ سے بیزار رہے اور اپنی صورت، سیرت، رفتار و گفتار سے اپنے ایمان کا اعلان کرے۔ 2 ...... اس وعید میں کفار و مشرکین کے ساتھ ساتھ فلموں، ڈراموں یا کسی بھی ذریعے سے کفریات سیکھ کر بولنے یا خوشی سے سننے والے بھی داخل ہیں کہ وہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شان کے خلاف چیزیں اس کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اس میں وہ اسکالرز، دانشور اور مفکر بھی شامل ہیں جو دیدہ دانستہ قرآن کی غلط تفسیریں یا نااہل ہوتے ==

قیامت میں مشرکوں سے ان کے شریکوں کے بارے میں سوال

اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢١﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا

اِنَّهٗ	لَا يُفْلِحُ	الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢١﴾	وَ	يَوْمَ	نَحْشُرُهُمْ	جَمِيْعًا
بیشک	فلاح نہیں پائیں گے	ظلم کرنے والے	اور	(جس) دن	ہم اٹھائیں گے انہیں	سب (کو)

بیشک ظالم فلاح نہ پائیں گے ○ اور جس دن ہم سب کو اٹھائیں گے

ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْۤا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ

ثُمَّ	نَقُوْلُ	لِلَّذِيْنَ	اَشْرَكُوْۤا	اَيْنَ	شُرَكَآؤُكُمُ
پھر	فرمائیں گے	ان لوگوں سے جنہوں نے	شریک ٹھہرائے	کہاں (ہیں)	تمہارے شریک

پھر مشرکوں سے کہیں گے، تمہارے وہ شریک کہاں ہیں

کفار و مشرکین کا بار بار اُلٹا جھوٹ

الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّاۤ اَنْ

الَّذِيْنَ	كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٢٢﴾	ثُمَّ	لَمْ تَكُنْ	فِتْنَتُهُمْ	اِلَّاۤ	اَنْ
وہ جنہیں	تم (اللہ کا شریک) گمان کرتے تھے	پھر	نہ ہو گی	ان کی معذرت	مگر	یہ کہ

جنہیں تم (خدا کا شریک) گمان کرتے تھے؟ ○ پھر ان کی اس کے سوا کوئی معذرت نہ ہو گی کہ

قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ﴿٢٣﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ

قَالُوْا	وَاللّٰهِ رَبِّنَا	مَا كُنَّا	مُشْرِكِيْنَ ﴿٢٣﴾ (1)	اُنْظُرْ	كَيْفَ
وہ کہیں گے	ہمارے رب اللہ کی قسم	ہم نہیں تھے	شرک کرنے والے	تم دیکھو	کیسا

کہیں گے، ہمیں اپنے رب اللہ کی قسم کہ ہم ہرگز مشرک نہ تھے ○ اے حبیب! دیکھو

كَذَبُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا

كَذَبُوْا	عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ	وَ	ضَلَّ	عَنْهُمْ	مَّا
انہوں نے جھوٹ بولا	اپنی جانوں پر	اور	غائب ہو گئیں	ان سے	(وہ باتیں) جن کا

اپنے اوپر انہوں نے کیسا جھوٹ باندھا؟ اور ان سے غائب ہو گئیں وہ باتیں جن کا

ــــ ہوئے قرآن کی تفسیر کرتے ہیں کیونکہ یہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بار ہا جھوٹ باندھتے ہیں۔

1 ...... مشرکین شروع میں تو اپنے جرموں کا انکار کریں گے پھر دوسرے وقت اقرار کریں گے اور پھر ایک دوسرے پر الزام تراشی کریں گے کہ ہمیں تو ہمارے بڑوں نے گمراہ کیا تھا۔

قرآن مجید سے متعلق کفارِ مکہ کا نظریہ

كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَ

كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٤﴾	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ	يَّسْتَمِعُ	اِلَيْكَ	وَ
وہ بہتان باندھتے تھے	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	کان لگا کر سنتا ہے	تمہاری طرف	اور

یہ بہتان باندھتے تھے ○ اور ان میں سے کوئی وہ ہے جو تمہاری طرف کان لگا کر سنتا ہے اور

جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَ

جَعَلْنَا	عَلٰى قُلُوْبِهِمْ	اَكِنَّةً	اَنْ	يَّفْقَهُوْهُ	وَ
ہم نے کر دیئے	ان کے دلوں پر	غلاف	کہ	وہ (نہ) سمجھیں اس (قرآن) کو	اور

ہم نے ان کے دلوں پر غلاف کر دیئے ہیں کہ اس کو نہ سمجھیں اور

فِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا

فِيْۤ اٰذَانِهِمْ	وَقْرًا	وَ	اِنْ	يَّرَوْا	كُلَّ اٰيَةٍ	لَّا يُؤْمِنُوْا
ان کے کانوں میں	بوجھ (ڈال دیا)	اور	اگر	وہ دیکھ (بھی) لیں	ہر نشانی	(تو) ایمان نہ لائیں گے

ان کے کانوں میں بوجھ ڈال دیا ہے اور اگر ساری نشانیاں (بھی) دیکھ لیں تو ان پر ایمان نہ لائیں گے

بِهَا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ

بِهَا	حَتّٰۤى	اِذَا	جَآءُوْكَ	يُجَادِلُوْنَكَ	يَقُوْلُ
اس پر	یہاں تک کہ	جب	وہ آتے ہیں تمہارے پاس	جھگڑتے ہیں تم سے	کہتے ہیں

حتی کہ جب تمہارے پاس تم سے جھگڑتے ہوئے آتے ہیں

قرآن، ایمان اور اتباعِ رسول سے متعلق کافروں کا حال

الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٥﴾ وَهُمْ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْۤا	اِنْ	هٰذَاۤ	اِلَّاۤ	اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٥﴾ [1]	وَ	هُمْ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	نہیں	یہ (قرآن)	مگر	پہلے لوگوں کی داستانیں	اور	وہ

تو کافر کہتے ہیں یہ تو پہلے لوگوں کی داستانیں ہیں ○ اور وہ

1 ...... کفارِ مکہ، قرآن مجید کو سابقہ لوگوں کی داستانیں اس لئے کہتے تھے کہ جیسے وہ داستانیں مثلاً رستم و اسفندیار وغیرہ کی کہانیاں جھوٹی، مبالغہ آرائیوں پر مشتمل اور محض وقت گزاری کا فائدہ دینے والی ہیں اسی طرح معاذَاللہ قرآن مجید کا معاملہ ہے، اس پر ان کفار کا رد ہے کہ یہ کہنا سراسر جھوٹ ہے کیونکہ قرآن کے واقعات قطعاً سچے ہیں، قرآن کی خبریں حقیقی ہیں، قرآن کا موت کے بعد زندگی کا بیان کرنا قطعی، حتمی اور یقینی ہے اور اس میں بیان کردہ واقعات عظیم حکمتوں اور کثیر فوائد پر مشتمل ہیں۔

يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَ يَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَ اِنْ

يَنْهَوْنَ	عَنْهُ	وَ	يَنْـَٔوْنَ	عَنْهُ	وَ	اِنْ
(دوسروں کو) روکتے ہیں	اس (قرآن) سے	اور	(خود) دور بھاگتے ہیں	اس سے	اور	نہیں

(دوسروں کو) اس سے روکتے اور خود اس سے دور بھاگتے ہیں اور

يُّهْلِكُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ لَوْ تَرٰۤى اِذْ

يُّهْلِكُوْنَ	اِلَّاۤ	اَنْفُسَهُمْ	وَ	مَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾	وَ	لَوْ	تَرٰۤى	اِذْ
وہ ہلاک کرتے	مگر	اپنی جانوں (کو)	اور	وہ شعور نہیں رکھتے	اور	اگر	تم دیکھو	جب

وہ اپنے آپ ہی کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں اور انہیں شعور نہیں ○ اور اگر آپ دیکھیں جب

وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَ لَا نُكَذِّبَ

وُقِفُوْا	عَلَى النَّارِ	فَقَالُوْا	يٰلَيْتَنَا	نُرَدُّ	وَ	لَا نُكَذِّبَ
انہیں کھڑا کیا جائے گا	آگ پر	تو کہیں گے	اے کاش	ہمیں لوٹا دیا جائے	اور	ہم نہ جھٹلائیں

انہیں آگ پر کھڑا کیا جائے گا پھر یہ کہیں گے اے کاش کہ ہمیں واپس بھیج دیا جائے اور ہم

بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَ نَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷﴾ بَلْ بَدَا

بِاٰيٰتِ رَبِّنَا	وَ	نَكُوْنَ	مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷﴾	بَلْ	بَدَا [(1)]
اپنے رب کی آیتوں کو	اور	ہم ہوں جائیں	ایمان والوں میں سے	بلکہ	ظاہر ہو گیا

اپنے رب کی آیتیں نہ جھٹلائیں اور مسلمان ہو جائیں ○ بلکہ پہلے جو

لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَ لَوْ رُدُّوْا

لَهُمْ	مَّا	كَانُوْا يُخْفُوْنَ	مِنْ قَبْلُ	وَ	لَوْ	رُدُّوْا
ان کے لئے	جو	وہ چھپاتے تھے	(اس) سے پہلے	اور	اگر	انہیں لوٹا دیا جائے

یہ چھپا رہے تھے وہ ان پر کھل گیا ہے اور اگر انہیں لوٹا دیا جائے

بروزِ قیامت کافروں کی دنیا میں واپسی اور ایمان کی تمنا

کافروں کی دنیا میں واپسی و ایمان کی تمنا جھوٹی ہے

(1)...... جب کافروں کو آگ پر کھڑا کیا جائے گا تو وہ کہیں گے کہ کاش ہمیں دنیا میں لوٹا دیا جائے اور ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اپنے رب کی آیتوں کو نہیں جھٹلائیں گے اور ایمان بھی لے آئیں گے۔ اس پر فرمایا گیا کہ کافر اگرچہ دنیا میں لوٹائے جانے کی تمنا اور ایمان لانے کا وعدہ کر رہے ہیں لیکن یہ اپنی بات میں سچے نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ روزِ قیامت پہلے جو یہ اپنا مشرک ہونا چھپا رہے تھے وہ ان پر (انجام اور بطلان کے ساتھ) ظاہر ہو گیا ہے اور اگر بالفرض دوبارہ بھی انہیں دنیا میں لوٹا دیا جائے تو یہ پھر وہی کریں گے جس سے انہیں منع کیا گیا تھا اور بیشک یہ ضرور اپنی بات میں جھوٹے ہیں۔

منکرین قیامت کا ایک قول

لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَ اِنَّهُمْ

لَعَادُوْا	لِمَا	نُهُوْا	عَنْهُ	وَ	اِنَّهُمْ
ضرور وہ دوبارہ کریں گے	(اسی عمل) کو جو	انہیں منع کیا گیا تھا	اس سے	اور	بیشک وہ

تو پھر وہی کریں گے جس سے انہیں منع کیا گیا تھا اور بیشک یہ

لَكٰذِبُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَ قَالُوْۤا اِنْ هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا

لَكٰذِبُوْنَ ﴿۲۸﴾	وَ	قَالُوْۤا	اِنْ	هِیَ	اِلَّا	حَیَاتُنَا الدُّنْیَا
ضرور جھوٹ بولنے والے (ہیں)	اور	انہوں نے کہا	نہیں	یہ (یعنی زندگی)	مگر	ہماری دنیاوی زندگی

ضرور جھوٹے ہیں ○ اور انہوں نے کہا تھا کہ زندگی تو صرف دنیاوی زندگی ہی ہے

بارگاہِ الٰہی میں پیشی کے وقت قیامت حق ہونے کا اقرار

وَ مَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ ﴿۲۹﴾ وَ لَوْ تَرٰۤى اِذْ وُقِفُوْا

وَ	مَا نَحْنُ	بِمَبْعُوْثِیْنَ ﴿۲۹﴾ [1]	وَ	لَوْ	تَرٰۤى	اِذْ	وُقِفُوْا
اور	ہم نہیں	اٹھائے جانے والے	اور	اگر	تم دیکھو	جب	انہیں کھڑا کیا جائے گا

اور ہمیں اٹھایا نہیں جائے گا ○ اور اگر تم دیکھو جب انہیں ان کے رب کی بارگاہ میں

عَلٰى رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَیْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا

عَلٰى رَبِّهِمْ	قَالَ	اَلَیْسَ	هٰذَا	بِالْحَقِّ	قَالُوْا
ان کے رب کے حضور	(تو) وہ فرمائے گا	کیا نہیں	یہ (اٹھانا اور حساب)	حق	وہ کہیں گے

کھڑا کیا جائے گا تو وہ فرمائے گا: کیا یہ حق نہیں؟ تو کہیں گے:

بَلٰى وَ رَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا

بَلٰى	وَ رَبِّنَا	قَالَ	فَذُوْقُوا	الْعَذَابَ	بِمَا
کیوں نہیں	ہمارے رب کی قسم	فرمائے گا	تو چکھو	عذاب	(اس کے) بدلے جو

کیوں نہیں، ہمیں اپنے رب کی قسم۔ فرمائے گا تو اب اپنے کفر کے بدلے میں

1...... کافروں کا تو عقیدہ ہی یہ تھا کہ زندگی تو صرف دنیا کی زندگی ہے اور مرنے کے بعد کوئی اٹھایا نہیں جائے گا اور اسی اعتقاد کی بنا پر ان کی زندگیاں غفلت کا شکار تھیں اور لیکن مسلمانوں پر بھی افسوس ہے کہ ان کا تو قطعی عقیدہ یہ ہے کہ مرنے کے بعد لوگوں کو اٹھایا جائے گا، اعمال کا جواب دینا پڑے گا لیکن اس کے باوجود وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ نوٹ: دہریوں کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ زندگی صرف یہی دنیا کی زندگی ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ نہ زندگی ہے نہ کچھ اور اس آیت میں ان کے عقیدے کا بھی رد ہے۔

ع ٣ ۹

منکرینِ قیامت کا انجام اور ان کی حسرت کا بیان

كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٠﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

كَذَّبُوْا	الَّذِيْنَ	خَسِرَ	قَدْ	كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٠﴾
جھٹلایا	ان لوگوں نے جنہوں نے	نقصان اٹھایا	بیشک	تم کفر کرتے تھے

عذاب کا مزہ چکھو ○ بیشک ان لوگوں نے نقصان اٹھایا جنہوں نے اپنے رب سے ملنے کو

بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا

قَالُوْا	بَغْتَةً	السَّاعَةُ	جَآءَتْهُمُ	اِذَا	حَتّٰۤى	بِلِقَآءِ اللّٰهِ
(تو) کہیں گے	اچانک	قیامت	آئے گی ان کے پاس	جب	یہاں تک کہ	اللہ سے ملنے کو

جھٹلایا یہاں تک کہ جب ان پر اچانک قیامت آئے گی تو کہیں گے:

يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ

يَحْمِلُوْنَ	هُمْ	وَ	فِيْهَا	فَرَّطْنَا	عَلٰى مَا	يٰحَسْرَتَنَا
اٹھائیں گے	وہ	اور	اس (قیامت کو ماننے) میں	ہم نے کوتاہی کی	(اس) پر جو	ہائے افسوس

ہائے افسوس اس پر جو ہم نے اس کے ماننے میں کوتاہی کی اور وہ اپنے گناہوں کے

اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿٣١﴾

يَزِرُوْنَ ﴿٣١﴾	مَا	سَآءَ	اَلَا	عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ	اَوْزَارَهُمْ (1)
وہ بوجھ اٹھائیں گے	جو	کتنا برا ہے	سن لو	اپنی پشتوں پر	اپنے (گناہوں کے) بھاری بوجھ

بوجھ اپنی پیٹھ پر لادے ہوئے ہوں گے۔ خبر دار، وہ کتنا برا بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں ○

دنیاوی زندگی اور آخرت کی حقیقت

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ

خَيْرٌ	لَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ	وَ	لَهْوٌ	وَّ	لَعِبٌ	اِلَّا	الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ (2)	مَا	وَ
بہتر (ہے)	ضرور آخرت کا گھر	اور	تماشا	اور	کھیل	مگر	دنیا کی زندگی	نہیں	اور

اور دنیا کی زندگی صرف کھیل کود ہے اور بیشک آخرت والا گھر

1 ...... اس آیت میں قیامت کے دن کافر کا حال بیان کیا گیا ہے اور کثیر احادیث سے ثابت ہے کہ دنیا میں کئے گئے برے اعمال مسلمان کے لئے بھی اُخروی خسارے کا سبب بن سکتے ہیں لہٰذا مسلمانوں کو برے اعمال سے بچتے اور نیک اعمال میں مصروف رہنا چاہئے تاکہ اُخروی خسارے سے بچ سکیں۔

2 ...... دنیا کی زندگی وہ ہے جو نفس کی خواہشات میں گزر جائے اور جو زندگی آخرت کے لئے توشہ جمع کرنے میں صرف ہو، وہ دنیا میں زندگی تو ہے مگر دنیا کی زندگی نہیں لہٰذا انبیاء وصالحین کی زندگی دنیا کی نہیں بلکہ دین کی ہے، غرضیکہ غافل اور عاقل کی زندگیوں میں بڑا فرق ہے۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جھٹلانا اللہ تعالیٰ کو جھٹلانا ہے

لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٣٢﴾ قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ

لِّلَّذِيْنَ	يَتَّقُوْنَ	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٣٢﴾	قَدْ	نَعْلَمُ	اِنَّهٗ
ان لوگوں کے لئے جو	ڈرتے ہیں	تو کیا تم سمجھتے نہیں	بیشک	ہم جانتے ہیں	(کہ) بیشک

ڈرنے والوں کے لئے بہتر ہے تو کیا تم سمجھتے نہیں ؟○ ہم جانتے ہیں کہ

لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَ

لَيَحْزُنُكَ	الَّذِيْ	يَقُوْلُوْنَ	فَاِنَّهُمْ	لَا يُكَذِّبُوْنَكَ	وَ
ضرور رنجیدہ کرتی ہیں تمہیں	جو (باتیں)	وہ کہتے ہیں	پس بیشک وہ	نہیں جھٹلاتے تمہیں	اور

ان کی باتیں تمہیں رنجیدہ کرتی ہیں تو بیشک یہ تمہیں نہیں جھٹلاتے

رسولوں کے صبر اور امدادِ الٰہی کا بیان

لٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ

لٰكِنَّ	الظّٰلِمِيْنَ	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ[1]	يَجْحَدُوْنَ ﴿٣٣﴾	وَ	لَقَدْ	كُذِّبَتْ
لیکن	ظالم	اللہ کی آیتوں کا	انکار کرتے ہیں	اور	ضرور بیشک	جھٹلائے گئے

بلکہ ظالم اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں ○ اور آپ سے پہلے

رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَ

رُسُلٌ	مِّنْ قَبْلِكَ	فَصَبَرُوْا[2]	عَلٰى	مَا	كُذِّبُوْا	وَ
رسول	تم سے پہلے	تو انہوں نے صبر کیا	(اس) پر	کہ	انہیں جھٹلایا گیا	اور

رسولوں کو جھٹلایا گیا تو انہوں نے جھٹلائے جانے اور تکلیف دیئے جانے پر

اُوْذُوْا حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ

اُوْذُوْا	حَتّٰۤى	اَتٰىهُمْ	نَصْرُنَا	وَ	لَا	مُبَدِّلَ
انہیں تکلیف دی گئی	یہاں تک کہ	آگئی ان کے پاس	ہماری مدد	اور	نہیں	کوئی بدلنے والا

صبر کیا یہاں تک کہ ان کے پاس ہماری مدد آگئی اور کوئی اللہ کی باتوں کو

1 ...... اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے انکار سے مراد قرآن مجید کا انکار کرنا ہے اور اس آیت کے ایک معنیٰ یہ بھی ہوسکتے ہیں کہ ”اے حبیب اکرم! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کی تکذیب آیاتِ الٰہیہ کی تکذیب ہے اور تکذیب کرنے والے ظالم ہیں یعنی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جھٹلانا اللہ عَزَّوَجَلَّ کو جھٹلانا ہے۔

2 ...... اس آیت میں مبلغین کیلئے بھی تسلی ہے کہ اگر انہیں راہِ تبلیغ میں مشقتیں پیش آئیں تو وہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تکالیف کو یاد کرکے صبر اختیار کریں۔

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک تربیت

لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَ لَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۳۴﴾ وَ

لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ	وَ	لَقَدْ	جَآءَكَ	مِنْ	نَّبَاِی الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۳۴﴾	وَ
اللہ کے کلمات کو	اور	ضرور بیشک	آ گئیں تمہارے پاس	سے	رسولوں کی خبریں	اور

بدلنے والا نہیں اور بیشک تمہارے پاس رسولوں کی خبریں آ چکی ہیں ○ اور

اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَیْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ

اِنْ	كَانَ كَبُرَ (1)	عَلَیْكَ	اِعْرَاضُهُمْ	فَاِنِ	اسْتَطَعْتَ	اَنْ
اگر	بڑا شاق گزرا ہے	تمہارے اوپر	ان کا منہ پھیرنا	تو اگر	تمہیں طاقت ہو	کہ

اگر ان کا منہ پھیرنا آپ پر شاق گزرتا ہے تو اگر تم سے ہو سکے

تَبْتَغِیَ نَفَقًا فِی الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِی السَّمَآءِ فَتَاْتِیَهُمْ

تَبْتَغِیَ	نَفَقًا	فِی الْاَرْضِ	اَوْ	سُلَّمًا	فِی السَّمَآءِ	فَتَاْتِیَهُمْ
تلاش کر لو	کوئی سرنگ	زمین میں	یا	سیڑھی	آسمان میں	پھر آ ؤ ان کے پاس

تو زمین میں کوئی سرنگ یا آسمان میں کوئی سیڑھی تلاش کر کے ان کے پاس

بِاٰیَةٍ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى

بِاٰیَةٍ	وَ	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	لَجَمَعَهُمْ	عَلَى الْهُدٰى
کسی نشانی کے ساتھ	اور	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) ضرور اکٹھا کر دیتا انہیں	ہدایت پر

کوئی نشانی لے آ ؤ اور اگر اللہ چاہتا تو انہیں ہدایت پر اکٹھا کر دیتا

النصف
وقف غفران

وعظ و نصیحت کا اثر توجہ کے ساتھ سننے سے ہوتا ہے

فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّمَا یَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ یَسْمَعُوْنَ ؕ

فَلَا تَكُوْنَنَّ	مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۳۵﴾	اِنَّمَا	یَسْتَجِیْبُ (2)	الَّذِیْنَ	یَسْمَعُوْنَ
پس تم ہر گز نہ ہونا	بے خبروں میں سے	صرف	قبول کرتے ہیں	وہ لوگ جو	سنتے ہیں

تو اے سننے والے! ہر گز بے خبر نہ بن ○ صرف وہ لوگ مانتے ہیں جو سنتے ہیں

1 ...... سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بہت خواہش تھی کہ سب لوگ اسلام لے آئیں اور جو اسلام سے محروم رہتے ان کی محرومی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بہت شاق رہتی تھی۔ اس پر یہاں سمجھایا گیا کہ نظامِ کائنات میں اللہ تعالیٰ کی اپنی تکوینی حکمتیں ہیں جن میں ایک بڑی تعداد کا ایمان نہ لانا بھی داخل ہے لہٰذا نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مشیتِ الٰہی کے آگے سر تسلیم خم کئے رہیں۔

2 ...... وعظ و نصیحت کا اثر بھی تبھی ہوتا ہے جب آدمی ماننے اور عمل کرنے کے جذبے کے ساتھ توجہ کے ساتھ سنے ورنہ بے توجہی سے سننے کا نتیجہ عام طور پر =

وقف منزل
عند البعض علی یسمعون

وَ الْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۶﴾

وَ	الْمَوْتٰى	يَبْعَثُهُمُ	اللّٰهُ	ثُمَّ	اِلَيْهِ	يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۶﴾
اور	(ان دل کے) مردوں (کو)	اٹھائے گا انہیں	اللہ	پھر	اس کی طرف	انہیں لوٹایا جائے گا

اور اللہ ان مردہ دلوں کو اٹھائے گا پھر اس کی طرف انہیں لوٹایا جائے گا ○

کفارِ مکہ کا خاص نشانیوں کا مطالبہ

وَ قَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ

وَ	قَالُوْا	لَوْلَا	نُزِّلَ	عَلَيْهِ	اٰيَةٌ	مِّنْ رَّبِّهٖ
اور	انہوں نے کہا	کیوں نہیں	اتاری جاتی	اس پر	کوئی نشانی	اس کے رب کی طرف سے

اور کہا: ان پر ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اترتی؟

قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّ لٰكِنَّ

قُلْ	اِنَّ	اللّٰهَ	قَادِرٌ	عَلٰۤى	اَنْ	يُّنَزِّلَ	اٰيَةً	وَّ	لٰكِنَّ
تم کہو	بیشک	اللہ	قادر (ہے)	(اس) پر	کہ	وہ اتار دے	کوئی نشانی	اور	لیکن

تم فرمادو کہ بیشک اللہ کسی نشانی کے اتارنے پر قادر ہے لیکن

حیوانات کی بعض اعتبار سے انسانوں کے ساتھ مماثلت

اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَ لَا

اَكْثَرَهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۷﴾	وَ	مَا	مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ	وَ	لَا
ان میں سے اکثر	علم نہیں رکھتے	اور	نہیں	زمین میں چلنے والا کوئی جاندار	اور	نہ

اکثر لوگ بے علم ہیں ○ اور زمین میں چلنے والا کوئی جاندار نہیں ہے اور نہ ہی

طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّاۤ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ

طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ	بِجَنَاحَيْهِ	اِلَّاۤ	اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ (1)
کوئی پرندہ اڑتا ہے	اپنے پروں کے ساتھ	مگر	(وہ) تمہارے جیسی امتیں (ہیں)

اپنے پروں کے ساتھ اڑنے والا کوئی پرندہ ہے مگر وہ تمہاری جیسی امتیں ہیں۔

= کچھ بھی بر آمد نہیں ہوتا۔

1 ...... یہ مماثلت تمام اعتبارات سے نہیں بلکہ بعض اعتبار سے ہے اور ان وجوہ کے بیان میں بعض مفسرین نے فرمایا کہ حیوانات تمہاری طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پہچانتے اور اسے واحد و یکتا جانتے، اس کی تسبیح پڑھتے اور اس کی عبادت کرتے ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ وہ مخلوق ہونے میں تمہاری مثل ہیں۔ بعض نے کہا کہ وہ انسان کی طرح باہمی الفت رکھتے اور ایک دوسرے کو سمجھتے سمجھاتے ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ روزی طلب کرنے، ہلاکت سے بچنے، نر مادہ کا امتیاز رکھنے =

سارے علوم لوحِ محفوظ یا قرآن میں ہیں

مَا فَرَّطْنَا فِی الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ

مَا فَرَّطْنَا	فِی الْكِتٰبِ [1]	مِنْ شَیْءٍ	ثُمَّ	اِلٰى رَبِّهِمْ
ہم نے کوئی کمی نہیں چھوڑی	کتاب میں	کسی چیز سے	پھر	ان کے رب کی طرف

ہم نے اس کتاب میں کسی شے کی کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ پھر یہ اپنے رب کی طرف ہی

آیاتِ الٰہی کو جھٹلانے والے حق سے گونگے بہرے ہیں

یُحْشَرُوْنَ ۝۳۸ وَالَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا صُمٌّ وَّ

یُحْشَرُوْنَ ۝۳۸	وَ	الَّذِیْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰیٰتِنَا	صُمٌّ	وَّ
انہیں اٹھایا جائے گا	اور	وہ لوگ جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	بہرے	اور

اٹھائے جائیں گے ○ اور جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ بہرے اور

گمراہی اور ہدایت اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے

بُكْمٌ فِی الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ یَّشَاِ اللّٰهُ یُضْلِلْهُ ؕ وَ مَنْ یَّشَاْ

بُكْمٌ	فِی الظُّلُمٰتِ	مَنْ	یَّشَاِ اللّٰهُ	یُضْلِلْهُ	وَ	مَنْ	یَّشَاْ
گونگے	اندھیروں میں (ہیں)	جسے	چاہے اللہ	گمراہ کردے اسے	اور	جسے	چاہے

گونگے ہیں، اندھیروں میں (ہیں۔) اللہ جسے چاہے گمراہ کرے اور جسے چاہے

مصیبت، عذاب اور قیامت آنے پر مشرکوں کا اللہ تعالیٰ کو پکارنا

یَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝۳۹ قُلْ اَرَءَیْتَكُمْ اِنْ

یَجْعَلْهُ	عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝۳۹	قُلْ	اَرَءَیْتَكُمْ	اِنْ
ڈال دے اسے	سیدھے راستے پر	تم کہو	بھلا بتاؤ	اگر

سیدھے راستہ پر ڈال دے ○ تم فرماؤ، بھلا بتاؤ کہ اگر

اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَیْرَ اللّٰهِ

اَتٰىكُمْ	عَذَابُ اللّٰهِ	اَوْ	اَتَتْكُمُ	السَّاعَةُ	اَغَیْرَ اللّٰهِ
آئے تمہارے پاس	اللہ کا عذاب	یا	آئے تمہارے پاس	قیامت	کیا اللہ کے غیر کو

تم پر اللہ کا عذاب آجائے یا تم پر قیامت آجائے تو کیا اللہ کے سوا

= میں تمہاری مثل ہیں۔ بعض نے کہا کہ پیدا ہونے، مرنے، مرنے کے بعد حساب کے لئے اُٹھنے میں تمہاری مثل ہیں۔

[1] ...... کتاب سے قرآن کریم مراد ہے یا لوحِ محفوظ اور آیت کا معنی یہ ہے کہ جملہ علوم اور تمام ”مَاكَانَ وَمَا یَكُوْنُ“ کا اس میں بیان ہے اور جمیع اشیاء کا علم اس میں ہے۔ اس سے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا علمِ کلی ثابت ہوا کیونکہ سارے علوم لوحِ محفوظ یا قرآن میں ہیں اور یہ کتابیں حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے علم میں ہیں۔

تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۰﴾ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ

تَدْعُوْنَ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ﴿۴۰﴾	بَلْ	اِيَّاهُ	تَدْعُوْنَ	فَيَكْشِفُ
تم پکاروگے	اگر	تم ہو	سچے	بلکہ	اسی (اللہ) کو	تم پکاروگے	تو دور کردے

کسی اور کو پکاروگے ؟ اگر تم سچے ہو ○ بلکہ تم اسی (اللہ) کو پکاروگے تو اگر اللہ چاہے

مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَ تَنْسَوْنَ مَا

مَا	تَدْعُوْنَ	اِلَيْهِ	اِنْ	شَآءَ	وَ	تَنْسَوْنَ	مَا
وہ (مصیبت) جو	تم پکارتے ہو	اس کی طرف	اگر	وہ چاہے	اور	تم بھول جاؤگے	(ان کو) جنہیں

تو وہ مصیبت ہٹادے جس کی طرف تم اسے پکاروگے اور تم شریکوں کو

تُشْرِكُوْنَ ﴿۴۱﴾ ع وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰۤى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ

تُشْرِكُوْنَ ﴿۴۱﴾	وَ	لَقَدْ	اَرْسَلْنَاۤ	اِلٰۤى اُمَمٍ	مِّنْ قَبْلِكَ
تم شریک ٹھہراتے ہو	اور	ضرور بیشک	ہم نے رسول بھیجے	امتوں کی طرف	تم سے پہلے

بھول جاؤگے ○ اور بیشک ہم نے تم سے پہلی اُمتوں کی طرف رسول بھیجے

فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَلَوْلَاۤ

فَاَخَذْنٰهُمْ	بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ	لَعَلَّهُمْ	يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۴۲﴾ (1)	فَلَوْلَاۤ
تو ہم نے گرفتار کردیا ان (امتوں) کو	سختی اور تکلیف میں	تاکہ وہ	گڑگڑائیں	تو کیوں نہ ہوا

تو انہیں سختی اور تکلیف میں گرفتار کردیا تاکہ وہ کسی طرح گڑگڑائیں ○ تو کیوں ایسا نہ ہوا

اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَ لٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ

اِذْ	جَآءَهُمْ	بَاْسُنَا	تَضَرَّعُوْا	وَ	لٰكِنْ	قَسَتْ	قُلُوْبُهُمْ
جب	آیا ان کے پاس	ہمارا عذاب	(تو) وہ گڑگڑاتے	اور	لیکن	سخت ہوگئے	ان کے دل

کہ جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو گڑگڑاتے لیکن ان کے تو دل سخت ہوگئے تھے

مصیبتیں آنے کی ایک حکمت اور پچھلے لوگوں کا طرزِ عمل

ع

(1) ......دنیا میں تکالیف اور مصیبتیں بعض اوقات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت بن جاتی ہیں کہ بندوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف متوجہ کرتی اور صالحین کے درجات بلند کرتی ہیں۔ حدیث پاک میں ارشاد فرمایا ’’مسلمان کو جو تکلیف، رنج، ملال اور اذیت و غم پہنچے، یہاں تک کہ اس کے پیر میں کوئی کانٹا ہی چبھے تو اللہ تعالیٰ ان کے سبب اس کے گناہ مٹادیتا ہے۔ (بخاری، ۴/۳، الحدیث: ۵۶۴۱)

وَ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾ فَلَمَّا

وَ	زَيَّنَ	لَهُمُ	الشَّيْطٰنُ	مَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾	فَلَمَّا
اور	آراستہ کردیا	ان کے لئے	شیطان (نے)	(اسے) جو	وہ عمل کرتے تھے	پھر جب

اور شیطان نے ان کے اعمال ان کے لئے آراستہ کردیئے تھے ۞ پھر جب

نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ

نَسُوْا	مَا	ذُكِّرُوْا	بِهٖ	فَتَحْنَا[1]	عَلَيْهِمْ
انہوں نے بھلادیا	(اسے) جو	انہیں نصیحت کی گئی	اس کے ساتھ	(تو) ہم نے کھول دیئے	ان کے اوپر

انہوں نے ان نصیحتوں کو بھلادیا جو انہیں کی گئی تھیں تو ہم نے ان پر

اَبْوَابَ كُلِّ شَیْءٍ ؕ حَتّٰۤی اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا

اَبْوَابَ كُلِّ شَیْءٍ	حَتّٰۤی	اِذَا	فَرِحُوْا[2]	بِمَاۤ	اُوْتُوْۤا
ہر چیز کے دروازے	یہاں تک کہ	جب	وہ خوش ہوگئے	(اس) پر جو	انہیں دیا گیا

ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب وہ اس پر خوش ہوگئے جو انہیں دی گئی

اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَقُطِعَ

اَخَذْنٰهُمْ	بَغْتَةً	فَاِذَا	هُمْ	مُّبْلِسُوْنَ ﴿٤٤﴾	فَقُطِعَ
(تو) ہم نے پکڑ لیا انہیں	اچانک	پس اب	وہ	مایوسی میں پڑے ہوئے (ہیں)	پس کاٹ دی گئی

تو ہم نے اچانک انہیں پکڑ لیا پس اب وہ مایوس ہیں ۞ پس ظالموں کی

دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

دَابِرُ الْقَوْمِ	الَّذِیْنَ	ظَلَمُوْا	وَ الْحَمْدُ	لِلّٰهِ
قوم کی جڑ	ان لوگوں کی جنہوں نے	ظلم کیا	اور تمام خوبیاں	اللہ کے لئے

جڑ کاٹ دی گئی اور تمام خوبیاں اللہ کے لئے ہیں

نافرمانی کے باوجود نعمتیں ملنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہلت ہے

ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی گرفت

1 ...... کفر اور گناہوں کے باوجود دنیاوی راحتیں ملنا در اصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈھیل ہے اور عموماً اس سے انسان اور زیادہ غافل ہو کر گناہ پر دلیر ہو جاتا ہے بلکہ کبھی خیال کرتا ہے کہ گناہ اچھی چیز ہے ورنہ مجھے یہ نعمتیں نہ ملتیں اور یہ کفر ہے۔ اس سے ان نام نہاد دانشوروں کو بھی سبق حاصل کرنا چاہئے جو کافروں کی ترقی دیکھ کر اسلام سے ہی ناراض ہو جاتے ہیں اور مسلمانوں کی معیشت کا رونا روتے ہوئے انہیں کفار کی اندھی تقلید کا درس دیتے ہیں اور اسلامی شرم وحیا اور تجارت کے شرعی قوانین کو لات مارنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ 2 ...... اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت پر خوش ہونا اگر فخر، تکبر اور شیخی کے طور پر ہو=

توحیدِ الٰہی کا بیان

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۵﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَ

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۵﴾	قُلْ	اَرَءَیْتُمْ	اِنْ	اَخَذَ	اللّٰهُ	سَمْعَكُمْ	وَ
(جو) تمام جہانوں کو پالنے والا (ہے)	تم کہو	بھلا بتاؤ	اگر	لے لے	اللہ	تمہارے کان	اور

جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے ○ تم فرماؤ، (اے لوگو!) بھلا بتاؤ کہ اگر اللہ تمہارے کان اور

اَبْصَارَكُمْ وَ خَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ

اَبْصَارَكُمْ	وَ	خَتَمَ	عَلٰى قُلُوْبِكُمْ	مَّنْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ
تمہاری آنکھیں	اور	مہر لگادے	تمہارے دلوں پر	(تو) اللہ کے سوا کون معبود (ہے)

تمہاری آنکھیں لے لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگادے تو اللہ کے سوا کون معبود ہے

یَاْتِیْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَیْفَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ ثُمَّ هُمْ

یَاْتِیْكُمْ بِهٖ	اُنْظُرْ	كَیْفَ	نُصَرِّفُ	الْاٰیٰتِ	ثُمَّ	هُمْ
(جو) لادے تمہیں یہ چیزیں	تم دیکھو	کیسے	ہم بار بار بیان کرتے ہیں	نشانیاں	پھر	وہ

جو تمہیں یہ چیزیں لادے گا؟ دیکھو ہم کیسے بار بار نشانیاں بیان کرتے ہیں پھر (بھی) یہ لوگ

کافروں کی عذابِ الٰہی سے تباہی و بربادی

یَصْدِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ قُلْ اَرَءَیْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ

یَصْدِفُوْنَ ﴿۴۶﴾	قُلْ	اَرَءَیْتَكُمْ	اِنْ	اَتٰىكُمْ	عَذَابُ اللّٰهِ	بَغْتَةً	اَوْ
وہ منہ پھیرتے ہیں	تم کہو	بھلا بتاؤ	اگر	آئے تمہارے پاس	اللہ کا عذاب	اچانک	یا

منہ پھیرتے ہیں ○ تم فرماؤ، بھلا بتاؤ اگر تم پر اچانک یا

رسولوں کا منصب اور اخروی نجات کے لئے ضروری چیزیں

جَهْرَةً هَلْ یُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ مَا نُرْسِلُ

جَهْرَةً (1)	هَلْ	یُهْلَكُ	اِلَّا	الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۷﴾	وَ	مَا نُرْسِلُ
کھلم کھلا	کیا (یعنی نہیں)	ہلاک کی جائے گی	مگر	ظلم کرنے والی قوم	اور	ہم نہیں بھیجتے

کھلم کھلا اللہ کا عذاب آجائے تو ظالموں کے سوا کون تباہ کیا جائے گا؟ ○ اور ہم رسولوں کو

== تو برا ہے اور طریقہ کفار ہے جبکہ اگر شکر کے طور پر ہو تو بہتر ہے اور صالحین کا طریقہ بلکہ حکمِ الٰہی ہے۔

1 ...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ کا عذاب آنے کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں: (1) اچانک آنے والا عذاب۔ یہ وہ عذاب ہے جو پیشگی علامتوں کے بغیر آتا ہے اور اس کے ذریعے کفار کو تباہ و برباد کر دیا جاتا ہے۔ (2) کھلم کھلا آنے والا عذاب۔ یہ وہ عذاب ہے جس کے آنے سے پہلے اس کی علامتیں نمودار ہوتی ہیں تاکہ لوگ اگر اس عذاب سے بچنا چاہیں تو اپنے کفر اور سرکشی سے توبہ کر کے بچ سکتے ہیں اور اگر وہ توبہ نہ کریں تو انہیں عذاب میں مبتلا کر کے تباہ کر دیا جاتا ہے۔

اَلْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَ مُنْذِرِیْنَ ۚ فَمَنْ

اَلْمُرْسَلِیْنَ	اِلَّا	مُبَشِّرِیْنَ	وَ	مُنْذِرِیْنَ	فَمَنْ
رسولوں (کو)	مگر	(یوں کہ وہ) خوشخبری دینے والے	اور	ڈر سنانے والے (ہوتے ہیں)	تو جو

اسی حال میں بھیجتے ہیں کہ وہ خوشخبری دینے والے اور ڈر سنانے والے ہوتے ہیں تو جو

اٰمَنَ وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَ

اٰمَنَ	وَ	اَصْلَحَ (1)	فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ	یَحْزَنُوْنَ ﴿٤٨﴾	وَ
ایمان لائے	اور	اصلاح کرلے	تو ان پر کوئی خوف نہیں	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے	اور

ایمان لائیں اور اپنی اصلاح کرلیں تو ان پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ اور

الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا یَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا

الَّذِیْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰیٰتِنَا	یَمَسُّهُمُ	الْعَذَابُ	بِمَا
وہ لوگ جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	پہنچے گا انہیں	عذاب	(اس کے) سبب جو

جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو انہیں ان کی مسلسل نافرمانی کے سبب

كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ﴿٤٩﴾ قُلْ لَّاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ

كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ﴿٤٩﴾	قُلْ	لَّاۤ اَقُوْلُ	لَكُمْ	عِنْدِیْ
وہ نافرمانی کرتے رہتے تھے	تم کہو	میں نہیں کہتا	تم سے	(کہ) میرے پاس

عذاب پہنچے گا ○ (اے حبیب!) تم فرمادو: میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس

کفار کے چند سوالات کا جواب

خَزَآىٕنُ اللّٰهِ وَ لَاۤ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَ لَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ

خَزَآىٕنُ اللّٰهِ	وَ	لَاۤ اَعْلَمُ (2)	الْغَیْبَ	وَ	لَاۤ اَقُوْلُ	لَكُمْ
اللہ کے خزانے (ہیں)	اور	نہ میں جان لیتا ہوں	غیب	اور	نہ میں کہتا ہوں	تم سے

اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں خود غیب جان لیتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ اخروی نجات کے لئے ایمان اور نیک اعمال دونوں ضروری ہیں، ایمان لانے کے بعد خود کو نیک اعمال سے بے نیاز سمجھنے والے اور ایمان قبول کئے بغیر اچھے اعمال کو اپنی نجات کے لئے کافی سمجھنے والے دونوں احمقوں کی دنیا کے باسی ہیں البتہ ان دونوں صورتوں میں حقیقی صاحبِ ایمان قطعاً بے ایمان سے بہتر ہے۔ 2 ...... اس آیت سے حضور پرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذاتی علم کی نفی ہے، علم عطائی کی نفی کسی طرح مراد ہی نہیں ہو سکتی کیونکہ اس صورت میں آیتوں میں تعارض کا قائل ہونا پڑے گا جبکہ قرآن کی آیتوں میں تضاد نہیں ہو سکتا۔

ع ٥
١١

اِنِّیْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤی

اِنِّیْ	مَلَكٌ	اِنْ	اَتَّبِعُ	اِلَّا	مَا	یُوْحٰی
کہ میں	فرشتہ (ہوں)	نہیں	میں پیروی کرتا	مگر	(اس کی) جو	وحی کی جاتی ہے

کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف اس وحی کا پیروکار ہوں جو میری طرف آتی ہے۔

اِلَیَّ ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَ الْبَصِیْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۠﴿۵۰﴾

اِلَیَّ	قُلْ	هَلْ	یَسْتَوِی	الْاَعْمٰى	وَ	الْبَصِیْرُ	اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۵۰﴾
میری طرف	تم کہو	کیا	برابر ہو سکتا ہے	اندھا	اور	دیکھنے والا	تو کیا تم غور نہیں کرتے

تم فرماؤ، کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہو سکتے ہیں؟ تو کیا تم غور نہیں کرتے؟○

رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تبلیغ کا حکم

وَ اَنْذِرْ بِهِ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْ یُّحْشَرُوْۤا

وَ	اَنْذِرْ	بِهِ	الَّذِیْنَ	یَخَافُوْنَ	اَنْ	یُّحْشَرُوْۤا
اور	ڈراؤ	اس (قرآن) سے	ان لوگوں کو جو	ڈرتے ہیں	کہ	انہیں اٹھایا جائے گا

اور اس قرآن سے ان لوگوں کو ڈراؤ جو اس بات سے ڈرتے ہیں کہ انہیں

اِلٰى رَبِّهِمْ لَیْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِیٌّ وَّ

اِلٰى رَبِّهِمْ	لَیْسَ	لَهُمْ	مِّنْ دُوْنِهٖ	وَلِیٌّ	وَّ
ان کے رب کی طرف	(یوں کہ) نہ ہوگا	ان کا	اس (اللہ) کے علاوہ	کوئی حمایتی	اور

ان کے رب کی طرف یوں اٹھایا جائے گا کہ اللہ کے سوا نہ ان کا کوئی حمایتی ہوگا اور

مخلص غریب صحابۂ کرام پر خصوصی شفقت کا حکم

لَا شَفِیْعٌ لَّعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَ لَا تَطْرُدِ

لَا	شَفِیْعٌ (1)	لَّعَلَّهُمْ	یَتَّقُوْنَ ﴿۵۱﴾	وَ	لَا تَطْرُدِ
نہ	کوئی سفارش کرنے والا	(انہیں ڈراؤ) تاکہ وہ	وہ پرہیزگار ہو جائیں	اور	تم دور نہ کرو

نہ کوئی سفارشی۔ (انہیں اس) امید پر (ڈراؤ) کہ یہ پرہیزگار ہو جائیں○ اور ان لوگوں کو

(1)...... قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقابلے میں کوئی کسی کا حمایتی اور سفارشی نہ ہوگا ہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اجازت سے حمایتی و سفارشی ہوں گے جیسے انبیاء، اولیاء، شہداء، صلحاء، علماء اور حجاج کرام وغیرہا، یہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اِذن اور اس کی اجازت سے لوگوں کی حمایت اور سفارش کریں گے اور اس کی مختلف صورتیں ہوں گی جیسے ایک شفاعت محبت کی وجہ سے، ایک وجاہت کے سبب اور ایک اذن کی بنا پر ہوگی۔

غریبوں کے ذریعے امیروں کی آزمائش ہوتی ہے

الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ

الَّذِیْنَ	یَدْعُوْنَ	رَبَّهُمْ	بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِیِّ	یُرِیْدُوْنَ
ان لوگوں کو جو	پکارتے ہیں	اپنے رب (کو)	صبح اور شام میں	وہ چاہتے ہیں

دور نہ کرو جو صبح و شام اپنے رب کو اس کی رضا چاہتے ہوئے

وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَیْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّ مَا

وَجْهَهٗ	مَا عَلَیْكَ	مِنْ حِسَابِهِمْ	مِّنْ شَیْءٍ	وَّ	مَا
اس کی رضا	تمہارے اوپر نہیں	ان کے حساب سے	کوئی چیز	اور	نہ

پکارتے ہیں۔ آپ پر ان کے حساب سے کچھ نہیں اور

مِنْ حِسَابِكَ عَلَیْهِمْ مِّنْ شَیْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ

مِنْ حِسَابِكَ	عَلَیْهِمْ	مِّنْ شَیْءٍ	فَتَطْرُدَهُمْ	فَتَكُوْنَ
تمہارے حساب سے	ان کے اوپر	کوئی چیز (ہے)	پھر تم دور کرو انہیں	تو ہو جاؤ گے تم

ان پر تمہارے حساب سے کچھ نہیں۔ پھر آپ انہیں دور کریں تو یہ کام

مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۲﴾ وَ كَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ

مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۲﴾	وَ	كَذٰلِكَ	فَتَنَّا [1]	بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ
ناانصافی کرنے والوں سے	اور	اسی طرح	ہم نے آزمائش کی	ان کے بعض کی بعض کے ذریعے

انصاف سے بعید ہے ○ اور یونہی ہم نے ان میں بعض کی دوسروں کے ذریعے آزمائش کی

لِّیَقُوْلُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنْۢ بَیْنِنَا ؕ

لِّیَقُوْلُوْۤا	اَهٰۤؤُلَآءِ	مَنَّ	اللّٰهُ	عَلَیْهِمْ	مِّنْۢ بَیْنِنَا
تاکہ وہ کہیں	کیا یہ لوگ (ہیں)	احسان فرمایا	اللہ (نے)	ان کے اوپر	ہمارے درمیان میں سے

کہ یہ کہیں: کیا یہ لوگ ہیں جن پر ہمارے درمیان میں سے اللہ نے احسان کیا؟

[1] ...... ان آیات سے بہت سے مذہبی لوگوں اور خود امیروں کو بھی درس حاصل کرنا چاہئے کیونکہ ہمارے زمانے میں بھی یہ رجحان موجود ہے کہ امیر کی تعظیم کی جاتی اور غریب کو نگاہِ حقارت سے دیکھا جاتا ہے۔ غریب کی دل شکنی کی جاتی اور امیر کے آگے بچھا بچھا جاتا ہے، خود امیروں کی یہ تمنا ہوتی ہے کہ ہمیں ذراہٹ کر ڈِیل کیا جائے، ہمارے لئے اسپیشل وقت نکالا جائے، ہمارے آنے پر مولوی آدمی ساری مصروفیت چھوڑ کر پیچھے پیچھے پھرے۔ غریب آدمی پاس بیٹھ جائے تو امیر اپنے سٹیٹس کے خلاف سمجھتا ہے، اُسے غریب کے کپڑوں سے بُو آتی، غریب کا پاس بیٹھنا اُس کی طبیعت خراب کر دیتا اور غریب سے ہاتھ ملانا اُس امیر =

اہلِ ایمان کو سلام کرنے اور رحمتِ الٰہی کا خوبصورت بیان

اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِیْنَ ﴿٥٣﴾ وَ اِذَا جَآءَكَ

اَلَیْسَ	اللّٰهُ	بِاَعْلَمَ	بِالشّٰكِرِیْنَ ﴿٥٣﴾	وَ	اِذَا	جَآءَكَ
کیا نہیں ہے	اللہ	خوب جانتا	شکر کرنے والوں کو	اور	جب	آئیں تمہارے پاس

کیا اللہ شکر گزاروں کو خوب نہیں جانتا؟ ○ اور جب آپ کی بارگاہ میں

الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ كَتَبَ

الَّذِیْنَ	یُؤْمِنُوْنَ	بِاٰیٰتِنَا	فَقُلْ	سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ (1)	كَتَبَ
وہ لوگ جو	ایمان لاتے ہیں	ہماری آیتوں پر	تو تم کہو	تم پر سلام	لکھ دی

وہ لوگ حاضر ہوں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے فرماؤ: ”تم پر سلام“

رَبُّكُمْ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا

رَبُّكُمْ	عَلٰی نَفْسِهِ	الرَّحْمَةَ	اَنَّهٗ	مَنْ	عَمِلَ	مِنْكُمْ	سُوْٓءًۢا
تمہارے رب (نے)	اپنے ذمہ کرم پر	رحمت	کہ	جو	کرلے	تم میں سے	کوئی برائی

تمہارے رب نے اپنے ذمۂ کرم پر رحمت لازم کرلی ہے کہ تم میں سے جو کوئی نادانی سے کوئی برائی

بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ

بِجَهَالَةٍ	ثُمَّ	تَابَ	مِنْۢ بَعْدِهٖ	وَ	اَصْلَحَ	فَاَنَّهٗ	غَفُوْرٌ
نادانی سے	پھر	توبہ کرلے	اس کے بعد سے	اور	اصلاح کرلے	تو بیشک وہ	بخشنے والا

کرلے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور اپنی اصلاح کرلے تو بیشک اللہ بخشنے والا

آیات کو تفصیل کے ساتھ بیان کرنے کی ایک حکمت

رَّحِیْمٌ ﴿٥٤﴾ وَ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ وَ لِتَسْتَبِیْنَ

رَّحِیْمٌ ﴿٥٤﴾	وَ	كَذٰلِكَ	نُفَصِّلُ	الْاٰیٰتِ	وَ	لِتَسْتَبِیْنَ (2)
مہربان	اور	اسی طرح	ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں	آیتیں	اور	تاکہ واضح ہوجائے

مہربان ہے ○ اور اسی طرح ہم آیتوں کو مفصل بیان فرماتے ہیں اور اس لیے کہ مجرموں کا راستہ

═ کے ہاتھ پر جراثیم چڑھا دیتا ہے۔ الغرض یہ سب باتیں غرور و تکبر کی ہیں، ان سے بچنا لازم و ضروری ہے۔

1 ...... نیک مسلمانوں کا احترام اور ان کی تعظیم کرنی چاہئے اور ہر ایسی بات سے بچنا چاہئے جو ان کی ناراضی کا سبب بنے کیونکہ انہیں ناراض کرنا اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا سبب ہے۔ 2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو چاہئے کہ وہ فلاح و کامیابی کے راستے پر چلے اور وہاں تک پہنچے جہاں نیک لوگ پہنچے اور اس کا سب سے بہترین راستہ فوری طور پر اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ و استغفار کرنا اور آئندہ کے لئے نیک اعمال کرنا ہے۔

ع ۶
۱۲

شرکِ اور خواہش نفس کی پیروی سے ممانعت

سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۵۵﴾ ع قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ

سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۵۵﴾	قُلْ	اِنِّیْ	نُهِیْتُ	اَنْ	اَعْبُدَ
مجرموں کا راستہ	تم کہو	بیشک مجھے	منع کیا گیا ہے	کہ	میں عبادت کروں

واضح ہو جائے ○ تم فرماؤ: مجھے منع کیا گیا ہے کہ میں اس کی عبادت کروں

الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَتَّبِعُ

الَّذِیْنَ	تَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	قُلْ	لَاۤ اَتَّبِعُ
جن کی	تم عبادت کرتے ہو	اللہ کے علاوہ	تم کہو	میں پیروی نہیں کرتا

جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ تم فرماؤ، میں تمہاری خواہشوں پر

اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَاۤ اَنَا

اَهْوَآءَكُمْ	قَدْ	ضَلَلْتُ	اِذًا	وَّ	مَاۤ اَنَا
تمہاری خواہشات (کی)	تحقیق	میں بھٹک جاتا	اس وقت	اور	میں نہ (ہوتا)

نہیں چلتا۔ (اگر یوں ہوتا) تو میں بھٹک جاتا اور ہدایت یافتہ لوگوں

نزولِ عذاب کے مطالبے پر کفار کو جواب

مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ ﴿۵۶﴾ قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَ

مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ ﴿۵۶﴾	قُلْ	اِنِّیْ	عَلٰی بَیِّنَةٍ	مِّنْ رَّبِّیْ	وَ
ہدایت یافتہ لوگوں سے	تم کہو	بیشک میں	روشن دلیل پر (ہوں)	اپنے رب کی طرف سے	اور

سے نہ ہوتا ○ تم فرماؤ: میں تو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور

كَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ

كَذَّبْتُمْ	بِهٖ	مَا عِنْدِیْ (1)	مَا	تَسْتَعْجِلُوْنَ	بِهٖ
تم نے جھٹلایا ہے	اس کو	نہیں ہے میرے پاس	وہ (عذاب) جو	تم جلدی مچا رہے ہو	اس کی

تم نے اسے جھٹلایا ہے۔ جس (عذاب کے آنے) کی تم جلدی مچا رہے ہو وہ میرے پاس نہیں،

(1)...... کفار مذاق اڑانے کیلئے رسولِ کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا کرتے تھے کہ ہم پر جلدی عذاب نازل کرائیے، اس آیت میں انہیں جواب دیا گیا اور ظاہر کر دیا گیا کہ یہ سوال کرنا نہایت غلط ہے کیونکہ عذاب نازل کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کام ہے، کسی اور کا نہیں۔ ہاں اگر سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کیلئے دعا کر دیں تو بات جدا ہے جیسے نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا سے ہی قوم پر طوفان آیا تھا۔

اِنِ الۡحُكۡمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الۡحَقَّ وَهُوَ

اِنِ الۡحُكۡمُ	اِلَّا	لِلّٰهِ	يَقُصُّ	الۡحَقَّ	وَ	هُوَ
نہیں حکم	مگر	اللہ کا	وہ بیان فرماتا ہے	حق	اور	وہ

حکم صرف اللہ ہی کا ہے۔ وہ حق بیان فرماتا ہے اور وہ

خَيۡرُ الۡفٰصِلِيۡنَ ﴿۵۷﴾ قُلۡ لَّوۡ اَنَّ عِنۡدِىۡ مَا

خَيۡرُ الۡفٰصِلِيۡنَ ﴿۵۷﴾	قُلۡ	لَّوۡ	اَنَّ	عِنۡدِىۡ	مَا
سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا (ہے)	تم کہو	اگر	بیشک	میرے پاس (ہوتا)	وہ (عذاب) جو

سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ○ تم فرماؤ اگر وہ (عذاب) میرے پاس ہوتا

تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ بِهٖ لَقُضِىَ الۡاَمۡرُ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكُمۡ ؕ

تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ	بِهٖ	لَقُضِىَ	الۡاَمۡرُ	بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكُمۡ
تم جلدی مچارہے ہو	اس کی	(تو) ضرور پورا ہوجاتا	کام	میرے اور تمہارے درمیان

جس کی تم جلدی مچارہے ہو تو میرے اور تمہارے درمیان معاملہ ختم ہوچکا ہوتا

علمِ الٰہی کی وسعت

وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِالظّٰلِمِيۡنَ ﴿۵۸﴾ وَعِنۡدَهٗ مَفَاتِحُ الۡغَيۡبِ

وَ	اللّٰهُ	اَعۡلَمُ	بِالظّٰلِمِيۡنَ ﴿۵۸﴾	وَ	عِنۡدَهٗ	مَفَاتِحُ الۡغَيۡبِ
اور	اللہ	خوب جانتا ہے	ظلم کرنے والوں کو	اور	اس کے پاس (ہیں)	غیب کی چابیاں

اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے ○ اور غیب کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔

لَا يَعۡلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعۡلَمُ مَا فِى الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ ؕ وَ

لَا يَعۡلَمُهَاۤ	اِلَّا	هُوَ (1)	وَ	يَعۡلَمُ	مَا	فِى الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ	وَ
نہیں جانتا انہیں	مگر	وہ	اور	وہ جانتا ہے	جو کچھ	خشکی اور تری میں (ہے)	اور

ان کو صرف وہی جانتا ہے اور جو کچھ خشکی اور تری میں ہے وہ سب جانتا ہے اور

1 ...... غیب کی کنجیاں اللہ ہی کے پاس ہیں اُس کے سوا انہیں کوئی نہیں جانتا، اس خصوصیت کے یہ معنی ہیں کہ ابتداءً بغیر بتائے ان کی حقیقت دوسرے پر نہیں کھلتی۔ نیز یہ آیت کریمہ اس بات کے منافی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء عَلَيۡهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اور اولیاء رَحۡمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيۡهِم کو بعض چیزوں کا علم غیب عطا فرمایا ہے کیونکہ وہ بھی قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا بیان

مَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ

مَا تَسْقُطُ	مِنْ وَّرَقَةٍ	اِلَّا	يَعْلَمُهَا	وَ	لَا	حَبَّةٍ
نہیں گرتا	کوئی پتہ	مگر	وہ جانتا ہے اسے	اور	نہ	کوئی دانہ (ہے)

کوئی پتہ نہیں گرتا اور نہ ہی زمین کی تاریکیوں میں

فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا

فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ	وَ	لَا	رَطْبٍ	وَّ	لَا	يَابِسٍ	اِلَّا
زمین کی تاریکیوں میں	اور	نہیں	کوئی تر چیز	اور	نہ	کوئی خشک چیز	مگر

کوئی دانہ ہے مگر وہ ان سب کو جانتا ہے۔ اور کوئی تر چیز نہیں اور نہ ہی خشک چیز مگر

فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۹﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ

فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۹﴾	وَ	هُوَ	الَّذِيْ	يَتَوَفّٰىكُمْ	
(اس کا ذکر) ایک روشن کتاب میں (ہے)	اور	وہی (ہے)	جو	قبض کرلیتا ہے تمہیں (تمہاری روحوں کو)	

وہ ایک روشن کتاب میں ہے ○ اور وہی ہے جو رات کو تمہاری روحیں

بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ

بِالَّيْلِ	وَ	يَعْلَمُ	مَا	جَرَحْتُمْ	بِالنَّهَارِ	ثُمَّ	يَبْعَثُكُمْ (1)
رات میں	اور	جانتا ہے	جو	تم کماتے ہو	دن میں	پھر	وہ اٹھاتا ہے تمہیں

قبض کرلیتا ہے اور جو کچھ تم دن میں کماتے ہو اسے جانتا ہے پھر تمہیں دن کے وقت

فِيْهِ لِيُقْضٰۤى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ

فِيْهِ	لِيُقْضٰۤى	اَجَلٌ مُّسَمًّى	ثُمَّ	اِلَيْهِ	مَرْجِعُكُمْ	ثُمَّ
اس (دن) میں	تاکہ پوری ہوجائے	مقررہ مدت	پھر	اس کی طرف	تمہارا لوٹنا	پھر

اٹھاتا ہے تاکہ مقررہ مدت پوری ہوجائے پھر اسی کی طرف تمہارا لوٹنا ہے پھر

1 ...... یہاں آیت میں پہلے نیند مسلط کرنے اور اس کے بعد بیدار کرنے کا بیان ہوا، اس میں قیامت قائم ہونے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر واضح دلیل ہے کہ جو رب عَزَّوَجَلَّ اس چیز پر قادر ہے کہ روزمرہ سونے کے وقت ایک طرح کی موت تم پر وارِد کرتا ہے جس سے تمہارے حواس اور ان کے ظاہری افعال جیسے دیکھنا، سننا، بولنا، چلنا پھرنا اور پکڑنا وغیرہ سب معطل ہوجاتے ہیں اور اس کے بعد پھر بیداری کے وقت وہی رب عَزَّوَجَلَّ تمام اعضاء کو ان کے تصرفات عطا فرمادیتا ہے تو وہ رب عَزَّوَجَلَّ مخلوق کو ان کی حقیقی موت کے بعد زندگانی کے تصرفات عطا کرنے پر بھی قادر ہے۔

يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ

يُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٦٠﴾	وَ	هُوَ	الْقَاهِرُ	فَوْقَ عِبَادِهٖ
وہ خبر دے گا تمہیں	(اس) کی جو	تم عمل کرتے تھے	اور	وہ	غالب (ہے)	اپنے بندوں پر

وہ بتادے گا جو کچھ تم کرتے تھے ○ اور وہی اپنے بندوں پر غالب ہے

بندوں پر فرشتے مقرر ہیں

موت کے فرشتے تعمیلِ حکم میں کوتاہی نہیں کرتے

وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ

وَ	يُرْسِلُ	عَلَيْكُمْ	حَفَظَةً (1)	حَتّٰۤى	اِذَا	جَآءَ	اَحَدَكُمُ
اور	بھیجتا ہے	تمہارے اوپر	نگہبان	یہاں تک کہ	جب	آئے	تم میں سے کسی ایک (کو)

اور وہ تم پر نگہبان بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں کسی کو

الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿٦١﴾

الْمَوْتُ	تَوَفَّتْهُ	رُسُلُنَا (2)	وَ	هُمْ	لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿٦١﴾
موت	(تو) قبض کرتے ہیں اس (کی روح) کو	ہمارے فرشتے	اور	وہ	کوتاہی نہیں کرتے

موت آتی ہے تو ہمارے فرشتے اس کی روح قبض کرتے ہیں اور وہ کوئی کوتاہی نہیں کرتے ○

قیامت کی حاضری اور حساب

ثُمَّ رُدُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ قف

ثُمَّ	رُدُّوْۤا	اِلَى اللّٰهِ	مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ	اَلَا	لَهُ الْحُكْمُ
پھر	انہیں لوٹایا جائے گا	اللہ کی طرف	(جو) ان کا حقیقی مالک (ہے)	سن لو	اسی کا حکم (ہے)

پھر انہیں اللہ کی طرف لوٹایا جائے گا جو ان کا مالک حقیقی ہے۔ سن لو، اسی کا حکم ہے

آفات میں مبتلا ہونے اور ان سے نجات پانے پر کفار کا حال

وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ﴿٦٢﴾ قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ

وَ	هُوَ	اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ﴿٦٢﴾	قُلْ	مَنْ	يُّنَجِّيْكُمْ
اور	وہ	سب سے جلد حساب کرنے والا (ہے)	تم کہو	کون	نجات دیتا ہے تمہیں

اور وہ سب سے جلد حساب کرنے والا ہے ○ تم فرماؤ، وہ کون ہے جو تمہیں

1..... ان سے مراد وہ فرشتے ہیں جو بنی آدم کی نیکیاں اور گناہ لکھتے ہیں، انہیں کراماً کاتبین کہتے ہیں۔ ہر عمل لکھا جاتا ہے اور روزِ قیامت وہ نامہ اعمال تمام مخلوق کے سامنے پڑھا جائے گا تو اس وقت گناہ بہت رسوائی کا سبب ہوں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس رسوائی سے پناہ دے، اٰمین۔

2..... اِن فرشتوں سے مراد یا تو تنہا حضرت ملک الموت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں، اس صورت میں جمع کا لفظ ''رُسُل'' تعظیم کے لئے ہے یا ان سے حضرت ملک الموت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور وہ فرشتے مراد ہیں جو ان کے مددگار ہیں۔

مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَةً ۚ

مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ	تَدْعُوْنَهٗ (1)	تَضَرُّعًا	وَّ	خُفْیَةً
خشکی اور سمندر کی تاریکیوں (ہولناکیوں) سے	تم پکارتے ہو اسے	گڑگڑاتے ہوئے	اور	پوشیدہ (طور پر)

خشکی اور سمندر کی ہولناکیوں سے نجات دیتا ہے؟ تم اسے گڑگڑا کر اور پوشیدہ طور پر پکارتے ہو

لَىٕنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ

لَىٕنْ	اَنْجٰىنَا	مِنْ هٰذِهٖ	لَنَكُوْنَنَّ
(اور کہتے ہو) ضرور اگر	اس نے نجات دیدی ہمیں	اس سے	(تو) ضرور ہم ہو جائیں گے

(اور تم کہتے ہو کہ) اگر وہ ہمیں اس سے نجات دیدے تو ہم ضرور شکر گزاروں میں سے

مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ۝٦٣ قُلِ اللّٰهُ یُنَجِّیْكُمْ مِّنْهَا وَ

مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ۝٦٣	قُلِ	اللّٰهُ	یُنَجِّیْكُمْ	مِّنْهَا	وَ
شکر کرنے والوں سے	تم کہو	اللہ	تمہیں نجات دیتا ہے	ان (ہولناکیوں) سے	اور

ہو جائیں گے ۝ تم فرماؤ، اللہ تمہیں ان ہولناکیوں سے اور

مِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝٦٤ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰۤى اَنْ

مِنْ كُلِّ كَرْبٍ	ثُمَّ	اَنْتُمْ	تُشْرِكُوْنَ ۝٦٤	قُلْ	هُوَ	الْقَادِرُ	عَلٰۤى	اَنْ
ہر بے چینی سے	پھر	تم	شریک ٹھہراتے ہو	تم کہو	وہ	قادر (ہے)	(اس) پر	کہ

ہر بے چینی سے نجات دیتا ہے پھر بھی تم شرک کرتے ہو ۝ تم فرماؤ وہی اس پر قادر ہے کہ

عذابِ الٰہی کی متعدد صورتیں

یَّبْعَثَ عَلَیْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ

یَّبْعَثَ	عَلَیْكُمْ	عَذَابًا	مِّنْ فَوْقِكُمْ	اَوْ	مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ	اَوْ
بھیج دے	تم پر	عذاب	تمہارے اوپر سے	یا	تمہارے قدموں کے نیچے سے	یا

تم پر تمہارے اوپر سے یا تمہارے قدموں کے نیچے سے عذاب بھیجے یا

1 ...... ان آیات میں کفار کو ان کے شرک پر تنبیہ کی گئی ہے کیونکہ خشکی اور تری کے سفروں میں جب وہ مبتلائے آفات ہو کر پریشان ہوتے ہیں اور انہیں ایسی شدتوں اور ہولناکیوں سے واسطہ پڑتا ہے جن سے دل کانپ جاتے ہیں اور خطرات قلوب کو مضطرب اور بے چین کر دیتے ہیں اس وقت بت پرست بھی بتوں کو بھول جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی سے دُعا کرتا ہے اور اُسی کی جناب میں تضرع وزاری کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس مصیبت سے اگر تو نے نجات دی تو میں شکر گزار ہوں گا اور تیرا حقِ نعمت بجالاؤں گا لیکن ہوتا یہ ہے کہ نجات ملنے کے بعد شکر گزاری کی بجائے وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے شریک ٹھہرا کر بڑی ناشکری کرتے ہیں۔

يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ

يَلْبِسَكُمْ(1)	شِيَعًا	وَّ	يُذِيْقَ	بَعْضَكُمْ
آپس میں لڑادے تمہیں	مختلف گروہوں (کی صورت میں)	اور	مزہ چکھادے	تمہارے بعض (کو)

مختلف گروہ بنا کر آپس میں لڑادے اور تمہارے ایک کو

بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ

بَاْسَ بَعْضٍ	اُنْظُرْ	كَيْفَ	نُصَرِّفُ	الْاٰيٰتِ	لَعَلَّهُمْ
بعض کی سختی، لڑائی (کا)	تم دیکھو	کیسے	ہم بار بار بیان کرتے ہیں	آیتیں	تاکہ وہ

دوسرے کی لڑائی کا مزہ چکھادے۔ دیکھو ہم کس طرح بار بار آیتیں بیان کرتے ہیں تاکہ

يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ

يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾	وَ	كَذَّبَ	بِهٖ	قَوْمُكَ	وَ	هُوَ
سمجھ جائیں	اور	جھٹلایا	اس (قرآن یا نزولِ عذاب) کو	تمہاری قوم (نے)	اور (حالانکہ)	وہ

وہ لوگ سمجھ جائیں ○ اور تمہاری قوم نے اس کو جھٹلایا حالانکہ یہی

الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۶۶﴾ لِكُلِّ نَبَاٍ

الْحَقُّ	قُلْ	لَّسْتُ	عَلَيْكُمْ	بِوَكِيْلٍ ﴿۶۶﴾	لِكُلِّ نَبَاٍ
حق (ہے)	تم کہو	میں نہیں ہوں	تمہارے اوپر	نگہبان	ہر خبر کے لئے

حق ہے۔ تم فرماؤ، میں تم پر نگہبان نہیں ہوں ○ ہر خبر کے لئے

مُّسْتَقَرٌّ ؗ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ

مُّسْتَقَرٌّ(2)	وَّ	سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۷﴾	وَ	اِذَا	رَاَيْتَ	الَّذِيْنَ
ایک مقررہ وقت (ہے)	اور	عنقریب تم جان جاؤ گے	اور	جب	تم دیکھو	ان لوگوں کو جو

ایک وقت مقرر ہے اور عنقریب تم جان جاؤ گے ○ اور اے سننے والے! جب تو انہیں دیکھے جو

1 ...... اللہ تعالیٰ کی سنت جاریہ ہے کہ وہ اپنی نافرمانی کرنے کی سزا میں لوگوں کو آپس میں لڑوا کر انہیں اپنے عذاب کا مزہ چکھاتا ہے جیسے ہمارے زمانے میں اس کی مثالیں پائی جارہی ہیں۔

2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کافروں اور گناہگاروں کے لئے عذاب کی جو خبریں دی ہیں ان کا اپنے وقت پر واقع ہونا یقینی ہے، یہ اعلان سننے کے بعد بھی کفر پر اڑے رہنا اور گناہوں میں مشغول رہنا حد درجہ کی حماقت ہے۔

یَخُوْضُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى یَخُوْضُوْا

یَخُوْضُوْنَ	فِیْۤ اٰیٰتِنَا	فَاَعْرِضْ (1)	عَنْهُمْ	حَتّٰى	یَخُوْضُوْا
بیہودہ گفتگو کرتے ہیں	ہماری آیتوں میں	تو منہ پھیر لو	ان سے	یہاں تک کہ	وہ مشغول ہو جائیں

ہماری آیتوں میں بیہودہ گفتگو کرتے ہیں تو ان سے منہ پھیر لے جب تک وہ کسی اور بات میں

فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖ ؕ وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى

فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖ	وَ	اِمَّا	یُنْسِیَنَّكَ	الشَّیْطٰنُ	فَلَا تَقْعُدْ	بَعْدَ الذِّكْرٰى
اس کے علاوہ کسی بات میں	اور	اگر	بھلا دے تجھے	شیطان	تو تو نہ بیٹھ	یاد آنے کے بعد

مشغول نہ ہو جائیں اور اگر شیطان تمہیں بھلا دے تو یاد آنے کے بعد

مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿٦٨﴾ وَ مَا عَلَى الَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ

مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿٦٨﴾	وَ	مَا	عَلَى الَّذِیْنَ	یَتَّقُوْنَ	مِنْ حِسَابِهِمْ
ظلم کرنے والی قوم کے ساتھ	اور	نہیں	ان لوگوں پر جو	ڈرتے ہیں	ان (گمراہوں) کے حساب سے

ظالموں کے پاس نہ بیٹھ ○ اور پرہیز گاروں پر گمراہوں کے حساب سے

مِّنْ شَیْءٍ وَّ لٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَ ذَرِ

مِّنْ شَیْءٍ	وَّ	لٰكِنْ	ذِكْرٰى	لَعَلَّهُمْ	یَتَّقُوْنَ ﴿٦٩﴾	وَ	ذَرِ
کوئی چیز	اور	لیکن	نصیحت کرنا	تاکہ وہ	بچیں	اور	چھوڑ دو

کچھ نہیں لیکن نصیحت کرنا ہے تاکہ وہ بچیں ○ اور ان لوگوں کو چھوڑ دو

الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَهُمْ لَعِبًا وَّ لَهْوًا وَّ

الَّذِیْنَ	اتَّخَذُوْا	دِیْنَهُمْ	لَعِبًا	وَّ	لَهْوًا	وَّ
ان لوگوں کو جنھوں نے	بنا لیا	اپنا دین	کھیل	اور	تماشا	اور

جنہوں نے اپنا دین ہنسی مذاق اور کھیل بنا لیا اور

گمراہوں کو نصیحت کرنے کی تاکید

دین کا مذاق اڑانے والوں کے ساتھ تعلقات کی ممانعت

1 ...... اِس آیت مبارکہ میں کافروں، بے دینوں کی صحبت میں بیٹھنے سے منع کیا گیا اور فرمایا کہ ان کے پاس نہ بیٹھو اور اگر بھول کر بیٹھ جاؤ تو یاد آنے پر اٹھ جاؤ۔ اس سے معلوم ہوا کہ کفار اور بے دینوں کے مذہبی جلسوں میں جانا، شرکت کرنا جائز نہیں، البتہ وہ علماء جو ان بد مذہبوں کا رد کرنے کیلئے جاتے ہیں وہ اِس حکم میں داخل نہیں۔

قرآن کے ذریعے نصیحت کرنے کا حکم

قیامت میں کفار کی سفارش و عذاب کا بیان

غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ ذَكِّرْ بِهٖۤ اَنْ

غَرَّتْهُمُ (1)	الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا	وَ	ذَكِّرْ	بِهٖۤ	اَنْ
دھوکے میں ڈال دیا انہیں	دنیا کی زندگی (نے)	اور	نصیحت کرو	اس (قرآن) کے ذریعے	تاکہ

جنہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا اور قرآن کے ذریعے نصیحت کرو تاکہ

تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ

تُبْسَلَ	نَفْسٌ	بِمَا	كَسَبَتْ	لَيْسَ
ہلاکت کے سپرد (نہ) کر دی جائے	کوئی جان	(اس کے) سبب جو	اس نے کمایا	نہیں ہوگا

کوئی جان اپنے اعمال کی وجہ سے ہلاکت کے سپرد نہ کر دی جائے، اللہ کے سوا

لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّ لَا شَفِيْعٌ ۚ وَ اِنْ

لَهَا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَلِيٌّ	وَّ	لَا	شَفِيْعٌ	وَ	اِنْ
اس کا	اللہ کے سوا	کوئی مددگار	اور	نہ	کوئی سفارشی	اور	اگر

نہ اس کا کوئی مددگار ہوگا اور نہ ہی سفارشی اور اگر

تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

تَعْدِلْ	كُلَّ عَدْلٍ	لَّا يُؤْخَذْ	مِنْهَا	اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ
وہ بدلے میں دیدے	ہر معاوضہ	(تو) نہیں لیا جائے گا	اس سے	یہ	وہ لوگ ہیں جو

وہ اپنے بدلے میں سارے معاوضے دیدے تو اس سے نہ لیے جائیں گے۔ یہی وہ لوگ ہیں

اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ

اُبْسِلُوْا	بِمَا	كَسَبُوْا	لَهُمْ	شَرَابٌ
انہیں ہلاکت کے سپرد کر دیا گیا	(اس کے) سبب جو	انہوں نے کمایا	ان کے لئے	مشروب

جنہیں ان کے اعمال کی وجہ سے ہلاکت کے سپرد کر دیا گیا۔ ان کے لئے ان کے کفر کے سبب

(1)...... دنیاوی زندگی کا دھوکا یہ ہے کہ دل پر دنیا کی محبت غالب آجائے اور دنیاوی زندگی پر مطمئن ہو کر بندہ اپنی آخرت سے غافل ہو جائے۔ کفار اس دھوکے میں بری طرح مبتلا ہیں اور فی زمانہ کئی ایک مسلمان بھی اسی کا شکار نظر آرہے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت اور اپنی آخرت بہتر بنانے کی طرف بھرپور توجہ اور کوشش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حق اور باطل کی دعوت دینے والوں کی ایک مثال

ع ۸ ۱۴

مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝۷۰ ع قُلْ

مِّنْ حَمِيْمٍ	وَّ	عَذَابٌ اَلِيْمٌۢ	بِمَا	كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝۷۰	قُلْ
کھولتے ہوئے پانی کا	اور	دردناک عذاب	(اس کے) سبب جو	وہ کفر کرتے تھے	تم کہو

کھولتے ہوئے پانی کا مشروب اور دردناک عذاب ہے ۝ تم فرماؤ

اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَ

اَنَدْعُوْا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مَا	لَا يَنْفَعُنَا	وَ
کیا ہم عبادت کریں	اللہ کے سوا	(اس کی) جو	ہمیں نفع نہیں دے سکتا	اور

کیا ہم اللہ کے سوا اس کی عبادت کریں جو نہ ہمیں نفع دے سکتا ہے اور

لَا يَضُرُّنَا وَ نُرَدُّ عَلٰۤى اَعْقَابِنَا بَعْدَ

لَا يَضُرُّنَا	وَ	نُرَدُّ (1)	عَلٰۤى اَعْقَابِنَا	بَعْدَ
ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتا	اور	ہم پھیر دیئے جائیں	اپنی ایڑیوں پر (الٹے پاؤں)	(اس کے) بعد

نہ ہمیں نقصان پہنچا سکتا ہے؟ اور کیا اس کے بعد ہم الٹے پاؤں پھر جائیں

اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ

اِذْ	هَدٰىنَا	اللّٰهُ	كَالَّذِى	اسْتَهْوَتْهُ	الشَّيٰطِيْنُ
جب	ہمیں ہدایت دی	اللہ (نے)	(اس) کی طرح جسے	راستہ بھلا دیا اسے	شیطانوں (نے)

جب کہ ہمیں اللہ نے ہدایت دی ہے اس شخص کی طرح (الٹے پاؤں پھر جائیں) جسے شیطانوں نے

فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۪ لَهٗۤ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗۤ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ؕ

فِى الْاَرْضِ	حَيْرَانَ	لَهٗۤ	اَصْحٰبٌ	يَّدْعُوْنَهٗۤ	اِلَى الْهُدَى	ائْتِنَا
زمین میں	(وہ) حیران (ہے)	اس کے	کچھ ساتھی	بلارہے ہیں اسے	راستے کی طرف	ہمارے پاس آؤ

زمین میں راستہ بھلا دیا ہو وہ حیران ہے، اس کے ساتھی اسے راستے کی طرف بلا رہے ہیں کہ ادھر آؤ۔

(1)......اس آیت میں حق اور باطل کی دعوت دینے والوں کی ایک مثال بیان فرمائی گئی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ دورانِ سفر ایک شخص کو شیطانوں نے منزلِ مقصود تک پہنچانے والے راستے سے بہکا کر راہِ ہلاکت پر چلا دیا، اس کے ساتھی اسے راہِ راست کی طرف بلانے لگے اور وہ حیران کھڑا سوچ رہا ہے کہ کدھر جائے۔ اب اگر وہ شیطانوں کے بتائے ہوئے راستے پر چل پڑا تو ہلاک ہو جائے گا اور اگر اس نے ساتھیوں کا کہا مانا تو سلامت رہے گا اور منزل پر بھی پہنچ جائے گا۔ یہی حال اس شخص کا ہے جو اسلام کے طریقے سے بہک کر شیطان کے راستے پر چل پڑا ہے اور مسلمان اسے راہِ راست کی طرف بلا رہے ہیں، اب اگر یہ مسلمانوں=

قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰىؕ وَ اُمِرْنَا لِنُسْلِمَ

قُلْ	اِنَّ	هُدَى اللّٰهِ	هُوَ	الْهُدٰى	وَ	اُمِرْنَا	لِنُسْلِمَ
تم کہو	بیشک	اللہ کی ہدایت	وہ	ہدایت (ہے)	اور	ہمیں حکم دیا گیا ہے	کہ ہم گردن جھکا دیں

تم فرماؤ کہ اللہ کی ہدایت ہی ہدایت ہے اور ہمیں حکم ہے کہ ہم اس کے لیے گردن رکھ دیں

نماز و تقویٰ کا حکم

لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۷۱﴾ وَ اَنْ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّقُوْهُؕ

لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۷۱﴾	وَ	اَنْ	اَقِیْمُوا (1)	الصَّلٰوةَ	وَ	اتَّقُوْهُ
تمام جہانوں کو پالنے والے کے لئے	اور	یہ کہ	تم قائم کرو	نماز	اور	ڈرو اس سے

جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے ○ اور یہ کہ نماز قائم رکھو اور اس سے ڈرو

اللہ تعالیٰ کی شانِ تخلیق کا بیان

وَ هُوَ الَّذِیْۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَ هُوَ الَّذِیْ

وَ	هُوَ	الَّذِیْۤ اِلَیْهِ	تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۲﴾	وَ	هُوَ	الَّذِیْ
اور	وہی (ہے)	جس کی طرف	تمہیں اٹھایا جائے گا	اور	وہی (ہے)	جس نے

اور وہی ہے جس کی طرف تمہیں اٹھایا جائے گا ○ اور وہی ہے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّؕ وَ یَوْمَ یَقُوْلُ

خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	بِالْحَقِّ	وَ	یَوْمَ	یَقُوْلُ
پیدا کئے	آسمان	اور	زمین	حق کے ساتھ	اور	(جس) دن	وہ فرمائے گا

جس نے حق کے ساتھ آسمان و زمین بنائے اور جس دن فنا کی ہوئی ہر چیز کو وہ فرمائے گا:

كُنْ فَیَكُوْنُ۬ؕ قَوْلُهُ الْحَقُّؕ وَ لَهُ الْمُلْكُ یَوْمَ

كُنْ	فَیَكُوْنُ	قَوْلُهُ	الْحَقُّ	وَ	لَهُ	الْمُلْكُ	یَوْمَ
ہو جا	تو وہ ہو جائے گی	اس کی بات	حق، سچی (ہے)	اور	اس کی	سلطنت (ہے)	(جس) دن

"ہو جا" تو وہ فوراً ہو جائے گی۔ اس کی بات سچی ہے جس دن صور میں پھونکا جائے گا

==کی بات مان لے گا تو نجات پائے گا ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔

1 ...... نماز قائم کرنے سے مراد یہ ہے کہ نماز کے ظاہری اور باطنی حقوق ادا کرتے ہوئے نماز پڑھی جائے۔ نماز کے ظاہری حقوق یہ ہیں کہ ہمیشہ، ٹھیک وقت پر پابندی کے ساتھ نماز پڑھی جائے اور نماز کے فرائض، سنن اور مستحبات کا خیال رکھا جائے اور تمام مفسدات و مکروہات سے بچا جائے جبکہ باطنی حقوق یہ ہیں کہ آدمی دل کو غیرُ اللہ کے خیال سے فارغ کر کے ظاہر و باطن کے ساتھ بارگاہِ حق میں متوجہ ہو اور بارگاہِ الٰہی میں عرض و نیاز اور مناجات میں محو ہو جائے۔

يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝۷۳

يُنْفَخُ	فِي الصُّوْرِ	عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ	وَ	هُوَ	الْحَكِيْمُ	الْخَبِيْرُ ۝۷۳
پھونکا جائے گا	صور میں	ہر چھپے اور ظاہر کو جاننے والا	اور	وہ	حکمت والا	خبر دار

اس دن اسی کی سلطنت ہے (وہ) ہر چھپے اور ظاہر کو جاننے والا ہے اور وہی حکمت والا، خبر دار ہے ○

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا آزر سے مکالمہ

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ

وَ	اِذْ	قَالَ	اِبْرٰهِيْمُ	لِاَبِيْهِ اٰزَرَ (1)	اَتَتَّخِذُ	اَصْنَامًا	اٰلِهَةً
اور	جب	کہا	ابراہیم (نے)	اپنے (عرفی) باپ آزر سے	کیا تو بناتا ہے	بتوں (کو)	معبود

اور یاد کرو جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے فرمایا، کیا تم بتوں کو (اپنا) معبود بناتے ہو۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے عظیم مشاہدات کا بیان

اِنِّيْۤ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۷۴ وَكَذٰلِكَ

اِنِّيْۤ	اَرٰىكَ	وَ	قَوْمَكَ	فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۷۴	وَ	كَذٰلِكَ
بیشک میں	دیکھ رہا ہوں تجھے	اور	تیری قوم (کو)	کھلی گمراہی میں	اور	اسی طرح

بیشک میں تمہیں اور تمہاری قوم کو کھلی گمراہی میں دیکھ رہا ہوں ○ اور اسی طرح

نُرِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ

نُرِيْۤ	اِبْرٰهِيْمَ	مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	لِيَكُوْنَ
ہم دکھاتے ہیں	ابراہیم (کو)	آسمانوں اور زمین کی بادشاہی	اور	تاکہ وہ ہو جائے

ہم ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی عظیم سلطنت دکھاتے ہیں اور اس لیے کہ

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے توحید پر دلائل

مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝۷۵ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ

مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝۷۵	فَلَمَّا	جَنَّ	عَلَيْهِ	الَّيْلُ
(آنکھوں سے دیکھ کر) یقین کرنے والوں سے	پھر جب	اندھیرا کر دیا	اس پر	رات (نے)

وہ عین الیقین والوں میں سے ہو جائے ○ پھر جب ان پر رات کا اندھیرا چھایا

(1)...... یہاں آیت میں آزر کیلئے ”اَبْ“ کا لفظ ذکر کیا گیا ہے۔ اس کا لغوی معنی ہے ”باپ“ لیکن عرف میں ”چچا“ کیلئے بھی بکثرت استعمال ہوتا ہے اور یہاں اس سے مراد چچا ہے، جیسا کہ القاموس المحیط ج ۱، ص 491 پر مذکور ہے کہ آزر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے چچا کا نام ہے۔ اور امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ”مَسَالِكُ الْحُنَفَاء“ میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ نیز چچا کو باپ کہنا تمام ممالک میں معمول ہے بالخصوص عرب میں اور قرآن و حدیث میں بھی چچا کو باپ کہنے کی مثالیں موجود ہیں۔

رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّیْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ

رَاٰ[1]	كَوْكَبًا	قَالَ	هٰذَا رَبِّیْ	فَلَمَّاۤ	اَفَلَ	قَالَ
(تو) اس نے دیکھا	ایک ستارہ	فرمایا	(کیا) یہ میرا رب (ہے؟)	پھر جب	وہ ڈوب گیا	فرمایا

تو ایک تارا دیکھا، فرمایا: کیا اسے میرا رب ٹھہراتے ہو؟ پھر جب وہ ڈوب گیا تو فرمایا:

لَاۤ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ ﴿۷۶﴾ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ

لَاۤ اُحِبُّ	الْاٰفِلِیْنَ ﴿۷۶﴾	فَلَمَّا	رَاَ الْقَمَرَ	بَازِغًا	قَالَ
میں پسند نہیں کرتا	ڈوبنے والوں (کو)	پھر جب	اس نے دیکھا چاند	چمکتا	فرمایا

میں ڈوبنے والوں کو پسند نہیں کرتا ○ پھر جب چاند چمکتا دیکھا تو فرمایا:

هٰذَا رَبِّیْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَىِٕنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ رَبِّیْ

هٰذَا رَبِّیْ	فَلَمَّاۤ	اَفَلَ	قَالَ	لَىِٕنْ	لَّمْ یَهْدِنِیْ	رَبِّیْ
(کیا) یہ میرا رب (ہے؟)	پھر جب	وہ ڈوب گیا	کہا	ضرور اگر	مجھے ہدایت نہ دیتا	میرا رب

کیا اسے میرا رب کہتے ہو؟ پھر جب وہ ڈوب گیا تو فرمایا: اگر مجھے میرے رب نے ہدایت نہ دی ہوتی

لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ ﴿۷۷﴾ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً

لَاَكُوْنَنَّ	مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ ﴿۷۷﴾	فَلَمَّا	رَاَ الشَّمْسَ	بَازِغَةً
ضرور میں ہوجاتا	گمراہ ہونے والی قوم سے	پھر جب	اس نے دیکھا سورج	چمکتا

تو میں بھی گمراہ لوگوں میں سے ہوتا ○ پھر جب سورج کو چمکتا دیکھا تو

قَالَ هٰذَا رَبِّیْ هٰذَاۤ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَتْ قَالَ

قَالَ	هٰذَا رَبِّیْ	هٰذَاۤ اَكْبَرُ	فَلَمَّاۤ	اَفَلَتْ	قَالَ
فرمایا	(کیا) یہ میرا رب (ہے؟)	یہ (ان) سب سے بڑا (ہے)	پھر جب	وہ ڈوب گیا	فرمایا

فرمایا: کیا اسے میرا رب کہتے ہو؟ یہ تو ان سب سے بڑا ہے پھر جب وہ ڈوب گیا تو فرمایا:

1 ...... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانے میں لوگ بتوں، ستاروں، چاند اور سورج کی پوجا کرتے تھے، چنانچہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بہت عمدہ انداز میں ان چیزوں کے خدا ہونے کا رد کیا کہ جو چیزیں تغیر پذیر ہیں کہ ظاہر ہوتی اور ڈوب جاتی ہیں وہ خدا نہیں ہوسکتیں۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اپنے عقیدے اور دینِ حق کا اعلان

یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٨﴾ اِنِّیْ

یٰقَوْمِ	اِنِّیْ	بَرِیْٓءٌ	مِّمَّا	تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٨﴾	اِنِّیْ
اے میری قوم	بیشک میں	بیزار (ہوں)	(ان) سے جو	تم شریک ٹھہراتے ہو	بیشک میں (نے)

اے میری قوم! میں ان چیزوں سے بیزار ہوں جنہیں تم (اللہ کا) شریک ٹھہراتے ہو ○ میں نے

وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

وَجَّهْتُ	وَجْهِیَ	لِلَّذِیْ	فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
متوجہ کرلیا	اپنا چہرہ	(اس ذات) کی طرف جس نے	آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا

ہر باطل سے جدا ہو کر اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان اور زمین

اعلانِ حق پر قوم کا جھگڑنا اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

حَنِیْفًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿٧٩﴾ج وَحَآجَّهٗ

حَنِیْفًا[1]	وَّ	مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿٧٩﴾	وَ	حَآجَّهٗ
ہر باطل سے جدا (ہو کر)	اور	میں مشرکوں میں سے نہیں (ہوں)	اور	جھگڑا کرنے لگی اس سے

بنائے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں ○ اور ان کی قوم ان سے

قَوْمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ فِی اللّٰهِ وَقَدْ

قَوْمُهٗ	قَالَ	اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ	فِی اللّٰهِ	وَ	قَدْ
اس کی قوم	فرمایا	کیا تم جھگڑتے ہو مجھ سے	اللہ کے بارے میں	اور (حالانکہ)	بیشک

جھگڑنے لگی (ابراہیم نے) فرمایا: کیا تم اللہ کے بارے میں مجھ سے جھگڑتے ہو حالانکہ

کفار کے بتائے ہوئے شریکوں سے بے خوفی کا اعلان

هَدٰىنِ ؕ وَلَاۤ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ

هَدٰىنِ	وَ	لَاۤ اَخَافُ[2]	مَا	تُشْرِكُوْنَ
اس نے ہدایت دے دی مجھے	اور	میں نہیں ڈرتا	(ان سے) جن کو	تم شریک ٹھہراتے ہو

وہ تو مجھے ہدایت عطا فرما چکا اور مجھے ان کا (کوئی) ڈر نہیں جنہیں تم شریک بتاتے ہو

1 ...... اس آیت میں بیان ہوا کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے خود کو حنیف فرمایا۔ حنیف کے معنی ہیں "تمام جھوٹے دینوں سے صاف اور ہر باطل سے جدا۔ اس سے معلوم ہوا کہ دینِ حق کا قیام واستحکام جب ہی ہو سکتا ہے جب کہ تمام باطل دینوں سے بیزاری اور دینِ حق پر پختگی ہو۔ دین کے معاملے میں پلپلے پن کا مظاہرہ کرنے، سب کو اپنی اپنی جگہ درست ماننے اور سب مذاہب میں اتفاق اور اتحاد پیدا کرنے کی کوششیں کرنے سے دینِ حق کا استحکام ممکن نہیں۔

2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دل میں مخلوق کی ایسی ہیبت نہیں آسکتی جو انہیں فرائض کی ادائیگی سے روک دے۔

بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ رَبِّیْ شَیْــٴًـاؕ وَسِعَ رَبِّیْ

بِهٖۤ	اِلَّاۤ	اَنْ	یَّشَآءَ	رَبِّیْ	شَیْــٴًـا	وَسِعَ	رَبِّیْ
اس(اللہ)کا	البتہ	یہ کہ	چاہے	میرا رب	کوئی چیز	گھیرا ہوا ہے	میرے رب(نے)

البتہ یہ کہ میرا رب کوئی بات چاہے۔ میرے رب کا علم

كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًاؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَكَیْفَ اَخَافُ

كُلَّ شَیْءٍ	عِلْمًا	اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۰﴾	وَ	كَیْفَ	اَخَافُ[1]
ہر چیز(کو)	علم(سے)	تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے	اور	کیسے	میں ڈروں

ہر چیز کو محیط ہے تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے؟○ اور میں تمہارے شریکوں سے

مَاۤ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ

مَاۤ	اَشْرَكْتُمْ	وَ	لَا تَخَافُوْنَ	اَنَّكُمْ
(ان سے)جنہیں	تم شریک ٹھہراتے ہو	اور	تم نہیں ڈرتے	(اس سے)کہ تم(نے)

کیوں ڈروں؟ اور تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ

اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ عَلَیْكُمْ سُلْطٰنًاؕ

اَشْرَكْتُمْ	بِاللّٰهِ	مَا	لَمْ یُنَزِّلْ	بِهٖ	عَلَیْكُمْ	سُلْطٰنًا
شریک ٹھہرایا	اللہ کا	(اسے)جو	اللہ نے نہیں اتاری	اس کی	تمہارے اوپر	کوئی دلیل

تم نے اللہ کا شریک اس کو ٹھہرایا جس کی کوئی دلیل اللہ نے تم پر نہیں اتاری

فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَۘ ﴿۸۱﴾ اَلَّذِیْنَ

فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ	اَحَقُّ بِالْاَمْنِ	اِنْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۱﴾	اَلَّذِیْنَ
تو دو گروہوں میں کون	امان کا زیادہ حق دار(ہے)	اگر	تم جانتے ہو	وہ لوگ جو

تو دونوں گروہوں میں امان کا زیادہ حقدار کون ہے؟ اگر تم جانتے ہو○ وہ جو

امان کا زیادہ حقدار کون ہے؟

وقف لازم

[1]...... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مزید فرمایا کہ ”میں تمہارے شریکوں سے کیوں ڈروں جو بے جان، جمادات اور بالکل عاجز و بے بس ہیں اور مجھے ڈرانے کی بجائے تو تمہیں ڈرنا چاہئے کیونکہ تم نے ان بتوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شریک ٹھہرایا جن کے شریک ہونے کی تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں۔ اس بات کو سامنے رکھ کر غور کرو کہ امن کا مستحق کون ہے وہ مومن جس کے پاس اپنے عقیدے کی حقانیت کے دلائل ہیں یا وہ مشرک امن کا مستحق ہے جس کے پاس اس کے عقیدے کی کوئی معقول و قابلِ قبول دلیل نہیں ہے۔

اٰمَنُوْا وَ لَمْ یَلْبِسُوْۤا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓىٕكَ

اٰمَنُوْا	وَ	لَمْ یَلْبِسُوْۤا	اِیْمَانَهُمْ	بِظُلْمٍ	اُولٰٓىٕكَ
ایمان لائے	اور	انہوں نے نہیں ملایا	اپنے ایمان (کو)	ظلم (شرک) کے ساتھ	یہ لوگ

ایمان لائے اور اپنے ایمان میں شرک کو نہ ملایا تو

لَهُمُ الْاَمْنُ وَ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع وَ تِلْكَ حُجَّتُنَاۤ

لَهُمُ	الْاَمْنُ	وَ	هُمْ	مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾	وَ	تِلْكَ	حُجَّتُنَاۤ[1]
ان کے لئے	امان (ہے)	اور	وہ	ہدایت یافتہ ہیں	اور	یہ	ہماری مضبوط دلیل (ہے)

انہی کے لیے امان ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں ○ اور یہ ہماری مضبوط دلیل ہے

ع ۱۵/۲ ۹

حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عظمت و شان

اٰتَیْنٰهَاۤ اِبْرٰهِیْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ

اٰتَیْنٰهَاۤ	اِبْرٰهِیْمَ	عَلٰى قَوْمِهٖ	نَرْفَعُ	دَرَجٰتٍ
ہم نے عطا کی یہ	ابراہیم (کو)	اس کی قوم پر (کے مقابلے میں)	ہم بلند کر دیتے ہیں	درجات

جو ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم کے مقابلے میں عطا فرمائی۔ ہم جس کے چاہتے ہیں

مَنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ﴿۸۳﴾ وَ وَهَبْنَا

مَنْ	نَّشَآءُ	اِنَّ	رَبَّكَ	حَكِیْمٌ	عَلِیْمٌ ﴿۸۳﴾	وَ	وَهَبْنَا
جس کے	ہم چاہتے ہیں	بیشک	تمہارا رب	حکمت والا	علم والا	اور	ہم نے عطا کئے

درجات بلند کر دیتے ہیں۔ بیشک تمہارا رب حکمت والا، علم والا ہے ○ اور ہم نے

حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد اور ان کی شان کا بیان

لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَیْنَا ۚ وَ نُوْحًا

لَهٗۤ	اِسْحٰقَ	وَ	یَعْقُوْبَ	كُلًّا	هَدَیْنَا	وَ	نُوْحًا
اس (ابراہیم) کو	اسحاق	اور	یعقوب	سب (کو)	ہم نے ہدایت دی	اور	نوح (کو)

انہیں اسحاق اور یعقوب عطا کیے۔ ان سب کو ہم نے ہدایت دی اور ان سے پہلے نوح کو

1 ...... اس رکوع میں حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شان اور دیگر انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عظمت کا بیان ہے اور اس سارے بیان کا مقصد سب انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے آقا، امام الانبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی تسکین و تعلیم اور تربیت ہے، جیسا کہ رکوع کے آخر میں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا کثرت سے تذکرہ کرنا اور محفلوں، مجلسوں کو اُن کے ذِکرِ پاک سے آراستہ کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کو نہایت محبوب ہے اور ایمان کی طاقت اور عقیدۂ توحید کو مضبوط کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ وَ

هَدَيْنَا	مِنْ قَبْلُ	وَ	مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ	دَاوٗدَ	وَ	سُلَيْمٰنَ	وَ
ہم نے ہدایت دی	(اس) سے پہلے	اور	اس کی اولاد سے	داؤد	اور	سلیمان	اور

ہدایت دی اور اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور

اَيُّوْبَ وَ يُوْسُفَ وَ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ؕ وَ كَذٰلِكَ

اَيُّوْبَ	وَ	يُوْسُفَ	وَ	مُوْسٰى	وَ	هٰرُوْنَ	وَ	كَذٰلِكَ
ایوب	اور	یوسف	اور	موسیٰ	اور	ہارون (کو ہدایت دی)	اور	ایسا ہی

ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو (ہدایت عطا فرمائی) اور ایسا ہی

نَجْزِی الْمُحْسِنِيْنَ ۝۸۴ۙ وَ زَكَرِيَّا وَ يَحْيٰى وَ عِيْسٰى وَ

نَجْزِی	الْمُحْسِنِيْنَ ۝۸۴ (1)	وَ	زَكَرِيَّا	وَ	يَحْيٰى	وَ	عِيْسٰى	وَ
ہم بدلہ دیتے ہیں	نیک لوگوں (کو)	اور	زکریا	اور	یحییٰ	اور	عیسیٰ	اور

ہم نیک لوگوں کو بدلہ دیتے ہیں ○ اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور

اِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۸۵ۙ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ الْيَسَعَ وَ

اِلْيَاسَ	كُلٌّ	مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۸۵	وَ	اِسْمٰعِيْلَ	وَ	الْيَسَعَ	وَ
الیاس (کو ہدایت دی)	سب	صالحین میں سے (ہیں)	اور	اسماعیل	اور	یسع	اور

الیاس کو (ہدایت یافتہ بنایا) یہ سب ہمارے خاص بندوں میں سے ہیں ○ اور اسماعیل اور یسع اور

يُوْنُسَ وَ لُوْطًا ؕ وَ كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝۸۶ۙ

يُوْنُسَ	وَ	لُوْطًا	وَ	كُلًّا	فَضَّلْنَا	عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝۸۶ (2)
یونس	اور	لوط (کو ہدایت دی)	اور	سب کو	ہم نے فضیلت دی	جہان والوں پر

یونس اور لوط کو (ہدایت دی) اور ہم نے سب کو تمام جہان والوں پر فضیلت عطا فرمائی ○

1 ...... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ تعالیٰ نے یہ مقام اور مرتبہ عطا فرمایا کہ آپ کے بعد جتنے بھی انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مبعوث ہوئے سب آپ ہی کی اولاد سے تھے۔

2 ...... اِس آیت میں اس بات کی دلیل ہے کہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فرشتوں سے افضل ہیں کیونکہ عالَم یعنی جہان میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا تمام موجودات داخل ہیں تو فرشتے بھی اس میں داخل ہیں اور جب تمام جہان والوں پر فضیلت دی تو فرشتوں پر بھی فضیلت ثابت ہوگئی۔

ہدایت اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہے، شرک سے اعمال کی بربادی کا بیان

نبیوں کی شان

وَمِنْ اٰبَآىٕهِمْ وَ ذُرِّیّٰتِهِمْ وَ اِخْوَانِهِمْ ۚ وَ

وَ	مِنْ اٰبَآىٕهِمْ	وَ	ذُرِّیّٰتِهِمْ	وَ	اِخْوَانِهِمْ	وَ
اور	ان کے باپ دادا سے	اور	ان کی اولاد	اور	ان کے بھائیوں (سے بعض کو ہدایت دی)	اور

اور ان کے باپ دادا اور ان کی اولاد اور ان کے بھائیوں میں سے (بھی) بعض کو (ہدایت دی) اور

اجْتَبَیْنٰهُمْ وَ هَدَیْنٰهُمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۸۷﴾ ذٰلِكَ

اجْتَبَیْنٰهُمْ	وَ	هَدَیْنٰهُمْ	اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۸۷﴾	ذٰلِكَ (1)
ہم نے چن لیا انہیں	اور	ہدایت دی انہیں	سیدھے راستے کی طرف	یہ

ہم نے انہیں چن لیا اور ہم نے انہیں سیدھے راستے کی طرف ہدایت دی ○ یہ

هُدَى اللّٰهِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ

هُدَى اللّٰهِ	یَهْدِیْ	بِهٖ	مَنْ	یَّشَآءُ	مِنْ عِبَادِهٖ	وَ
اللہ کی ہدایت (ہے)	وہ ہدایت دیتا ہے	اس کی	جسے	چاہتا ہے	اپنے بندوں میں سے	اور

اللہ کی ہدایت ہے وہ اپنے بندوں میں جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور

لَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾

لَوْ	اَشْرَكُوْا	لَحَبِطَ	عَنْهُمْ	مَّا	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾
اگر	(بالفرض) وہ شرک کرتے	(تو) ضرور ضائع ہو جاتا	ان سے	جو	وہ عمل کرتے تھے

اگر وہ (بھی بالفرض) شرک کرتے تو ضرور ان کے تمام اعمال ضائع ہو جاتے ○

اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ

اُولٰٓىٕكَ	الَّذِیْنَ	اٰتَیْنٰهُمُ	الْكِتٰبَ	وَ	الْحُكْمَ	وَ	النُّبُوَّةَ	فَاِنْ
یہ	وہ لوگ ہیں جنہیں	ہم نے عطا کی انہیں	کتاب	اور	حکمت	اور	نبوت	تو اگر

یہی وہ ہستیاں ہیں جنہیں ہم نے کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کی تو اگر

(1) ...... یہاں اس سے مراد صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت ہے یا اس چیز کی معرفت مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد و یکتا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔

يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا

قَوْمًا	بِهَا	وَكَّلْنَا	فَقَدْ	هٰٓؤُلَآءِ	بِهَا	يَّكْفُرْ
(ایسی) قوم	اس پر	ہم نے مقرر کر رکھی ہے	تو بیشک	یہ (کافر) لوگ	اس کا	انکار کرتے ہیں

کفار اِن چیزوں کا انکار کرتے ہیں تو ہم نے اس کے لئے ایسی قوم مقرر کر رکھی ہے

انبیاءِ کرام کی ہدایت کی پیروی کرنے کا حکم

لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ

اللّٰهُ	هَدَى	الَّذِيْنَ	اُولٰٓئِكَ	بِكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾	بِهَا	لَّيْسُوْا
اللہ (نے)	ہدایت دی	وہ لوگ ہیں جنہیں	یہ	انکار کرنے والے	اس کا	وہ نہیں ہیں

جو ان چیزوں کا انکار کرنے والی نہیں ○ یہی وہ (مقدس) ہستیاں ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت کی

فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ

اَجْرًا	عَلَيْهِ	لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ	قُلْ	اقْتَدِهْ (1)	فَبِهُدٰىهُمُ
کوئی اجرت	اس پر	میں نہیں مانگتا تم سے	تم کہو	تم (بھی) پیروی کرو اس کی	تو ان کے طریقے کی

تو تم ان کی ہدایت کی پیروی کرو۔ تم فرماؤ: میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا۔

قرآن کی حقانیت کا انکار کرنے والوں کو جواب

ع ۱۰ / ۱۶

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۰﴾ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ

اللّٰهَ	مَا قَدَرُوا (2)	وَ	لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۰﴾	ذِكْرٰى	اِلَّا	هُوَ	اِنْ
اللہ (کی)	انہوں نے قدر نہ کی	اور	سارے جہان والوں کے لئے	نصیحت	مگر	وہ	نہیں

یہ صرف سارے جہان والوں کے لئے نصیحت ہے ○ اور یہودیوں نے اللہ کی قدر نہ کی

حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ

عَلٰى بَشَرٍ	اللّٰهُ	مَآ اَنْزَلَ	قَالُوْا	اِذْ	حَقَّ قَدْرِهٖٓ
کسی انسان پر	اللہ (نے)	نازل نہیں کی	انہوں نے کہا	جب	(جیسے) اس کی قدر کرنے کا حق (تھا)

جیسا اس کی قدر کرنے کا حق تھا جب انہوں نے کہا: اللہ نے کسی انسان پر کوئی چیز

(1)...... علمائے دین نے اس آیت سے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے کہ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے افضل ہیں کیونکہ جو شرف و کمال اور خصوصیات و اوصاف جدا جدا انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عطا فرمائے گئے تھے ہمارے نبی صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے سب کو جمع فرما دیا اور آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حکم دیا "فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ" تو جب آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اوصاف کمالیہ کے جامع ہیں تو بے شک سب سے افضل ہوئے۔ (2)...... یہودیوں کے ایک بڑے عالم مالک ابنِ صیف نے نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بحث کے =

مِّنْ شَیْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى

مِّنْ شَیْءٍ	قُلْ	مَنْ	اَنْزَلَ	الْكِتٰبَ	الَّذِیْ	جَآءَ بِهٖ	مُوْسٰى
کوئی چیز	تم کہو	کس نے	نازل کی	کتاب	جو	لے کر آیا اس کو	موسیٰ

نہیں نازل کی۔ تم فرماؤ: وہ کتاب کس نے اتاری تھی جسے موسیٰ لے کر آئے تھے؟

یہودیوں کا اپنی کتاب کے ساتھ سلوک

نُوْرًا وَّ هُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِیْسَ

نُوْرًا	وَّ	هُدًى	لِّلنَّاسِ	تَجْعَلُوْنَهٗ	قَرَاطِیْسَ
نور	اور	ہدایت (تھی)	لوگوں کے لیے	تم نے بنالئے اس کے	بہت سے کاغذ

نور اور لوگوں کے لیے ہدایت تھی، جس کے تم نے الگ الگ کاغذ بنا لیے تھے،

تُبْدُوْنَهَا وَ تُخْفُوْنَ كَثِیْرًا ۚ وَ عُلِّمْتُمْ مَّا

تُبْدُوْنَهَا	وَ	تُخْفُوْنَ	كَثِیْرًا	وَ	عُلِّمْتُمْ	مَّا
تم ظاہر کرتے ہو انہیں	اور	چھپالیتے ہو	بہت کچھ	اور	تمہیں سکھائی گئیں	وہ (باتیں) جو

کچھ ظاہر کرتے ہو اور بہت کچھ چھپالیتے ہو اور تمہیں وہ سکھایا جاتا ہے جو

لَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنْتُمْ وَ لَاۤ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ

لَمْ تَعْلَمُوْۤا	اَنْتُمْ	وَ	لَاۤ	اٰبَآؤُكُمْ	قُلِ	اللّٰهُ	ثُمَّ
نہیں جانتے	تم	اور	نہ	تمہارے باپ دادا	تم کہو	اللہ (نے تورات اتاری)	پھر

نہ تم کو معلوم تھا اور نہ تمہارے باپ دادا کو۔ تم کہو: "اللہ" پھر

قرآن مجید کی شان اور اس کے نزول کی حکمت

ذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ

ذَرْهُمْ	فِیْ خَوْضِهِمْ	یَلْعَبُوْنَ ﴿۹۱﴾	وَ	هٰذَا	كِتٰبٌ (1)	اَنْزَلْنٰهُ
چھوڑ دو ان لوگوں کو	ان کی بیہودہ باتوں میں	کھیلتے ہوئے	اور	یہ	کتاب	ہم نے نازل کیا اسے

انہیں ان کی بیہودگی میں کھیلتے ہوئے چھوڑ دو ○ اور یہ برکت والی کتاب ہے جسے ہم نے نازل فرمایا ہے،

= دوران یہ کہا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی آدمی پر کچھ نہیں اُتارا۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

(1) ...... یہاں قرآن پاک کے بارے میں فرمایا کہ یہ قرآن پاک برکت والی کتاب ہے جسے ہم نے نازل فرمایا ہے۔ یہ پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہے اور ہم نے اسے اس لئے نازل فرمایا کہ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے ذریعے مرکزی شہر مکہ مکرمہ اور اس کے ارد گرد والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب کی خبریں دو۔

مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَ لِتُنْذِرَ

مُبٰرَكٌ	مُّصَدِّقُ	الَّذِیْ	بَیْنَ یَدَیْهِ	وَ	لِتُنْذِرَ
برکت والی	تصدیق کرنے والی	(ان کتابوں کی) جو	اس سے پہلے (نازل ہوئیں)	اور	تاکہ تم ڈراؤ

پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور اس لئے (اتری) تاکہ تم اس کے ذریعے

اُمَّ الْقُرٰى وَ مَنْ حَوْلَهَا ؕ وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ

اُمَّ الْقُرٰى	وَ	مَنْ	حَوْلَهَا	وَ	الَّذِیْنَ	یُؤْمِنُوْنَ
مرکزی شہر (والوں کو)	اور	جو	اس کے ارد گرد (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	ایمان لاتے ہیں

مرکزی شہر اور اس کے ارد گرد والوں کو ڈر سناؤ اور جو آخرت پر

بِالْاٰخِرَةِ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾

بِالْاٰخِرَةِ	یُؤْمِنُوْنَ	بِهٖ	وَ	هُمْ	عَلٰى صَلَاتِهِمْ (۱)	یُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾
آخرت پر	وہ ایمان لاتے ہیں	اس (کتاب) پر	اور	وہ	اپنی نمازوں پر	محافظت کرتے ہیں

ایمان لاتے ہیں وہی اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور وہ اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں ○

نبوت کے جھوٹے دعوے دار کا رد

وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ

وَ	مَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنِ	افْتَرٰى (2)	عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا	اَوْ	قَالَ
اور	کون	زیادہ ظالم	(اس) سے جو	بہتان باندھے	اللہ پر	جھوٹ	یا	کہے

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون؟ جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا کہے:

اُوْحِیَ اِلَیَّ وَ لَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْءٌ وَّ مَنْ

اُوْحِیَ (3)	اِلَیَّ	وَ	لَمْ یُوْحَ	اِلَیْهِ	شَیْءٌ	وَّ	مَنْ
وحی کی گئی ہے	میری طرف	اور (حالانکہ)	وحی نہیں کی گئی	اس کی طرف	کچھ	اور	جو

میری طرف وحی کی گئی حالانکہ اس کی طرف کسی شے کی وحی نہیں بھیجی گئی اور جو

1 ...... یہاں نماز کو بطورِ خاص اس لئے ذکر کیا گیا کہ یہ ایمان کے بعد سب سے اعلیٰ عبادت ہے اور جب بندہ تمام ارکان و شرائط کے ساتھ اس کی پابندی کرتا ہے تو دیگر عبادات اور طاعات کی پابندی کرنا بھی شروع کر دیتا ہے۔ قرآن مجید پر ایمان کا ایک تقاضا یہ ہے کہ پانچوں نمازیں ان کے تمام ارکان و شرائط کے ساتھ پابندی سے ادا کی جائیں اور ان کی ادائیگی میں کسی طرح کی سستی اور کاہلی سے کام نہ لیا جائے۔ 2 ...... آیت کا یہ حصہ مُسَیْلِمَہ کذّاب کے بارے میں نازل ہوا جس نے یمن کے علاقے یمامہ میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا اور قبیلہ بنی حنیفہ کے چند لوگ اس کے فریب میں آ گئے تھے۔ 3 ...... آیت کا یہ حصہ عبد اللہ =

کافروں کی موت کے وقت کے حالات

قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَ لَوْ تَرٰۤى

قَالَ	سَاُنْزِلُ	مِثْلَ	مَاۤ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	وَ	لَوْ	تَرٰۤى
کہے	عنقریب میں اتار دوں گا	(اس کی) مثل	جو	نازل کیا	اللہ نے	اور	اگر	تم دیکھو

کہے: میں بھی ابھی ایسا اُتار دوں گا جیسا اللہ نے اتارا ہے۔ اور اگر تم دیکھو

اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ بَاسِطُوْۤا اَیْدِیْهِمْ ۚ

اِذِ	الظّٰلِمُوْنَ	فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ	وَ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	بَاسِطُوْۤا اَیْدِیْهِمْ
جب	ظالم لوگ	موت کی سختیوں میں (ہوتے ہیں)	اور	فرشتے	اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے

جب ظالم موت کی سختیوں میں ہوتے ہیں اور فرشتے ہاتھ پھیلاتے ہوئے کہتے ہیں

اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ

اَخْرِجُوْۤا	اَنْفُسَكُمْ	اَلْیَوْمَ	تُجْزَوْنَ	عَذَابَ الْهُوْنِ
(کہتے ہیں) نکالو	اپنی جانیں	آج	تمہیں سزا دی جائے گی	ذلت کے عذاب (کی)

کہ اپنی جانیں نکالو۔ آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا

بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ وَ كُنْتُمْ

بِمَا	كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ	عَلَى اللّٰهِ	غَیْرَ الْحَقِّ	وَ	كُنْتُمْ
(اس کے) سبب جو	تم کہتے تھے	اللہ پر	حق کے علاوہ، ناحق	اور	تم تھے

اس کے بدلے میں جو تم اللہ پر ناحق باتیں کہتے تھے اور

قیامت کے چند احوال کا بیان

عَنْ اٰیٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا

عَنْ اٰیٰتِهٖ	تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۳﴾	وَ	لَقَدْ	جِئْتُمُوْنَا [1]
اس کی آیتوں سے	تکبر کرتے	اور	ضرور بیشک	تم آئے (آؤ گے) ہمارے پاس

اس کی آیتوں سے تکبر کرتے تھے ○ اور بیشک تم ہمارے پاس

= بن ابی سرح کاتبِ وحی کے بارے میں نازل ہوا جس نے ایک موقع پر یہ گمان کر لیا کہ اس پر وحی نازل ہونے لگی ہے، پھر یہ مرتد ہو گیا اور آخر کار حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانہ ہی میں فتح مکہ سے پہلے دوبارہ اسلام سے مشرف ہوا۔

1 ...... عربی زبان کا یہ اسلوب ہے کہ مستقبل میں ہونے والی قطعی اور یقینی بات کو ماضی کے صیغہ سے بیان کیا جاتا ہے اور چونکہ قیامت کے دن بارگاہ الٰہی میں اکیلے حاضر ہونا یقینی اور قطعی ہے اس لئے یہاں اسے ماضی سے تعبیر کیا گیا ہے۔

فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ تَرَكْتُمْ

فُرَادٰى (1)	كَمَا	خَلَقْنٰكُمْ	اَوَّلَ مَرَّةٍ	وَّ	تَرَكْتُمْ
اکیلے اکیلے	جیسے	ہم نے پیدا کیا تمہیں	پہلی بار	اور	تم چھوڑ آئے

اکیلے آئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اور تم

مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَ مَا نَرٰى

مَّا	خَوَّلْنٰكُمْ	وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ	وَ	مَا نَرٰى
وہ جو (مال ومتاع)	ہم نے دیا تھا تمہیں	تمہاری پشتوں کے پیچھے	اور	(آج) ہم نہیں دیکھتے

اپنے پیچھے وہ سب مال و متاع چھوڑ آئے جو ہم نے تمہیں دیا تھا اور (آج) ہم

مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ

مَعَكُمْ	شُفَعَآءَكُمْ	الَّذِيْنَ	زَعَمْتُمْ	اَنَّهُمْ
تمہارے ساتھ	تمہارے سفارشی	وہ جنہیں	تم نے گمان کیا	کہ وہ

تمہارے ساتھ تمہارے ان سفارشیوں کو نہیں دیکھتے جنہیں تم گمان کرتے تھے کہ وہ

فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ

فِيْكُمْ (2)	شُرَكٰٓؤُا	لَقَدْ	تَّقَطَّعَ	بَيْنَكُمْ
تم میں	(اللہ کے) شریک ہیں	ضرور بیشک	(تعلق) کٹ چکا	تمہارے درمیان

تم میں (ہمارے) شریک ہیں۔ بیشک تمہارے درمیان جدائی ہوگئی

وَ ضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۹۴﴾ ع

وَ	ضَلَّ	عَنْكُمْ	مَّا	كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۹۴﴾
اور	غائب ہوگئے	تم سے	وہ جنہیں	تم (معبود) گمان کرتے تھے

اور تم سے وہ غائب ہوگئے جن (کے معبود ہونے) کا تم دعویٰ کرتے تھے ○

ع ١٧

1 ...... مرنے کے بعد انسان قبر میں تنہا ہوگا اور میدان حشر میں نیز اپنے اعمال کا حساب دیتے وقت بھی اکیلا ہوگا کیونکہ اس وقت ہر کوئی دوسروں سے بے نیاز ہو کر اپنے انجام کی فکر میں مبتلا ہوگا، لہٰذا دانائی یہی ہے کہ دنیا کی زندگی میں رہتے ہوئے اپنے ایسے ساتھی بنالئے جائیں جو قبر کی وحشت انگیز تنہائی میں انسیت اور غمخواری کا باعث ہوں اور قیامت کے دن نفسی نفسی کے ہولناک عالم میں تسکین کا سبب بنیں اور یہ ساتھی نیک اعمال ہیں۔

2 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ تمہارے گمان کے مطابق تمہاری عبادت کا مستحق ہونے میں اللہ تعالیٰ کے شریک ہیں۔

قدرتِ الٰہی کے چند دلائل

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَ النَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ

اِنَّ	اللّٰهَ	فَالِقُ الْحَبِّ وَ النَّوٰى	يُخْرِجُ	الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ
بیشک	الله	دانے اور گٹھلی کو چیرنے والا (ہے)	وہ نکالتا	زندہ کو بے جان سے

بیشک اللہ دانے اور گٹھلی کو چیرنے والا ہے، زندہ کو مردہ سے نکالنے

وَ مُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى

وَ	مُخْرِجُ الْمَيِّتِ	مِنَ الْحَيِّ	ذٰلِكُمُ	اللّٰهُ	فَاَنّٰى
اور	بے جان کو نکالنے والا (ہے)	زندہ سے	یہ (ہے)	الله	تو کہاں

اور مردہ کو زندہ سے نکالنے والا ہے، یہ اللہ ہے تو تم کہاں

تُؤْفَكُوْنَ ﴿٩٥﴾ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَ جَعَلَ الَّيْلَ

تُؤْفَكُوْنَ ﴿٩٥﴾	فَالِقُ الْاِصْبَاحِ	وَ	جَعَلَ	الَّيْلَ
تم اوندھے جاتے ہو	(رات کی تاریکی) چیر کر صبح نکالنے والا	اور	اس نے بنایا	رات (کو)

پھرے جاتے ہو؟○ (وہ) تاریکی کو چاک کر کے صبح نکالنے والا (ہے) اور اس نے رات کو

سَكَنًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ

سَكَنًا	وَّ	الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ	حُسْبَانًا	ذٰلِكَ
چین، سکون	اور	سورج اور چاند (کو بنایا)	حساب (کا ذریعہ)	یہ (نظام)

آرام (کا ذریعہ) بنایا اور اس نے سورج اور چاند کو (اوقات کے) حساب (کا ذریعہ بنایا) یہ

ستارے پیدا کئے جانے کی حکمت

تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٩٦﴾ وَ هُوَ الَّذِيْ

تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٩٦﴾ [1]	وَ	هُوَ	الَّذِيْ
زبردست، علم والے کا مقرر کیا ہوا اندازہ (ہے)	اور	وہی (ہے)	جس نے

زبردست، علم والے کا مقرر کیا ہوا اندازہ ہے○ اور وہی ہے جس نے

[1]..... اس آیت سے معلوم ہوا کہ علم ریاضی، علمِ نباتات، علمِ فلکیات اور علمِ حیوانات بھی بہت اعلیٰ علوم ہیں کہ ان سے خالقِ کائنات جَلَّ جَلَالُهٗ کی قدرت کاملہ ظاہر ہوتی ہے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آسمانی اور زمینی چیزوں کو اپنی قدرت کا نمونہ بنایا ہے۔

جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا

بِهَا	لِتَهْتَدُوْا	النُّجُوْمَ	لَكُمُ	جَعَلَ
ان کے ذریعے	تاکہ تم راستہ پاؤ	ستارے	تمہارے لیے	بنائے

تمہارے لیے ستارے بنائے تاکہ تم ان کے ذریعے

فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ

الْاٰیٰتِ	فَصَّلْنَا	قَدْ	فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ
نشانیاں	ہم نے تفصیل سے بیان کردیں	بیشک	خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں

خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں راستہ پاؤ۔ بیشک ہم نے علم والوں کے لیے تفصیل سے

لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿۹۷﴾ وَهُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَكُمْ

اَنْشَاَكُمْ	الَّذِیْۤ	هُوَ	وَ	یَّعْلَمُوْنَ ﴿۹۷﴾	لِقَوْمٍ
پیدا کیا تمہیں	جس نے	وہی (ہے)	اور	(جو) علم رکھتے ہیں	(اس) قوم کے لئے

نشانیاں بیان کردیں ○ اور وہی ہے جس نے تم کو ایک جان سے

مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّ مُسْتَوْدَعٌ ؕ

مُسْتَوْدَعٌ (1)	وَّ	فَمُسْتَقَرٌّ	مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ
(کہیں) امانت رکھے جانے کی جگہ	اور	پھر (کہیں) ٹھکانہ (ہے)	ایک جان سے

پیدا کیا پھر کہیں ٹھکانہ ہے اور کہیں امانت رکھے جانے کی جگہ ہے۔

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّفْقَهُوْنَ ﴿۹۸﴾

یَّفْقَهُوْنَ ﴿۹۸﴾	لِقَوْمٍ	الْاٰیٰتِ	فَصَّلْنَا	قَدْ
(جو) سمجھ رکھتے ہیں	(اس) قوم کے لئے	نشانیاں	ہم نے تفصیل سے بیان کردیں	بیشک

بیشک ہم نے سمجھنے والوں کے لیے نشانیاں تفصیل سے بیان کردیں ○

تخلیقِ انسانی میں قدرتِ الٰہی کی نشانی

1 ...... یہاں آیت میں "مُسْتَقَرٌّ" سے مراد یہ ہے کہ ماں کے رحم میں یا زمین کے اوپر تمہارا ٹھکانہ بنایا، اور "مُسْتَوْدَعٌ" سے مراد یہ ہے کہ باپ کی پیٹھ یا زمین کے اندر تمہارے لئے امانت رکھے جانے کی جگہ بنائی ہے۔

پانی کے ذریعے اگائی گئی چیزوں میں قدرتِ الٰہی کی دلیل

وَهُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۚ

وَ	هُوَ	الَّذِیْۤ	اَنْزَلَ[1]	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً
اور	وہ (وہی ہے)	جس نے	اتارا	آسمان سے	پانی

اور وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اُتارا

فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَیْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ

فَاَخْرَجْنَا	بِهٖ	نَبَاتَ كُلِّ شَیْءٍ	فَاَخْرَجْنَا	مِنْهُ
پھر ہم نے نکالی	اس کے ذریعے	ہر اُگنے والی چیز	تو ہم نے نکالی	اس سے

پھر ہم نے اس کے ذریعے ہر اُگنے والی چیز نکالی تو ہم نے اس سے

خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًاۚ وَ

خَضِرًا	نُّخْرِجُ	مِنْهُ	حَبًّا	مُّتَرَاكِبًا	وَ
سرسبز کھیتی	ہم نکالتے ہیں	اس سے	دانہ	ایک دوسرے پر چڑھا ہوا	اور

سرسبز کھیتی نکالی جس میں سے ہم ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے دانے نکالتے ہیں اور

مِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِیَةٌ وَّ

مِنَ النَّخْلِ	مِنْ طَلْعِهَا	قِنْوَانٌ	دَانِیَةٌ	وَّ
کھجور سے	اس کے ابتدائی کچے شگوفوں سے	خوشے	لٹکے ہوئے	اور

کھجور کے ابتدائی کچے شگوفوں سے (کھجور کے) خوشے (نکلتے ہیں جو پھلوں کی کثرت سے) لٹکے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور

جَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّ الزَّیْتُوْنَ وَ الرُّمَّانَ

جَنّٰتٍ	مِّنْ اَعْنَابٍ	وَّ	الزَّیْتُوْنَ	وَ	الرُّمَّانَ
باغات	انگوروں سے	اور	زیتون	اور	انار (نکالتے ہیں)

انگور کے باغ اور زیتون اور انار (نکالتے ہیں جو)

[1]...... اس آیت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی قدرت کی کیسی عظیم دلیل بیان فرمائی کہ دیکھو پانی ایک ہے اور جس زمین سے سب کچھ اگ رہا ہے وہ ایک ہے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس سے جو چیزیں اگائیں وہ قسم قسم اور رنگا رنگ کی ہیں تو جو رب عظیم عَزَّوَجَلَّ ایک پانی سے اتنی قسم کی سبزیاں پیدا فرمانے پر قادر ہے تو وہ ایک صور کی پھونک سے سارے عالم کو مارنے اور زندہ کرنے پر بھی قادر ہے لہٰذا قیامت برحق ہے۔

دلائل قدرت دیکھنے کے باوجود بت پرستوں کا حال

مُشْتَبِهًا وَّ غَیْرَ مُتَشَابِهٍؕ اُنْظُرُوْۤا اِلٰى ثَمَرِهٖۤ

مُشْتَبِهًا	وَّ	غَیْرَ مُتَشَابِهٍ	اُنْظُرُوْۤا	اِلٰى ثَمَرِهٖۤ
ایک دوسرے سے ملتے جلتے	اور	ایک دوسرے سے مختلف	تم دیکھو	اس کے پھل کی طرف

کسی وصف میں ایک دوسرے سے ملتے ہوتے ہیں اور کسی وصف میں جدا ہوتے ہیں۔ تم درخت کے پھل

اِذَاۤ اَثْمَرَ وَ یَنْعِهٖؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكُمْ لَاٰیٰتٍ

اِذَاۤ	اَثْمَرَ	وَ	یَنْعِهٖ	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكُمْ	لَاٰیٰتٍ
جب	وہ پھل دے	اور	اس کا پکنا (دیکھو)	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)

اور اس کے پکنے کی طرف دیکھو جب وہ پھل دے۔ بیشک اس میں ایمان والوں کے لیے

لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝۹۹ وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ

لِّقَوْمٍ	یُّؤْمِنُوْنَ ۝۹۹	وَ	جَعَلُوْا[1]	لِلّٰهِ
(اس) قوم کے لئے	(جو) ایمان رکھتے ہیں	اور	انہوں نے بنالیا	اللہ کا

نشانیاں ہیں ۝ اور لوگوں نے جنوں کو اللہ کا

شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَ خَلَقَهُمْ وَ خَرَقُوْا

شُرَكَآءَ	الْجِنَّ	وَ	خَلَقَهُمْ	وَ	خَرَقُوْا
شریک	جنوں (کو)	اور (حالانکہ)	اللہ نے پیدا کیا ان (جنوں) کو	اور	لوگوں نے گڑھ لئے

شریک بنالیا حالانکہ اللہ نے تو ان جنوں کو پیدا کیا ہے اور لوگوں نے

لَهٗ بَنِیْنَ وَ بَنٰتٍۭ بِغَیْرِ عِلْمٍؕ سُبْحٰنَهٗ وَ

لَهٗ	بَنِیْنَ	وَ	بَنٰتٍ	بِغَیْرِ عِلْمٍ	سُبْحٰنَهٗ	وَ
اس (یعنی اللہ) کے لئے	بیٹے	اور	بیٹیاں	علم کے بغیر	پاکی ہے اسے	اور

اللہ کے لئے جہالت سے بیٹے اور بیٹیاں گڑھ لیں حالانکہ اللہ

[1]...... سابقہ آیات میں بیان کردہ دلائلِ قدرت، عجائبِ حکمت اور بے شمار نعمتیں پیدا کیے جانے اور لوگوں کو عطا کیے جانے کا تقاضا یہ تھا کہ سب لوگ اس کریم کارساز پر ایمان لاتے لیکن اِس کی بجائے بُت پرستوں نے یہ ستم کیا کہ جنوں کو خدا عَزَّوَجَلَّ کا شریک قرار دیا کہ ان کی اطاعت کرکے بُت پرست ہوگئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے معاذ اللہ بیٹے اور بیٹیاں گھڑ لیں حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی بیان کی ہوئی چیزوں سے پاک اور بلند ہے اور یہ چیزیں اس کی شان کے لائق ہی نہیں۔

ع ۱۸ ۴

اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک ہے

تَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿١٠٠﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

تَعٰلٰى	عَمَّا	يَصِفُوْنَ ﴿١٠٠﴾	بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وہ بلند ہے	(اس) سے جو	وہ باتیں کرتے ہیں	آسمانوں اور زمین کو کسی نمونے کے بغیر بنانے والا

ان کی بیان کی ہوئی چیزوں سے پاک اور بلند ہے ○ وہ بغیر کسی نمونے کے آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے۔

اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ

اَنّٰى	يَكُوْنُ	لَهٗ	وَلَدٌ	وَّ	لَمْ تَكُنْ	لَّهٗ
کیسے	ہوگی	اس کے لئے	اولاد	اور (حالانکہ)	نہیں ہے	اس کی

اس کے لئے اولاد کیسے ہوسکتی ہے؟ حالانکہ اس کی

صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ

صَاحِبَةٌ	وَ	خَلَقَ	كُلَّ شَیْءٍ	وَ	هُوَ	بِكُلِّ شَیْءٍ
کوئی بیوی	اور	اس نے پیدا کی	ہر چیز	اور	وہ	ہر چیز کو

بیوی (ہی) نہیں ہے اور اس نے ہر شے کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر شے کو

مستحق عبادت صرف اللہ تعالیٰ ہے

عَلِيْمٌ ﴿١٠١﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ

عَلِيْمٌ ﴿١٠١﴾	ذٰلِكُمُ (1)	اللّٰهُ	رَبُّكُمْ	لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
جاننے والا (ہے)	یہ	اللہ	تمہارا رب	کوئی معبود نہیں مگر وہ

جاننے والا ہے ○ یہ اللہ تمہارا رب ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں،

خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ

خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ	فَاعْبُدُوْهُ	وَ	هُوَ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
ہر چیز کو پیدا کرنے والا	تو تم عبادت کرو اس کی	اور	وہ	ہر چیز پر

ہر شے کو پیدا فرمانے والا ہے تو تم اس کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز پر

1 ...... اللہ تعالیٰ کی عظمت وشان اور قدرت بیان کر کے فرمایا جا رہا ہے کہ جس کی ایسی عظیم صفات ہیں وہی اللہ تمہارا رب ہے اور وہی مستحق عبادت ہیں لہٰذا تم صرف اسی کی عبادت کرو۔

ذاتِ الٰہی کا آنکھوں سے احاطہ نہیں ہوسکتا

وَّكِيْلٌ ﴿١٠٢﴾ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ

وَّكِيْلٌ ﴿١٠٢﴾	لَا تُدْرِكُهُ (1)	الْاَبْصَارُ	وَ	هُوَ	يُدْرِكُ
نگہبان (ہے)	احاطہ نہیں کرسکتیں اس کا	آنکھیں	اور	وہ	احاطہ کئے ہوئے ہے

نگہبان ہے ○ آنکھیں اس کا احاطہ نہیں کرسکتیں اور وہ تمام آنکھوں کا

توحید ورسالت کے دلائل سے فائدہ اٹھانے اور نہ اٹھانے کا نتیجہ

الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿١٠٣﴾ قَدْ

الْاَبْصَارَ	وَ	هُوَ	اللَّطِيْفُ	الْخَبِيْرُ ﴿١٠٣﴾	قَدْ
تمام آنکھوں (کا)	اور	وہ	ہر باریک چیز کو جاننے والا	بڑا خبردار	بیشک

احاطہ کئے ہوئے ہے اور وہی ہر باریک چیز کو جاننے والا، بڑا خبردار ہے ○ بیشک

جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ

جَآءَكُمْ	بَصَآئِرُ	مِنْ رَّبِّكُمْ	فَمَنْ
آگئیں تمہارے پاس	آنکھیں کھولنے والی دلیلیں	تمہارے رب کی طرف سے	تو جس نے

تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں کھولنے والی دلیلیں آگئیں تو جس نے

اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ

اَبْصَرَ	فَلِنَفْسِهٖ	وَ	مَنْ	عَمِيَ
(انہیں) دیکھ لیا	تو اپنی ذات (کے فائدے) کے لئے (ایسا کیا)	اور	جو	اندھا رہا

(انہیں) دیکھ لیا تو اپنے فائدے کے لئے ہی (کیا) اور جو (دیکھنے سے) اندھا رہا

فَعَلَيْهَا ؕ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿١٠٤﴾

فَعَلَيْهَا	وَ	مَآ	اَنَا	عَلَيْكُمْ	بِحَفِيْظٍ ﴿١٠٤﴾
تو اس پر (اس کا وبال ہے)	اور	نہیں	میں	تمہارے اوپر	نگہبان، محافظ

تو یہ بھی اسی پر ہے اور میں تم پر نگہبان نہیں ○

(1)......اِس آیت کا مفہوم سمجھنا نہایت ضروری ہے کیونکہ عقائد کے متعلق بہت سے مسائل کا دارومدار اِسی پر ہے، مختصر طور پر یہ یاد رکھیں کہ اِدراک کے معنٰی ہیں کہ دیکھی جانے والی چیز کی تمام طرفوں اور حدوں پر واقف ہونا کہ یہ چیز فلاں جگہ سے شروع ہو کر فلاں جگہ ختم ہوگئی جیسے انسان کو ہم کہیں کہ سر سے شروع ہو کر پاؤں پر ختم ہوگیا، اِسی کو اِحاطہ (گھیراؤ) کہتے ہیں۔ جمہور مفسرین اِدراک کی تفسیر اِحاطہ سے فرماتے ہیں اور اِحاطہ اسی چیز کا ہوسکتا ہے جس کی حدیں اور جہتیں ہوں۔ اللہ تعالٰی کے لئے حد اور جہت محال ہے تو اس کا ادراک واحاطہ بھی ناممکن ہے، ہاں دیدار ممکن اور قیامت میں مومنوں کے لئے ثابت ہے ==

وَ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَ لِيَقُوْلُوْا

وَ	كَذٰلِكَ	نُصَرِّفُ	الْاٰيٰتِ	وَ	لِيَقُوْلُوْا
اور	اسی طرح	ہم بار بار بیان کرتے ہیں	آیتیں	اور	تاکہ وہ (کافر) کہیں

اور ہم اسی طرح بار بار آیتیں بیان کرتے ہیں اور اس لیے تاکہ کافر بول اٹھیں کہ

دَرَسْتَ وَ لِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿١٠٥﴾

دَرَسْتَ	وَ	لِنُبَيِّنَهٗ	لِقَوْمٍ	يَّعْلَمُوْنَ ﴿١٠٥﴾
تم نے پڑھ لیا ہے	اور	تاکہ ہم وضاحت سے بیان کردیں اسے	(اس) قوم کے لئے	(جو) علم رکھتے ہیں

تم نے پڑھ لیا ہے اور اس لیے تاکہ ہم اسے علم والوں کے لئے واضح کردیں ○

اِتَّبِعْ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ

اِتَّبِعْ	مَاۤ	اُوْحِیَ	اِلَيْكَ	مِنْ رَّبِّكَ
تم پیروی کرو	(اس کی) جو	وحی کیا گیا	تمہاری طرف	تمہارے رب کی جانب سے

تم اس وحی کی پیروی کرو جو تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے بھیجی گئی ہے،

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٦﴾ وَ

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	وَ	اَعْرِضْ	عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٦﴾	وَ
کوئی معبود نہیں مگر وہ	اور	منہ پھیر لو	مشرکوں سے	اور

اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں سے منہ پھیر لو ○ اور

لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَاۤ اَشْرَكُوْا ؕ وَ مَا جَعَلْنٰكَ

لَوْ	شَآءَ [1]	اللّٰهُ	مَاۤ اَشْرَكُوْا	وَ	مَا جَعَلْنٰكَ
اگر	چاہتا	اللہ	(تو) لوگ شرک نہ کرتے	اور	ہم نے نہیں بنایا تمہیں

اگر اللہ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے اور ہم نے تمہیں

توحید و رسالت کے دلائل کو مختلف پہلوؤں سے بیان کرنے کی وجہ و حکمتیں

وحی کی پیروی کرنے اور مشرکوں سے متعلق حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہدایت

==اور یہی اہلِ سنت کا مذہب ہے۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج3، ص168 پر ملاحظہ فرمائیں۔

1 ...... دنیا کا کوئی کام اللہ تعالیٰ کی مشیت اور ارادے کے بغیر نہیں ہو سکتا، لہٰذا کافر کا کفر، مشرکین کا شرک اور گناہگاروں کے گناہ اللہ تعالیٰ کے ارادے اور مشیت سے ہیں، ہاں اللہ تعالیٰ کفر و شرک اور گناہ سے راضی نہیں اور نہ ہی اس نے ان چیزوں کا حکم دیا ہے۔

بتوں کو برا کہنے سے متعلق قرآنی ہدایت

عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۷﴾ وَ

وَ	بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۷﴾	عَلَيْهِمْ	مَاۤ اَنْتَ	وَ	حَفِيْظًا	عَلَيْهِمْ
اور	نگران	ان کے اوپر	تم نہیں	اور	نگہبان	ان کے اوپر

ان پر نگہبان نہیں بنایا اور نہ آپ ان پر نگران ہیں ○ اور

لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	يَدْعُوْنَ	الَّذِيْنَ	لَا تَسُبُّوا[1]
اللہ کے سوا	وہ پوجتے ہیں	انہیں جن کو	برا بھلا نہ کہو

اُنہیں برا بھلا نہ کہو جنہیں وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں

دنیا میں ہی گناہوں کی سزا ملنا ضروری نہیں

فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ

كَذٰلِكَ	بِغَيْرِ عِلْمٍ	عَدْوًا	اللّٰهَ	فَيَسُبُّوا
اسی طرح	جہالت کی وجہ سے	زیادتی (کرتے ہوئے)	اللہ کو	تو وہ برا کہیں گے

کہ وہ زیادتی کرتے ہوئے جہالت کی وجہ سے اللہ کی شان میں بے ادبی کریں گے یونہی

زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۪ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ

اِلٰى رَبِّهِمْ	ثُمَّ	عَمَلَهُمْ	لِكُلِّ اُمَّةٍ	زَيَّنَّا
ان کے رب کی طرف	پھر	اس کا عمل	ہر امت کے لئے	ہم نے آراستہ کر دیا

ہم نے ہر اُمت کی نگاہ میں اس کے عمل کو آراستہ کر دیا پھر انہیں اپنے رب کی طرف

کفار کا مطلوبہ نشانی دکھانے پر ایمان لانے کا وعدہ اور انہیں جواب

مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَ اَقْسَمُوْا

اَقْسَمُوْا	وَ	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾	بِمَا	فَيُنَبِّئُهُمْ	مَّرْجِعُهُمْ
انہوں نے قسم کھائی	اور	وہ کام کرتے تھے	(اس) کی جو	تو وہ خبر دے گا انہیں	ان کا لوٹنا

پھرنا ہے تو وہ انہیں بتادے گا جو وہ کرتے تھے ○ اور انہوں نے

[1]...... اس آیت سے 4 مسئلے معلوم ہوئے (1) اگر غیر ضروری عبادت ایسے فساد کا ذریعہ بن جائے جو ختم نہ ہو سکے تو اس کو چھوڑ دیا جائے۔ (2) واعظ و عالم اس طریقے سے وعظ نہ کرے جس سے لوگوں میں ضد پیدا ہو جائے اور فساد اور مار پیٹ تک نوبت پہنچے۔ (3) اگر کسی کے متعلق یہ قوی اندیشہ ہو کہ اسے نصیحت کرنا اور زیادہ خرابی کا باعث ہو گا تو نہ کرے۔ (4) کبھی ضد سے انسان اپنا دین بھی کھو بیٹھتا ہے جیسے کفارِ مکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو مانتے تھے پھر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ضد میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شان میں بھی بے ادبی کرتے تھے۔

بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ

بِاللّٰهِ	جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ	لَئِنْ	جَآءَتْهُمْ	اٰيَةٌ
اللّٰه کی	اپنی قسموں میں پوری کوشش (سے)	ضرور اگر	آئی ان کے پاس	کوئی نشانی

بڑی تاکید سے اللّٰه کی قسم کھائی کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی آئی

لَيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَ

لَيُؤْمِنُنَّ	بِهَا	قُلْ	اِنَّمَا	الْاٰيٰتُ	عِنْدَ اللّٰهِ	وَ
(تو)ضرور وہ ایمان لائیں گے	اس پر	تم کہو	صرف	نشانیاں	اللّٰه کے پاس (ہیں)	اور

تو ضرور اس پر ایمان لائیں گے۔ تم فرمادو کہ نشانیاں تو اللّٰه کے پاس ہیں اور

مَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ وَ

مَا يُشْعِرُكُمْ	اَنَّهَآ	اِذَا	جَآءَتْ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۹﴾	وَ
تمہیں کیا خبر ہے	کہ وہ (نشانی)	جب	آئے گی	(تو بھی) وہ ایمان نہیں لائیں گے	اور

تمہیں کیا خبر کہ جب وہ (نشانیاں) آئیں گی تو (بھی) یہ ایمان نہیں لائیں گے ○ اور

نُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَ اَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖۤ

نُقَلِّبُ (1)	اَفْـِٕدَتَهُمْ	وَ	اَبْصَارَهُمْ	كَمَا	لَمْ يُؤْمِنُوْا	بِهٖۤ
ہم پھیر دیں گے	ان کے دلوں	اور	ان کی آنکھوں (کو)	جیسے	وہ ایمان نہیں لائے	اس پر

ہم ان کے دلوں اور ان کی آنکھوں کو پھیر دیں گے جیسا کہ یہ پہلی بار اس پر

اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ نَذَرُهُمْ فِیْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ ع ۱۳ ع ۱۹

اَوَّلَ مَرَّةٍ	وَّ	نَذَرُهُمْ	فِیْ طُغْيَانِهِمْ	يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۰﴾
پہلی بار	اور	ہم چھوڑ دیں گے انہیں	(کہ) اپنی سرکشی میں	وہ بھٹکتے رہیں

ایمان نہ لائے تھے اور انہیں ان کی سرکشی میں بھٹکتے ہوئے چھوڑ دیں گے ○

(1)...... اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ کفار پہلے بھی معجزات دیکھ کر ایمان نہیں لائے جیسے چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا اور دیگر معجزات، اسی طرح یہ اب بھی ایمان نہیں لائیں گے اور ان کے ایمان لانے کے سب وعدے جھوٹے ہیں۔